معلومات ایشیائی

حصہ اول

یعنی

خیالات نادرہ اور نثر فاخرہ حضور نواب معلی القاب سر الفرڈ لائل صاحب
بہادر کے سی بی سی آئی ای لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی چیف کمشنر اودھ

جنکو

مصنف موصوف سے اجازت لیکر

کنور جوالا پرشاد صاحب بی اے ڈپٹی کلکٹر الہ آباد خلف راجہ
جیکشن داس صاحب بہادر سی ایس آئی نے
واسطے فائدہ جمہور انام کے سعی بلا کلام صرف کرکے اردو زبان میں
ترجمہ کیا

حسب فرمایش مترجم موصوف

اہتمام سے حاجی محمد کبیر الحق مالک و مہتمم مطبع کے

مطبع جلالی الہ آباد میں مطبوع ہوئی

سنہ ۱۸۸۴ع

ڈیڈیکیشن



مترجم کے مربی و سرپرست جناب مسٹر جی ایس
مکنٹاش صاحب بہادر سی ایس سکرٹری
آف بورڈ آف ریونیو ممالک مغربی و شمالی
نے اجازت دی ہے کہ یہ کتاب صاحب ممدوح
کے نام نامی سے مخصوص و معنون کیجاوے *

التماس

گوکہ رسم دیباچہ لکھنے کی رفتہ رفتہ متروک ہوتی جاتی ہے مگر مجھکو
ناظرین باتمکین کی خدمت مین یہ التماس کرنا ضرور ہے کہ جب مین نے
حضور لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر کی اس تصنیف لطیف کا ترجمہ کرنا
شروع کیا تھا اسوقت مین اپنے کام کی دشواری سے چندان واقف
نتھا جسقدر ترجمہ کرنے مین قدم آگے بڑہا اوسیقدر مشکلات پیش آئین۔
اول توحضور پرنور کی اعلیٰ درجہ کی انشا پردازی، دوسرے اپنی ہندوستانی زبان
کی کم مایگی تیسرے کار سرکار سے کم فرصتی۔ یہ چند وجوہات ایسی حائل ہوتی
گئین کہ بعوض اسکے کہ کل کتاب کا ترجمہ ایکبارگی پیشکش کرون صرف
ایک حصہ پر اکتفا کرنا پڑا اور باقی تین حصے آیندہ کے لیئے چھوڑے۔
کوشش یہ کی گئی ہے کہ جہانتک لفظی ترجمہ سے ممکن ہو نفس مطلب مصنف
عالی وقار کا نجانے پائے۔ اسلیئے ناظرین کی خدمت مین عرض رسا ہون
کہ اگر ترجمہ مین کہین بندش الفاظ اور طرز عبارت مین خطا دیکہین تو اوسکو
معاف فرماوین۔

جوالا پرشاد

غلط نامہ معلومات الیشائی

(۱) اسلام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	رعاۓ	رعایا	۳	۱۱	روز	زور
۵	۱۴	ہوئی قصہ	ہوئے قصہ	۳۱	۱۱	صدمہ	جذبہ
۳۴	۶	ہتھیارون	اونہین کے ہتھیارون	۴۴	۱۲	یک	ایک

(۲) ہماری مذہبی حکمت عملی ہندوستان مین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۲	مین	بین	۵	۱۱	حکمرانی ممالک	حکمرانی ممالک
۶	۷	منصفانہ وغیر	منصفانہ غیر	۷	۱۴	ولایت ذی رتبہ	ولایت کے ذی رتبہ
۸	۱۱	تائید کے	تائید کے لیے	۱۶	۵	جبر	”جبر
۲۳	۱	ہیبت ناک ممبر	ہیبت ناک اور ممبر	۳۲	۲	پادریون	بمبئی کے پادریون
۳۴	۱۱	خرچ	ہر جبہ	۴۰	۱۳	مالگزای	مالگذاری
۴۶	۴	سالسبری	شفقت سبری	۴۸	۸	بلاشبہہ	نہایت نیا پیرایہ شروع ہوا
				۵	۱۲	غیر ملکون	[illegible]

ہندوستان مین

یہ مصنف علمی شہرت

مذہب کی حالت

اینگلو انڈین افسر کو کما حقہ

مسٹر ہنٹر ہندوستان سے انگلستان

اسلام

(یہہ مضمون ۱۸۷۲ء مین رسالہ تھیالوجیکل ریویو مین شایع ہوا)

ڈاکٹر ہنٹر کی کتاب موسومہ "اور انڈین مسلمانس" (ہندوستان مین ہماری مسلمان رعایا) کو اون تمام لوگون نے نہایت شوق بلکہ فکر کے ساتھہ پڑھا جو دنیوی اور دینی اور پولیٹیکل معاملات کو اہم اور عظیم سمجھتے ہین + اس مصنف نے ہندوستان کے معاملات پر جو کچھہ تحریرین کی ہین اونکی وجہ سے وہ انگلستان مین بہت مشہور ہوگیا ہے - فی الحقیقت اب بہت برس گذر چکے ہین کہ جب سے یہ مصنف علمی شہرت کے اوس درجہ کو پہنچگیا ہے جو شاید کسی اور اینگلو انڈین افسر کو کما حقہ ابتک حاصل نہین ہوا - جو کوئی کتاب مسٹر ہنٹر ہندوستان سے انگلستان مین اشاعت کے لیے

سمجھتے ہین اوسکو عوام الناس کثرت سے پڑھتے ہین اور عمدہ ترین
مبصر ماہر اوسپر غور سے لحاظ کرتے ہین۔ آج تک جن لوگون نے
ہندوستان کے معاملات مین خاص ذاتی واقفیت حاصل
کی ہے اون مین اوس طرز وطریقہ کی انشا پردازی کا وصف
شاذ ونادر ہی پایا جاتا ہے جسکی آج کل اون عام پسند تصنیفات
مین بھی ضرورت سمجھی جاتی ہے جو اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہین اور اون
چند مصنفون مین سے جنھون نے تجربہ سے ہندوستان کے
انتظام سے بخوبی واقفیت حاصل کی ہے ہندوستان کے
معاملات پر عوام الناس کی فوراً توجہ مبذول کرنے مین ڈاکٹر ہنٹر
کے مثل کوئی اچھی طرح کامیاب نہین ہوا۔ بلاشبہہ مکالی ایک مشہور
مستثنی شخص ہے اوسکے مشہور مضامین نے فی الواقع وہ عام
راے پیدا کی جو آجتک قریب قریب علی العموم اون بڑی پولٹکل
کارروائیون کی نسبت قائم ہے جنسے چند ثابت قدم ومستقل
مزاج انگریزون نے گذشتہ صدی کے آخر حصہ مین بر اعظم ایشیا مین
ہماری سلطنت کی بنیاد ڈالی اور اوسکو مستحکم کیا۔ معمولی ناظرین
کے دلون پر وہ بڑی بڑی تواریخی تصاویر نہایت مضبوطی سے
نقش کالحجر ہو گئی ہین جو واران ہسٹینگز اور کلایو کی مہمات کی مکالی نے

اپنے مضامین مین کھینچی ہین یہانتک کہ اگر اوسط درجہ کی لیاقت کا
انگریز ان باتون کی نسبت کچھہ واقفیت رکھتا ہے تو وہ مکالی
کے بیان کو بے کم و کاست صحیح باور کرتا ہے اور اوسکے سامنے
یہ اعتراض کرنا محض بے سود ہوتا ہے کہ یہ آئیل پینٹنگ یعنی روغنی
تصویر (کارلائل ان تصانیف کو اس نام سے موسوم کرتا ہے)
گو نہایت پھڑکتی ہوئی اور عالی شان ہے لیکن ہرجگہہ رتبہ تاریخ اسکو
حاصل نہین ہے۔ لیکن چست فقرون اور رنگین عبارت کا اثر ایسا
مضبوط اور دیرپا ہوتا ہے کہ بہت سی غلطیان اور مبالغہ آمیز بیانات
جنسے مکالی کی تحریرات جنکو بیس برس ہوئے مملو ہین مسٹر ڈبلیو ایم
ٹارنس نے اپنی کتاب موسومہ "ایمپائر ان ایشیا" (ایشیا مین سلطنت)
مین اونکو از سر نو بڑے روز سے تحریر کیا ہے گو کہ یہ کتاب ۱۸۷۲ع
مین شائع ہوئی ہے۔

ڈاکٹر ہنٹر نے اپنے رسالے کی غرض اور اپنی کتاب کی تالیف کا
سبب ایک ابتدائی صفحہ مین بیان کیا ہے وہ لکھتے ہین کہ "سالہا
سال سے ہندوستان کے مسلمان ہندوستان مین انگریزون
کی حکومت کے لیئے مزمن خطرہ کے باعث چلے آئے ہین اور
ابتک ہین" یہ خطرہ اوس بے چینی کی حالت کا نتیجہ ہے جسکی ڈاکٹر

مترجم آگے چل کر تین صورتین بیان کرتے ہین یعنی ہماری شمالی مغربی
سرحد پر باغیون کی نوآبادی کا قائم ہونا جنکی وجہ سے ہمیشہ ایک
آفت ہمارے پیچھے لگی رہتی ہے ہمارے اندرونی اضلاع مین
مسلمانون کی سازش واتفاق بغاوت کے لیئے اور وہ مباحثے
جو اس شرعی مسئلہ پر ہوئے ہین جسکو ڈاکٹر ہنٹر نے اپنی تصنیف کے
نام رکھنے کے لیئے منتخب کیا ہے یعنی کیا ہندوستان کے مسلمانون
کو ملکہ معظمہ سے بغاوت کرنا شرعاً فرض ہے" وہ آگے چل کر مسلمانون
کی اون شکایتونکی نسبت بحث کرتے ہین جو مسلمانونکو ہماری حکومت سرکار انگلشیہ
مین ہین اور اون شکایتون کے رفع کرنے کی تدبیرونکو بیان کرتے
ہین۔ حاصل کلام یہ کہ وہ اون تاریخی و پولیٹکل [illegible] نتائج کی تحقیقات
کرتے ہین جہان سے اوس ناراضی کا ظہور ہوا ہے جو ڈاکٹر ہنٹر کی
راے مین گہری اور جڑ پکڑے ہوئے اور دور تک پھیلی ہوئی ہے اور
جس سے ہماری گورنمنٹ کو ہر لحظہ خطرہ کا احتمال ہے۔ اس عنوان
کے موافق اس کتاب کی ابتدائی بابون مین مصنف نے مختصر اور
دلچسپ طور پر یہ بیان کیا ہے کہ عرب مین فرقہ وہابیہ کی بنیاد کیونکر
پڑی اور اوسپر کیا کیا حالتین گذرین اور کیونکر ایک مشہور زاہد وشہید
نے اوس فرقہ کو شمال غربی سرحد پر قائم کیا کیونکر جہادی مولویون نے

مسائل وہابیہ کو تمام ہندوستان مین نہایت سرعت سے اشاعت دی اور کیونکر متواتر بہت سی چھوٹی لڑائیون اور اندرونی سازشون اور بغاوت کا سراغ تمام علمائ مسائل وہابیہ تک لگا۔ مین ان تمام واقعات کے بیان کرنے مین ڈاکٹر ہنٹر کی پیروی نکرونگا تاہم اون تمام واقعاتکا جاننا اون ناظرین کو ضرور ہے جو اس بات کے جاننے کی خواہش رکھتے ہین کہ ہندوستانمین مذہب وہابیہ کہان سے آیا اور وہان اوسکی کیا حالت ہوئی لیکن اسباب بیان کرکے کرنا مجہپر فرض ہے کہ تاریخی پرجوش بیان (اور فی الحقیقت کم وبیش اس ساری کتاب کی) طرز تحریر وعبارت مین چند خصوصیتین ہین جنکو اون تمام ولایت سے باہر نہ نکلنے والے انگریزون کو ملحوظ رکھنا چاہیئے جو اوس معاملہ کی نسبت صحیح اور حسب واقعہ نتیجے مرتب کرنا چاہتے ہین جسکو ڈاکٹر ہنٹر نے نہاہت صناعی سے دلچسپ طور پر بیان کیا ہے۔

سب سے زیادہ وصف ڈاکٹر ہنٹر مین یہ ہے کہ اونکی تحریر پر زور وصاف وچست ہوتی ہے اونکو شوخی تحریر انتہا درجہ کے کمال پر پہنچی ہوئی قصہ در قصون۔ اور شخصون کی پوری قد آدم تصاویر کھینچنے سے شوق ہے۔ اونکو ایشیائی واقعات اور معاملات کے اظہار کرنے کے لیئے یورپ کے استعارون اور محاورون کے استادانہ اور مؤثر استعمال کے ذریعہ

سے ہندوستان کی تاریخ کی دلچسپ تصویر کشی کے فن مین دستگاہ
کامل حاصل ہے۔ اس لیئے اوسکے خیالات وکنایات اون تعلیم یافتہ
انگریزون کو نہایت روشن اور مطلب خیز معلوم ہوتے ہین جو اونکی تصنیف کے
ذریعے ایک غیر مانوس مضمون کی نسبت واقفیت حاصل کرنے کی ابتدائی
کوشش کرتے ہین مگر یہ غیر ممکن ہے کہ اصلی واقعات اور مختص المقام
تحقیقات کو با تفصیل ترجمون اور تاویلون سے ضرر نہ پہنچے گو اونمین کتنی ہی
صناعی خرچ نہ کی گئی ہو کیونکہ ہندوستان کی اشکال کو یورپ کی پوشاک
بغیر اسکے نہین پہنائی جاسکتی کہ اونکے رنگ وروپ مین کچھہ فرق نہ آجاوے
پس وہ استعارات و تواریخی تمثیلات جنکا کثرت سے استعمال کرنا ڈاکٹر
ہنٹر کو پسند ہے اگرچہ یہان نہین تو موثر تو ضرور ہین ایشیا مین جہان کہ وہ
اونکو استعمال کرتے ہین اونکے وہی مفہوم نہین ہین جو یورپ مین ہین جہانسے
کہ اونہون نے اونکو مستعار لیا ہے اوسنے کسی قدر حق ظاہر ہوتا ہے
گو سبے کم وکاست سچ نہین۔ اور ما وراے اسکے اس مصنف کو مبالغہ کا
جن بسا اوقات نہایت پریشان کرتا ہے اور بہتر ہوتا اگر اس جن کو وہ
اوتار دیتے۔ ان تنبیہون کے ساتھہ اس کتاب کے پڑہنے کی ہم اون تمام
اشخاص سے سفارش کرتے ہین جو اون پیچیدہ اور متناقض حالتون مین
سے جو ہندوستان مین انگریزون کے تسلط کا عجیب وغریب پولیٹکل واقعہ

سے ہمیشہ پیدا ہوتی ہین بعض امور کی نسبت ہندوستان مین شہادت جمع کرنی اور راے قائم کرنی چاہئے ہین۔

کرنل نیسولیس کا رسالہ طبع ثانی ہے اون چٹھیات کا جو ڈاکٹر ہنٹر کی کتاب کی وجہ سے ۱۸۷۱ء مین ولایت کے مشہور اخبار ٹائمز مین چھپی ہوئی تہین اور نیز تعلیم پہ چار آرٹیکلون کا جو ہندوستان کے اخبارات مین ابتداءً شائع ہوئی تہین۔ کرنل صاحب نے اونکے ساتھہ بطور ضمیمہ کے اوس منٹ کو بھی چھپایا ہے جو مکالی نے جبکہ وہ ہندوستان مین تھے ۱۸۳۵ء مین اسباب مین لکھا تھا کہ ہندوستان مین اعلی درجہ کی سرکاری تعلیم کا کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔ کرنل موصوف کلکتہ کے مدرسہ اسلامیہ کے پرنسپل تھے اسلیے لوئر بنگال کے مسلمانون کے حالات وخیالات کی نسبت اونکی راے کماحقہ توجہ کے ساتھہ سننے کے قابل ہے۔ اونکی بحث جسکی نسبت ہم آیندہ بتفصیل بحث کرینگے بالتخصیص اس بات کے ظاہر کرنے کی طرف راجع ہے کہ کیا غلطیان ہندوستان مین ہماری تعلیمی پالیسی مین واقع ہوئین اور کیا مغالطے مکالی کی "منٹ" مین پائے جاتے ہین جس "منٹ" کا اوسوقت بہت بڑا اثر ہوا تہا۔ اونہون نے اس بات کے ثابت کرنے کی کوشش کی کہ کیونکر موجودہ طرز تعلیم سے ایسا نتیجہ پیدا ہوا کہ ہمارے مسلمان فیلو رعایا کی سوشیل و پولیٹکل رتبہ کو زوال پہنچا چونکہ

اس مضمون کی غرض وغایت اوس معاملہ کا کچھہ ذکر کرنا ہے جسکو ہندوستان
کے محمدن کہتے ہیں (یعنی مسلمانون) کہہ سکتے ہین اور جہانتک ڈاکٹر ہنٹر
اور دیگر لبرل مسلمانون کی جانب سے اس مقدمہ کو اس قدر
مضبوطی سے بیان کیا ہے جسقدر کہ وہ انصافاً کرسکتے تھے اسلیئے اسکا
طریقہ یہ ہوگا کہ ان مستند مصنفون کی کتابون سے اون خاص شکایتونکا
ٹھیک ٹھیک بیان انتخاب کیاجاوے جو کہاجاتا ہے کہ ہندوستان
کے مسلمانون کو ہین ڈاکٹر ہنٹر کے تمام نکتہ چین مجھسے اس امر مین متفق الرائے
ہین کہ اونہون نے واقعات بیشتر صوبہ بنگال سے حاصل کیئے اور اون
واقعات سے جو نتیجے مرتب کیئے اونکا اطلاق تمام ہندوستان پر کیا
منافی انصاف کے لحاظ سے یہ طریقہ کسی قدر ناقص ہے۔ بہرحال برٹش
گورنمنٹ پر جو ڈاکٹر ہنٹر نے بڑے الزامات لگائے ہین وہ ذیل مین درج
ہین اونکے فقرون کی ترتیب مین مکالی کی طرز تحریر کی تقلید کی گئی ہے
گو اس سے مضمون کی نسبت لازمی طور سے الزام عائد نہین ہوتا وہ فرد
الزامات یہ ہے کہ یہ محض بے سود ہے کہ ہم اس بات پر اپنے کان بند
کرلین کہ ہندوستان کے مسلمان جو جرم ہمپر لگاتے ہین وہ ایسے ہی
اہم و سخت ہین جیسے کہ کبھی کسی گورنمنٹ پر لگائے گیئے ہون۔ وہ ہم پر یہ
الزام لگاتے ہین کہ اونکے مذہب کے مقلدون کے لیئے ہر ایک معزز راہ

روزگار کی ہمنے بند کر دی - وہ ہمپر یہ الزام لگاتے ہین کہ ہمنے ایسا طریقہ تعلیم جاری کیا جسمین اونکی کل جماعت کی جماعت کے لیے کچھہ انتظام نہین ہوا اور جسکی وجہ سے اونکی جماعت حالت ادبار وافلاس کو پہنچ گئی - وہ ہمپر یہ الزام لگاتے ہین کہ اون قانونی عہدہ دارون کے موقوف کر دینے سے ہزارون خاندانون مین تباہی آگئی جو اونکے عقد نکاح کو شرعی منظوری بخشتے تھے - وہ ہمپر یہ تہمت لگاتے ہین کہ ہم نے اونکے دینی فرائض ادا کرنے کے وسائل بند کر دینے کی وجہ سے اونکی روحون کو خطرہ مین ڈالا - وہ ہمپر یہ الزام لگاتے ہین کہ ہمنے اونکے مذہبی اوقاف کا دیدہ و دانستہ تغلب کیا اور اونکے تعلیمی سرمایون کی نسبت ایک طرح کی خیانت مجرمانہ کی - وہ کہتے ہین کہ ہمنے اپنی فتحمندی کے وقت اونپر رحم کا کچھہ لحاظ نکیا اور تازہ دولتمندون کی طرح گستاخی کے ساتھہ اپنے اگلے آقاؤن کو پیرون تلے روند ڈالا - وہ ہمپر ہمدردی کی عدم موجودگی کا اور فراخ دلی کے نہونے کا اور سفلانہ بدنظمی اور اون بڑی عاملانہ بدیونکا الزام لگاتے ہین جو سو برس کی مدت مین ظہور مین آئی ہین "-

ان الزامون کی نسبت مین آیندہ مفصل بحث کرونگا یہ اوس دعوی کا لب لباب ہے جسکو اونکے لائق اور کسی قدر پرجوش وکیل

نے پیش کیا ہے اور اس مقدمہ کی بحث نہین ہوسکتی تا وقتیکہ انہین
امور کو امور تنقیح طلب نہ قائم کرین۔ لیکن مین اول یہ کہنا چاہتا ہون
کہ مجکو اس امر مین ہی کلام ہے کہ ان چست فقرون سے مسلمانون
کی عام جماعت کے جذبات اور بیانات کی اصلی کیفیت ہمکو ظاہر
ہوتی ہے۔ میری راے اس طرف مائل ہوتی ہے کہ ان فقرونکا
زور اور وزن بیشتر مصنف کی طباعی ولسانی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور
مصنف کا صاف یہ ارادہ معلوم ہوتا ہے کہ طریقہ بیان مین مزید احتیاج
کی وجہ سے وہ مقدمہ ہار نجاے۔ الفاظ مذکور زبان حال سے موزون
معلوم ہوتے ہین ایک باشندہ پولینڈ کے منھہ مین جو روس کے
زیر حکومت ہے، یا ایک یونانی کے منھہ مین جو پچاس برس پیشتر کی
کی جابرانہ سلطنت شخصی کے ماتحت تہا، یا ایک آیرلینڈ کے رہنے والے
رومن کیتھولک کے منھہ مین جو گذشتہ صدی مین جابرانہ تعزیری قوانین کا
پابند تہا، یا کسی مفقود قوم کے یا مظلوم رعایا کے منھہ مین جو بغض و عداوت
سے ستائی گئی ہو اور پولیٹکل ظلم کی چکی مین پیسی گئی ہو۔ اس سے
زیادہ سخت فقرے استعمال نہین کیے جا سکتے تھے اگر ہم عیسائی
ہندوستان کے مسلمانون کے ساتھہ ویسا ہی برتاؤ کرتے جیسا
مسلمانون نے اکثر ملکون مین عیسائیون کے ساتھہ بسا اوقات کیا

اگر ہم مسلمانون کو مذہبی اختلاف کی وجہ سے ایسا ہی ستلے ہیں جیسا
کہ اورنگ زیب نے ہندؤن کو ستایا تھا یا اوسی حقارت اور
وحشیانہ بیرحمی کے ساتھہ مسلمانون سے پیش آتے جنکا میسور
کے حیدر علی یا ٹیپو نے کافرون کے ساتھہ برتاؤ کیا۔ برخلاف اسکے
ہندوستان کے مسلمان (باستثناے رذیل قومون کے) مشرقی
معاملات مین نہایت عمدہ مدبر ہین اور دنیا کے کاروبار اور ایشیائی
تاریخ سے خاصی واقفیت رکھتے ہین اور کسی قدر نسلاً بعد نسلٍ تجربہ کر
سے یہ بھی جانتے ہین کہ درحقیقت خراب گورنمنٹین کیا چیز ہین وہ اون
سخت الفاظ کے معنی بہ نسبت ڈاکٹر ہنٹر کے اچھی طرح سمجھے ہین جنکو
کہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے بلا تامل اونکی طرف سے منہہ سے
نکالا ہے یہ ممکن نہین کہ وہ ہماری اور نیز اپنے پہلے حالات اور
اپنی موجودہ حالت کی نسبت اسقدر غلط فہمی کرین کہ اپنے تئین اس
طور سے ستم رسیدہ اور اپنی کل جماعت کی حالت ادبار و افلاس مین
ڈوبے ہوئے خیال کرین۔ حکومتون کی نسبت جو ایشیائی حقیقی
نیک بدخوب و زشت کا ہے اوسکے موافق وہ ہمکو خاص طور پر تولتے
ہین اور وہ اصل حالت کا غیر صحیح اندازہ نہین کرتے۔ وہ ہماری ہی طرف
سے اب بھی کسی قدر مکدر ہون، وہ ہماری سب کو برابر کرنیوالے طرز

حکومت کی بعض باتون کو ناپسند کرتے ہین - اونمین بہت سے
ہزار برس کے مذہبی رقابت کی وجہسے عیسائیون کی طرف سے
متعصب ہین اور مشرق اور مغرب کی عادات اور اطوار کے
فرق کی وجہسے ہندوستان کے رہنے والے انگریزون کی طرف
سے بدظن ہین لیکن بہت سے الزامات جو ڈاکٹر ہنٹر لگاتے ہین
اسقدر محض بیہودہ اور بعید الفہم ہین کہ اونکی نسبت یہ خیال نہین ہوسکتا
کہ مسلمانون کی جماعت کے عوام الناس جو غلط فہم ہوتے ہین وہ
بھی اونکا یقین کرتے ہون اور الفاظ عدم موجودگی ہمدردی عدم
موجودگی فراخ دلی بیسفلانہ تغلب سرمایہ اور بڑی عام بدی کی
کارروائیان جو ایک صدی سے چلی آتی ہین "میری رائے مین
صرف خیالات اور فقرات ہین جنکو ایک مقرر انگریز اس غرض سے
منہہ سے نکالتا ہے کہ ایک انگریزی جلسہ کے سامعین پر اونکا نہایت
قوی اثر ہوتا کہ اونکو وہ یہ یقین کرا سکے کہ ہندوستان کے باشندے
فی الواقع اسی طور سے خیال کرتے اور کہتے ہین -

کرنل نیسولیس کی تحریر مین اسقدر گرمجوشی نہین ہے اور وہ افسوس
کرتے ہین کہ مسلمانون کی وکالت مین ڈاکٹر ہنٹر نے اسقدر
گرمجوشی ظاہر کی ہے کہ مدعی سست گواہ چست کی مثل اونپر صادق

یہان پر اشارہ اون لڑائیون کا کیا گیا ہے جو عیسائیون اور مسلمانون مین واسطے قبضہ بیت المقدس کے ہوا کین ۱۲

آتی ہے - لیکن کرنل لیس نے بہی چند الزامات کی فرد پیش کی ہے جنپر برٹش گورنمنٹ ملزم ٹھہرتی ہے - منجملہ اونکے انہون نے مسلمانون کی تعلیم اور اوقاف کے باب مین ہماری کارروائی کو زیادہ لائق الزام سمجہا ہے - دونون مصنف بیان کرتے ہین کہ ان خاص شکایتون کے علاوہ اور انکے متعلق اور بہی دوسری وجوہ ناراضی اور بدخواہی کی ہین - جو وجوہ لابدی تہین اور ہندوستان کی تاریخ کے واقعات سے قدرتی طور پر پیدا ہوئین - الاظاہر ہوتا ہے کہ ان دونون مصنفون کا میلان طبیعت اور خواہش یہ ہے کہ ہر ایک قسم کی ناراضگی کو اون فاش غلطیون اور سہوون سے منسوب کرین جنکی وجہ سے انگریزون پر صاف الزام عائد ہوسکتا ہے - ڈاکٹر ہنٹر خاصکر امور لازمی کو امور اتفاقی سے مخلوط کرتے معلوم ہوتے ہین - اون علامتون کو جو ہمارے تعلقات مسلمانون سے لازم و ملزوم ہین اور اونسے جدا نہین ہوسکتین اون اسباب کی طرف منسوب کرتے ہین جو مختص المقام اور عارضی ہین - اور مسلمانون کی مبہم حسرتون اور بیچینی کی شکایتون کی تعبیر مین اون خیالات اور علمی تصورات کا استعمال کرتے ہین جو ایک بالکل مختلف سواد مین اعلیٰ درجہ کی تعلیم پائے ہوئے یورپین کے ہین - اسکا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ وہ خود

اور اونکی وجہ سے اونکی کتاب کے ناظرین بہت چیزون کو غلط آئینہ کے ذریعہ سے دیکھتے ہین اور اپنے واقعات کے وزن کو دہوکے کی ترازو مین تولتے ہین۔ اور جبکہ واقعات کے اندازہ مین اونکی آنکہہ اور اونکا ہاتھہ زیادہ سچا رہتا ہے تو تناسب قائم رکھنے کے خیال سے وہ انگریزون کے نقصون اور غلطیون کی نسبت مبالغہ کرتے ہین اور اونکو خوب رنگتے ہین تاکہ اون حد سے بڑہے ہوئے نتایج کے لیئے کافی اسباب نظر آوین جنکو ڈاکٹر ہنٹر صاحب کا طرز مباحثہ اون اسباب سے منسوب کرتا ہے۔ اس بات سے انکار نہین ہوسکتا نہ انکار کرنے کی ضرورت ہے کہ ابہی ہندوستان کے مسلمانون کے بعض گروہون مین نارضگی باقی ہے۔ ہم سب جانتے ہین کہ اون باغی وہابیون کی نوآبادی جو شمال غربی سرحد کی اوس طرف وحشی پہاڑی قومون مین قائم ہوئی ہے صاف صاف پنجاب مین انگریزی سلطنت کی ایسی ہی جانی دشمن ہوگی جس طرح کہ وہ سکہون کی سلطنت کی تہی جو ہمارے پیشتر وہان تہے۔ اور بہت عرصہ ہوا کہ مسٹر ڈبلیو پالگریو نے اپنی کتاب مین تحریر کیا کہ تمام ایشیا مین وہابیون کا مزاج غیر صلح جو اور مائل بجہاد ہے جو ہر ایک ایسی سلطنت کو خواہ ترک ہو خواہ انگلش ڈانوان ڈول کرنے کے واسطے ہر ایک خفیہ اور ظاہر ذریعہ کی تجسس مین رہتا ہے۔

اگر وہ سلطنت متعصب اور اندھا دھند مذہبی بے اعتدالی کی مزاحم ہوتی ہے - یہ بھی سچ ہے کہ ان وہابیون نے ایک وقت بنگال کے صوبہ مین خفیہ سنگین سازشین کی تھین اور غیر وہابی مسلمانون کے گروہ نے وہابیون کی سازش پر چشم پوشی کی یا جان بوجھ کر اونکا خیال نکیا یہ قدرتی بات تھی کہ وہ اپنے مذہب کی فوقیت کو ترجیح دین اور شاہ بلوط نکالنے کے لیئے وہابیون کو آگ مین ہاتھ ڈالنے سے نروکین - یہ امر یقینی ہے کہ ابھی اسقدر عرصہ نہین گذرا ہے کہ مسلمانون کے وہ دل کے زخم بھر گئے ہون اور وہ عناد رفع ہوگیا ہو جو اوس حالت کے لازم و ملزوم ہین جب کہ اعلی درجہ سے تنزل ہو اختیارات مسدود ہو جاوین اور ایک جبر پسند حکمران گروہ ایک مستقل قانون کی نگاہ مین اور گروہون کے برابر ہو جاوے - پر اس قسم کے ناگوار انقلابات جماعتون اور افراد کی تاریخ مین ہمیشہ واقع ہوتے ہین یہ کیفیت آون مقابلون اور افسری کے لیئے جھگڑون سے جدا نہین ہوسکتی جو دنیا مین ہر قسم کی ترقی کے واسطے شرائط ضروری ہین - اور مسلمانون کی عالی دماغ جماعت بھی جو کبھی ملک گیری اور فتحمندی سے بہرہ ور رہے تھے اس بات کے ناقابل نہین ہے کہ اس انقلاب زمانہ کو بلاکسر شان مان لے مگر امر بحث طلب یہ ہے کہ آیا

عہد حکمرانی کا ختم ہو جانا اور اوسکی بجاے غیر سلطنت کا قائم ہونا
ایسی تبدیلیاں ہین کہ جسکے باعث سے ایک ایسی جماعت کو جو
اشتراک مذہب کے رشتہ سے وابستہ ہین اوسی قدر صدمہ
پہنچتا ہے جیسا کہ کسی ذات یا زمانہ حال کی کسی قوم کو اور آیا
رشتہ ہم قومی جو ہندوستان کے مسلمانون کو اصلا معلوم نہین
ہے زیادہ تر نازک شے نہین ہے بہ نسبت ہم مذہبی کے۔ تاہم بلا
ان تمام باتون کے اجتماع سے ہندوستان کے مسلمانون کا
ایک دعوی پیدا ہوتا ہے جسپر ہندوستانیون اونکو جو اونکے یعنی مسلمانون کے
بعد حکمران ہوئے ہین احتیاط اور حلم سے لحاظ کرنا چاہیئے۔ اگرچہ
امر واقعی یہ ہے کہ ہندوستان میں مسلمانون کی سلطنت کو انگلستان
نے نہین زوال پہنچایا کیونکہ قبل اسکے کہ ہمنے اپنی سلطنت کی عمارت
کھڑی کی ہو مسلمانون کی سلطنت تو ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی تھی۔ ہم کو
یہ بھی اقبال کرنا چاہیئے کہ گذشتہ ساٹھہ برسون میں باوجود اپنی
نیک نیتی اور اعلی درجہ کی ایمانداری کے گورنمنٹ انگلشیہ ایسی
دشوار اور پیچیدہ امراض کے ہوشیاری اور نرمی کے ساتھہ علاج
کرنے مین اکثر ناکامیاب ہوئی ہے۔ اگر وہ رائے صحیح ہے جو
ٹیچوٹ آسٹ نانیوطے نے ہماری نسبت قائم کی ہے تو ہم محکوم رعایا کے ساتھہ

اپنے برتاؤ مین اظہار محبت اور ہمدردی کے لیے مشہور نہیں ہین باہمی
اختلاط کے لیئے ہماری طبیعت دنیوی اغراض کی قوت پر زیادہ تر
بھروسا کرتی ہے۔ اور ہمارے ذہن مین کھبا ہوا ہے کہ جسمانی
آزادی اور آسایش اون زخمون کا کافی مرہم ہوگی جو ہماری کامیابی
نے بالضرور اون لوگون کے غرور اور تعصبات پر لگائے ہین جنکے
ہم پولیٹکل حکومت مین جانشین ہین۔ غرض کہ ہم آدمیون کی اغراض
زیادہ مد نظر رکھتے ہین اور اونکے جذبات پر بہت کم لحاظ کرتے
ہین۔ یہ تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ ہم مشرقی بیماری دل کے سب سے بہتر
معالج نہین ہین۔ لیکن یہ امر اس اقبال سے بالکل مختلف ہے کہ ہم
خود اس بیماری کے پیدا کرنے والے ہین یا یہ کہ اس بیماری کے
کوئی ایسے خاص آثار یا عجیب شدت ہے جسکا باعث صرف ہماری
لاپروائی و غفلت اور ناواقفیت یا صاف عداوت خیال کیجاوے
ہم بلا حجت مان سکتے ہین کہ ہماری ہندوستان کی فتحمندی مسلمانونکو
ناگوار گذری اور بعض صورتون مین اونکی مخالفت سے ہمکو نہایت
تنگی پیدا ہوسکتا ہے۔ لیکن بالفعل ہم لاچار ہین اور اسکو دفع نہین کرسکتے
جتنا ہم کرسکتے ہین وہ یہ ہے کہ اس امر کی تحقیقات کیجاوے کہ کہانتک
یہ لابدی کلفتین گھٹائی جاسکتی ہین آیا خاص خاص شکایتین جانکو

ہین قرین انصاف اور واجب ہین اگر ہمنے مسلمانون کو اپنے افعال
سے نادانستگی مین نقصان پہنچایا ہے تو ہمکو اوسکی اصلاح ضرور کرنا چاہیے
لیکن اس سے زیادہ بے سود اور خلاف مصلحت کوئی بات نہین ہے
کہ ہم اونکے ذہن مین اس خیال کو جما دین کہ ہم انگریز لوگ بحیثیت حکمران
ہونے کے اوس حالت کے بالتخصیص ذمہ دار ہین جسمین کہ ہندوستان
کے مسلمان اپنے تئین آپ پاتے ہین یا اونکی اس غلطی کے استحکام
کی اونکو جرأت دلادین کہ وہ اپنی ناکامی اور پژمردگی اور مذہبی عزم
شکستہ کے قدرتی جذبات کو ایک مظلوم ۔ عایا یا اختلاف مذہب کی
وجہ سے ایک ستم رسیدہ گروہ کا واجبی غصہ خیال کرنے لگین۔

اوس حالت کی نسبت جو ہمارے روبرو ہندوستان مین ہے
صاف رائے قائم کرنے کے لیئے ہمکو چند قدم پیچھے جانا چاہیے۔
بقول مسٹر ڈبلیو جی پالگریو کے ملکی اور دینی معاملات مسلمانون کے
ایک ہی سکہ کے دو رخ ہین پس یہ بات ناممکن ہے کہ ہندوستان
مین مسلمانون کی حالت کے مذہبی پہلو پر ہم بحث کرسکین بغیر اسکے کہ
ہم اوسکے ملکی پہلو پر اول نظر ڈالین۔ ہندوستان مین انگریزون
کی سلطنت مسلمانون کی حکومت کے زوال کے بعد اسقدر جلد
قائم ہوئی اور مسلمانون کی وسیع سلطنت کی بربادی پر دولت انگلشیہ

کی عمارت ایسی وسیع تعمیر ہوئی کہ عجب نہین اگر عوام الناس مسلمان اپنی
کی تمام مصیبتون کو ہماری طرف منسوب کرتے ہون مگر تمام تواریخ
کے پڑہنے والے جانتے ہین کہ اٹھارہوین صدی کے وسط تک
سلطنت مغلیہ ٹکڑے ٹکڑے اور تباہ ہوگئی تھی اور ایک صوبہ کے بعد
دوسرا صوبہ ہمارے ہاتھہ آتا گیا کیونکہ اوسوقت شاہی عملداری جڑ
تک بوسیدہ ہوگئی تھی اور اوسکا ہر ایک عضو شل ہوگیا تھا اور صرف
ہم ہی اون مرہٹے گدہون کو بھگا دینے کے اہل تھے جو اوس
سسکتی نعش کو نوچ کھسوٹ رہے تھے۔ جب کہ ہمنے مرہٹون کو
دہلی اور آگرہ سے نکال باہر کیا جو مسلمانون کی منہدم بادشاہت
کی غیر محفوظ دار الخلافت تھی جب کہ ہمنے شاہ مغلیہ کو ذلت اور گرفتاری
سے بچایا اوسوقت ہمنے پنجاب کو (وہ سرزمین جہان کہ مسلمان سب
سے زیادہ زورآور اور قوی تھے) سکھون کے قبضہ مین پایا ہر شخص
جانتا ہے کہ اوس مہیب جنگ آور سلطنت کے منتشر کرنے مین ہمارا
کتنا نقصان ہوا جس سے مسلمانون کو بالکل مغلوب کر لیا تھا اور
جسنے افغانون کو بھی دریاے سندہ کے اوس پار سے نکالدیا
اور اونکو اونکی پہاڑیون مین بند کر دیا تھا۔ دکھن مین گذشتہ صدی
کے اخیر مین ہمنے نظام کو جو اوسوقت اور نیز اب بھی مسلمانون مین

رئیس اعظم ہے اوس تباہی سے بچایا جو بالیقین قریب الوقوع تھی ہمنے اون چہوٹے چہوٹے روساء کو صرف محفوظ ہی نہین رکھا بلکہ انکو از سر نو قائم کیا جنہون نے نیابت کے درجہ سے خود مختاری حاصل کی بہی بعض روساء کو ہمنے تخت سے اوتار کر انکی پنشن مقرر کردی غرض کہ ہماری حکمت عملی ایک دیرپا اور پرخطر تنازعہ کے اتفاقات اور حادثات پر مبنی بہی جو احسانات ہمنے کیے حسب معمول لوگ عرصہ ہوا بہول گئے اور نقصانات ہمیشہ تازہ رہتے ہین یہ بات تو سمجہ مین آسکتی ہے کہ غاصبون اور کٹ پتلیون کی طرح براے نام حکمرانون کی پنشن یافتہ اولاد کو اونکے ہم مذہب لوگ صحیح النسب خاندانون کے ستم رسیدہ وارث گردانین سرکار کے وہ افعال جو درجہ اعتدال سے خارج تہے اور جو سابق کی جنگ اور ہل چل کے زمانہ مین بمقابلہ حال کے رحم سے خالی تہے اگر آج کل خلاف دیانت اور طمع پر مبنی سمجہے جاوین تو کیا عجب ہے لیکن تعجب کی بات تو یہ ہے کہ انگریز مسلمانون کے ساتہہ ٹہکر رونے پر آمادہ ہون اور اپنی علمی لیاقت کو اون انگریزونکو ظالم ٹہہرانے مین خرچ کرین جنہون نے انگلستان کے لیے ایک سلطنت عظیم اوسی قدر جانکاہی اور دلیری سے حاصل کی جس قدر انصاف اور تحمل سے اونہون نے اس ملک مین امن اور انتظام قائم کیا اور

پر حسرت مہ شیون مین چھپے شرابین ہے اور ان سے وقت مین
اون لوگون کا ساتھ چھوڑنے کی طرف رجحان بہت معلوم ہوتا
ہے جو جنگ و ابتری کے ایام مین بلا تامل و حجت ہمارے خوب
کام آئے تھے۔ ہم سب لوگ جانتے ہین کہ کس شبہہ کا ترکہ داؤد نے
زیرو کی اولاد کے لیے چھوڑا جنکی شمشیرون نے اوسکے رقیبون
اور دشمنون کو مار کر اوسکے تخت کی راہ صاف کر دی تھی اور معلوم
ہوتا ہے کہ بعض اوقات انگلستان بہی اوسی قسم کے پاک کفارہ کی
خواہش کرتا ہے۔ وہ لوگ جو مستقل مزاجی سے اوس سلطنت کو قائم
رکھتے ہین جسکی بنیاد پڑے ہوئے تھوڑا عرصہ ہوا وہ لوگ جو
اپنی اولاد کو اوس ترکہ عظیم کو چھوڑ جانے کے عازم ہین جو اونکو
بزرگون سے امانتاً ملا ہے اونکو ان شکاستون اور دل وسواس
اور دھڑکون کی چوٹ سہنی چاہیئے لیکن جیون جیون یہ عمارت
مستحکم ہوتی جاویگی تیون تیون پر انے کینہ کی آگ بجھتی جاویگی
مگر اسوقت جبکہ انگلستان اون لوگون کی زبردستی اور برائی کا
جنہون نے ہندوستان کو انگلستان کے واسطے فتح کیا کفارہ
دینے کو حد سے زیادہ آمادہ ہے اور جبکہ اہل اسلام نہ تو پرانی
باتون کو بالکل بہول گئے ہین اور نہ نئی باتون سے عمدہ طور پر

مانوس ہوئے ہین جائے افسوس ہے کہ بہت سے اسباب ایسے
جمع ہوئے ہین جو ہندوستانی مسلمانون کو اونکے پولٹیکل زوال
کی قدرتی نتائج کی بار بار یاد دلاتے ہین۔ جب تک ہندوستان
مین جنگ و جدال کا قدیم زمانہ رہا عام شکایتون کا بہت کم رہتا تھا
مسلمان لوگ ہندوستان مین بلحاظ پیدایش اور پیشہ کے آئے
قسمت آزمائی کرنے آتے تھے۔ وہ یا اونکے آبا و اجداد یا تو
نومسلم ہندوؤن سے یا ہمیشہ مغربی ایشیا سے ہندوستان مین
بتلاش روزگار ملکی خواہ جنگی آتے تھے۔ وہ شاذ و نادر ہی نو آباد
یا سوداگر ہوتے تھے وہ عموماً سپاہی بنکر قسمت آزماتے تھے۔
ہماری شمالی لڑائیون مین مسلمانون نے خوشی سے ہماری فوج
مین نام لکھایا اور گورکھون اور سکھون اور مرہٹون کے مقابلہ مین
وہ ہمارے فتحمند جھنڈون کے ساتھ رہے اور ہمارے ساتھ
کابل و قندھار فتح کرتے رہے جو مسلمانون کے شہر ہین اور آجتک
وہ ہمارے لیئے اون جنگلی اقوام کے مقابلہ مین بہادری سے لڑتے
ہین جو ہندوستان اور افغانستان کی سرحدی متنازعہ فیہ اراضی
مین رہتے ہین۔ ڈاکٹر ہنٹر نے مسلمانون کی اوس جہادی تفریق پر
بہت زور دیا ہے جسکی اشتعالک سے ہم نے ۱۸۶۳ء مین امبیلہ

کی جنگ اون متعدد آزاد اقوام کے مقابلہ مین کی جو ہماری
شمال غربی سرحد کے اوس پار کی پہاڑیون مین رہتی ہین صاحب
موصوف اس مہم کے اسباب کا سُراغ ہماری ہی رعایا
کی بداندیشی تک لگاتے ہین لیکن اونکو یہ ذکر کرنا مناسب
معلوم ہوتا ہے کہ اس چھوٹی سی لیکن سخت لڑائی مین ہمارا ایک مشہور
[illegible] ناکہ جاتا رہا اور ایک خونریز جنگ کے [illegible] پر انگریزون
کی ہندوستانی فوج نے پھر قبضہ کیا [illegible] [illegible] اون
مین سے ایک مسلمان تھا جو دشمن کی بندوقون کی [illegible] کی
بوچھار مین تلوار ہاتھہ مین لیے اونچی پہاڑی پر ہمارے [illegible] اوس
حملہ آور گروہ کی کمان پر تھے جنہون نے سرحد کے نہایت جنگجو
اور جہادی آدمیون کا مقابلہ کیا اس طور پر میدان جنگ مین
مسلمانون نے ہمارے ساتھہ خاصی خیرخواہی ظاہر کی ہے اور
اونہون نے ہماری ماتحتی مین اوس زمانہ تک بلاشکوہ وشکایت
ملازمت کی جبتک کہ ہمنے دیسی طریقہ سول انتظام کا قائم رکھا
اون ایام مین جبکہ نگرانی مین پہلوتہی ہوتی تھی تعلیم کا پیمانہ
ادنی درجہ کا تھا اور عمال ہمیشہ سے زیادہ ذی اختیار تھے کیونکہ
وہ اسی گورنمنٹ کے قائم مقام تھے جسکا مقابلہ محال تھا لیکن

۱۸۴۹ء کی پنجاب کی دوسری لڑائی کے بعد ہندوستان
ہمارے قدمون تلے آگیا۔ بڑی بڑی فتوحات خاتمہ کو پہنچین
اور اونکے بعد سکون فتنہ و فساد عالم اور دیرپائی امن کے گیت
گانے شروع ہوگئے اور انگلستان مین ملکی اور فوجی نظم و نسق
کی باگین ہاتھہ مین لی گئین اسلیئے زیر انتظام انگلشیہ جابجا بہت
سی دولت قلم سے حاصل نہین ہوسکتی تھی اور اوس سے بھی کم
تلوار سے اور ہمنے رفتہ رفتہ ناگپور جھانسی اور اودہ کو اپنی
سلطنت مین شامل کرلیا اس طرح اون دربارون اور لشکرونکا
خاتمہ ہوگیا جہان کہ خوش قسمت کپتان یا چالاک درباریون
کی بے ترتیب بلند حوصلگی کی تکمیل کا کچھ موقع باقی تھا۔ بہت عرصہ
ہوا جب کہ جنرل آرتھر ولسلی نے اپنے مراسلات مین تحریر کیا تھا
کہ جسقدر ہمارا اختیار اور ہماری حکومت پھیلتی جاویگی اوسی قدر
ہندوستان کی اون قومون کی ناراضگی روز افزون ہوگی
جو قسمت آزمائی پر بسر اوقات کرتے ہین اور نیز اون لوگون
کی جنگی روزی کا مدار غیر متدین دماغ پا اندو پر ہے کیونکہ ہماری
شاہانہ حکومت ہندوستان کے امن کو قائم رکھتی ہے اور اس
بات پر اصرار کرتی ہے کہ وہ اون ریاستون مین جس سے ہمکو

انتظار ستھے ۔ ۱۸۵۷ نیز اون حصون مین جو ہمارے قبضہ اقتدار مین تھے
ہین عام امن اور چین برقرار رہتا تھا۔ اور یہ تمام کارروائی اوس
زمانہ کی ہے جو نہایت قدیم طریقہ زندگی سے نئے طریقہ مین ہوئی
مسلمانون کو خصوصًا سخت وگران گذری کیونکہ مع جرگون کی
زمانہ جو سردارون سے ایک قبل نادرشاہ اوراحمدشاہ ابدالی کے
اور نہایت مفلس ترک کیواسطے جو وسط ایشیا سے اونکے
جھنڈون کے ساتھہ آیا تھا ہندوستان ایک سونے کا ملک تھا
جہان پر کہ فساد وہنگامہ کے زمانہ مین نہایت جلد دولت ہاتھہ
آجاتی تہی - یہ بیچینی کی کیفیت" (اگر ڈاکٹر ہنٹر کا فقرہ استعمال کیا جاے)
تمام ہندوستان پر چھا رہی تھی جبکہ ہمارے ہندوستانی سپاہیون مین
بغاوت عظیم واقع ہوئی - دہلی لکھنو و دیگر مرکز ہاے ناراضگی مین
مسلمان وہابی بغاوت مین مبتلا ہوگیے اور فورًا اوسکے سرگروہ
بن بیٹھے اور سپاہیون کے وحشیانہ اور بے مقصد غصہ کو اپنی جمعیت
اور صاف پولیٹکل اغراض کے لیے استعمال کرنے لگے - اسکا نتیجہ
ہوا (جیسا اون سب لوگون کو یاد ہوگا جو ۱۸۵۷ع مین شمالی
ہندوستان مین موجود تھے) کہ انگریزون کا غصہ مسلمانون پر جنکو
جنکو وہ انہون نے واقعی اپنا دشمن اور نہایت خطرناک رقیب خیال کیا

سیئے اس بغاوت کی ناکامیابی بہ نسبت ہندوؤن کے مسلمانون
کے لیئے زیادہ ترمضر ہوئی - اور چونکہ ہندوؤن پر پشتینی فوقیت
رہا سہا اثر تھا وہ بھی جاتا رہا اور دستی ۔ ت اور نکے بہ
حکمرانونکا اونپر اعتماد جاتا رہا اور اسی تاریخ سے ملکی اور فوجی
خدمات کے اعلیٰ درجہ کے ماتحت عہدون پر مسلمانون کی تعداد
مین کمی واقع ہوئی قبل غدر کے اون عمدہ ترین عہدون پر بہ نسبت
ہندوؤن کے مسلمانون کی تعداد بہت زیادہ تھی جنپر شمالی
ہندوستان مین ہندوستانی لوگ مامور ہوسکتے تھے اور
زمانہ سے اونکی تعداد کم ہوتی گئی اور اگرچہ بحیثیت مجموعی وہ اپنے
گروہ کے متعدد فرقون کی ۱۸۵۷ء کی بداعمالی کے ذمہ دار ہین
ہین تاہم بعض صوبون مین قدرتی طور سے اونکو اوس زمین کے
لینے مین بہت دقت پیش آئی ہے جو اونکے پیر کے تلے
اوسوقت نکل گئی جب کہ اونہون نے اخیر بیباکانہ جست اوس
سلطنت کے سایہ کے پھر حاصل کرنیکے لیئے کی جسکو وہ کھونیٹھے تھے -
تاریخ پر ایسی مختصر نظر اندازی ضرور تھی کیونکہ مسلمانون کی
موجودہ مذہبی کیفیت اونکی پولٹیکل اور سوشل بدبختیون کا عکس ہے
یہ سمجھنا آسان ہے کہ کیونکر ان مصیبتون نے ایک ایسی جماعت کے

خاص فرقون مین جہاد کو تحریک دی جو کہ نہ بوجہ قومیت بوجہ مذہب کے ایک رشتہ سے وابستہ اور ایک احاطہ مین ہین اور جنکے لیے گذشتہ صدی کے اخیر مین ہندوستان پر ان کا زوال اونکے مذہب پر ایک صریح آفت تھی کیونکہ اونکے دین کی یہ ہدایت ہے کہ اسلام کے ناموس سلطنتین قائم یا زائل کرین۔ جیساکہ کرنل لیس فرماتے ہین قرآن کے احکام فاتحون کے لیے موضوع ہوئے تھے اور اگرچہ ایسی آیتین ہوسکتی ہین جو دور اندیشی اور تحمل کی کارروائی کو جائز کرتے ہین لیکن ایسی تاویلات اونکے پیغمبر کی رسالت کے اصول سے لابدی طور پر متناقض ہین اور اوس طریقہ سے غیر موزون ہین جو اون کے نبی نے موضوع کیا حال مین علماے اسلام نے شرع محمدی کے نازک نازک مسئلون مین بہت سا علم اور منطق اس امر کی تحقیقات مین خرچ کیا ہے کہ آیا شرع کے موافق کفار کی حکمرانی کی اطاعت جائز ہے یا قطعی یہ حکم ہے کہ مخالفت کیجاوے گو یہ مخالفت خلاف مصلحت ہو اور اطاعت آسان ہو۔ اور ڈاکٹر ہنٹر یہ تحریر فرماتے ہین (قریب قریب اس طور پر گویا اوسکو واقعی صحیح باور کرتے ہین) کہ ملک عرب

کے متبرک شہر (مکہ شریف) کے تین سنی مولویون سے سوچ بچار
یہ امر کئی مہینے تک منحصر رہا کہ ہندوستان کے مسلمانون پر بغاوت
کرنا یا نکرنا فرض ہے (صاحب موصوف اوس واقعہ کا ذکر کرتے
ہین کہ مکہ کے علماء سے یہ استفسار کیا گیا تہا کہ آیا مسلمان شہابہا
اطاعت خاموشی سے تسلیم کر سکتے ہین یا نہین) اور ایک باب کا
باب اون مختلف شرحون کی بحث مین خرچ کیا ہے جو مختلف گروہ
مسلمانون نے کی ہین اور جو اس امر تنقیح طلب سے متعلق ہین ظاہرا
اونکو یہ راے ظاہر کر کے ولایت مین تعلیم و تربیت پائے
ہوے انگریزی ناظرین کے ڈرانے مین لطف آتا ہے کہ اونکی
راے مین اجتماع شہادت اس طرف ہے کہ جہاد اہل اسلام کا
ایک ضروری مسئلہ ہے لیکن برخلاف اسکے سید احمد خان نے اون
چٹھیون کے سلسلہ مین جو ۱۸۷۲ء مین ہندوستان مین طبع ہوئین
یہ بات ثابت کرنی چاہی کہ بلحاظ اون واقعی تعلقات کے جو مسلمانونکو
انگریزون کے ساتھہ ہندوستان مین ہین مسلمانون پر جہاد مطلق
فرض نہین ہے اور یہ کہ وہ نتائج جو ڈاکٹر ہنٹر نے قرآن اور اوسکی
تفاسیر سے نکالے ہین نہایت کھینچ کہانچ سے حاصل ہوتے ہین
بلکہ بالکل ناجائز ہین سید صاحب کا یہ بہی دعوی ہے کہ اس امر کے

فتاوے کہ ہندوستان کے مسلمانونپر کسی طرح بغاوت رنا فرض
نہین ہے مسلمانون نے اپنی اضطرابی یا فکر کی وجہ سے نہین
منگوائے تاکہ اونکے دل کی تشفی ہو اور اپنے فرائض کی نسبت
اونکے شبہات رفع ہو جاوین بلکہ انگریزون نے استواتر طعن
اور وہمی خیالات کی وجہ سے جنہون نے مسلمانون پر اس بارہ
مین اتنا زور ڈالا کہ مسلمانون کو دنیا کی نگاہ مین اپنے آپ کو درست
اور بے عیب ثابت کرنا پڑا۔ اور اس بیان کے قرینہ قیاس ہونے
کی تائید کرنل لیس کی اوس چٹھی سے ہوتی ہے جو ممدوح
موصوف نے اخبار ٹائمز مین مشتہر کی تھی اور جسمین کرنل صاحب
کہتے ہین کہ مین نے ہندوستان کے مسلمانون کے بارہ مین
مقام قاہرہ مین شیخ الاسلام کے ساتھ نہایت سنجیدگی اور متانت
سے مباحثہ کیا۔ ہر ایک بحث کرنے والا اپنے مفید قول پر زور
دیتا تھا۔ ایک قول یہ کہ "مارو تم اونکو جہان کہ پاؤ تم اونکو" دوسرا
قول یہ کہ "تمکو اپنی ہلاکت پر بے دھڑک مستعد ہو جانا کسی طرح فرض
نہین ہے"۔ ظاہر ہے کہ ایک مثبت اور ایک منفی حکم کے مقابلہ کا
نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہین اٹکا رہنا پڑتا ہے اور منطقی بازی جو ٹھہری
قائم اوٹھتی ہے انکا کچھ اثر دنیا کے واقعی کاروبار پر نہین ہوتا۔

[illegible] شور [illegible] ہوا [illegible] ہے لیکن متین اور ہوشیار لوگ
اس [illegible] شیار کے [illegible] ہوشیاری کرتے ہین اور
کوئی [illegible] ایک [illegible] کی خاطر اپنی جان خطرہ مین نہین ڈالتا
تا وقتیکہ کہ وہ قول اوسکے خیالات اور تدابیر کے موافق نہین ہوتا
اور اوس فعل کی جو کہ مناسب وقت اور قرین مصلحت ہوتا تائید نہین
کرتا تمام مباحثین اقرار کرتے ہین کہ کوئی گروہ مسلمانون کا
صرف مولویون کے فتوی کی خاطر سے بے سود بغاوت مین
قدم نہ رکھیگا یعنی یہ ضرور نہین ہے کہ جس طرح پر یوری کو [illegible] کی
تجویز کا اجرا دیا پادریون کے نائب کے خلاف ہوتا [illegible] اوسی
طرح [illegible] کے فتوے کا اجرا [illegible] درست اور [illegible] مطابق
ہو [illegible] اصل تو یہ ہے کہ اقوال [illegible] تحقیقات
صرف اوس [illegible] کی مؤید ہے جسے مین پہلے ظاہر کر چکا ہون یعنی
یہ کہ بعض مصنفون کا رجحان طبیعت اس طرف ہے کہ ہماری طرف
بدگمانی اور ایسے مذہبی نفرت کے اون خیالات کو مختص الامر اور
مختص المقام اسباب سے منسوب کرین جو خیالات قدرتی طور
سے دین اسلام کی عام ترکیب کے ساتھہ (بلحاظ اوسکی موجودہ
ذہنی حالت اور ہندوستان مین اوسکی واقعی حالت کے)

لازم وملزوم ہین- ان باتون ... فی الحقیقت مقدس کتابون یا
ملہ کے فتاوے سے بہت کم تعلق ہے- چونکہ مسلمانو ...
مسائل صاف طور پر چھیڑ چھاڑ مین پیشقدم اور مذہبی امور مین جارانہ
ہین اونکی طرف سے ہمکو اندیشہ رہیگا جبتک کہ مذہبی خیالات اس
درجہ کی غیر صلح ... اور غیر ... دیا ... حالت مین رہینگے کہ وہ صاف
طور پر تمام گرمجوشی معتقدین کے اس مسئلہ کی طرف فطری
رجحان طبیعت ... ... دیتے ہین کہ اونکا مقدم فرض یہ ہے کہ
مخالف ... ... اگر ضرورت ہووے تو تعدی بھی کرین آج کل
کے ... ... ن خیالات کی یہ حالت عجیب بیقاعدہ معلوم ہوگی
... صرف بیوقت کی شہنائی ہے- وہ بیچینی کی کیفیت جو تمام
ہندوستان مین آج کل پہیلی ہے بجز اوس صدمہ کے ...
نہین ہے جو کئی صدیون تک سارے عیسائی یورپ مین جاری
تھا اور جسکو اس زمانہ کے مسئلہ جواز مذاہب اور اس زمانہ
کی مذہبی لاپروائی نے انگلستان سے بھی ابھی تک بالکل
دور نہین کیا- یہ وہی جذبہ ہے جسکے موافق عرصہ دراز تک
یہ بات خدا کے خلاف گناہ خیال کیجاتی تھی کہ ایک بدعتی حکمران
کے ساتھہ صرف پوشیدہ دلی عناد رکھا جاوے کیونکہ بقول ا

کالوین کے " اگرچہ بادشاہ کی اطاعت خدا کی اطاعت کے مطابق
ہے لیکن اگر کوئی بادشاہ خدا کے اختیارات پر غاصب ہو تو ہمکو
بادشاہون کی اطاعت اوسی درجہ تک فرض ہے کہ خدا ناراض نہو"
اور چونکہ علم الٰہی کا جاننے والا خدا کے اختیارات کے تعین کا
دعوی کرتا ہے اور یہ فرض کر لیتا ہے کہ جس بات سے اوسکے
مذہب کے اغراض کو نقصان پہنچتا ہے اوس سے خدا ناراض
ہوتا ہے اور برخلاف اسکے اوسکی خدمت کی غرض سے تمام
افعال جائز تصور کیے جاتے ہین تو صاف ظاہر ہے کہ کوئی صرف
دنیاوی گورنمنٹ جو صرف امور دنیاوی کے معمولی اختیارات اور
انتظام قائم رکھے لوگون کو ناراض کرنے سے بچ نہین سکتی اس
حالت مین جو گورنمنٹ ہوگی (اور ہندوستان کی گورنمنٹ اس
حالت مین ہے) گو وہ گورنمنٹ کچھ ہی کیون نکرے اوسکو ہمیشہ
یہ دقت پیش آویگی کہ اوسکی نسبت عظیم غلط فہمیان ہونگی ایک قسم
کے عوام مین مطعون ہوگی (گو یہ طعنہ زنی اون دینداروں کی
جانب سے جو معقول پسند اور سلامت روہین اصلی اور دلی نہو اور
زیادہ تر مصنوعی اور اظہار توافق کی غرض سے ہو) اور اوسکی نسبت
غائت درجہ گرمجوشون کی طرف سے شدید کھلی بغاوت ہوگی۔ اگرچہ

ہندوستان مین مثل وہابیون کے پورے اور گرمجوش جذبہ
تعداد مین کم ہین اور عام پسند نہین لیکن وہ ایک بڑے
گرماؤ کے نیچے دہیمی آنچ کی مانند اوس کثیر جماعت کے
خیالات کو نیم گرم رکھتے ہین جو اپنے خیالات کو اسقدر درجہ
تک اوبلنے نہین دیتے ہین کہ وہ خطرناک بھبک سے اوڑ جانیوالی
حالت کو پہنچین یا صرف مذہبی جوش کے باعث غیر ممکن التنجیہ اور
لازمی واقعات کے خلاف بے سود امیدون کی پیروی اپنے
کی اپنے تئین اجازت دین۔ اگرچہ مسلمان پچکدار تاویلون سے
ذریعہ سے اون نتائج سے گریز کرنا چاہتے ہین جو صریحاً بیباک
اور عملدرآمد مین خلاف عقل معلوم ہوتے ہین لیکن وہ جذبہ
شدید جسنے جہاد کو روا رکھا ہے محض وحدانیت والے مذہب مین
بالکل خفتہ کبھی نہین رہ سکتا جس مذہب کا دعویٰ یہ ہے کہ سارے
جہان مین مذہبی جبر کرنا اوسکا حق اور فرض ہے اور جو مذہب
ایک غیر طرفدار گورنمنٹ کی وجہ سے صرف اور مذہبون کے
مساوی درجہ پہنچا دیا گیا ہے۔ یہ عام تجربہ کے خلاف ہوگا
اگر وقتاً فوقتاً یہ جذبہ ویسی ہی مخالفت پیدا نکرے جسکو تہذیب
اور سنجیدہ حکمت عملی کے خیالات نے یورپ مین قریب قریب

خفتہ کر دیا ہے یہ لکھنا بیجا نہ ہوگا کہ ہندوستان مین عیسائی
اوس پرانے جذبہ سے بالکل مبرا ہین جبکہ واقعات ایسے بیدار
حکمران ہمارے ... فرائض مین شامل ہین ... بھی شامل تھی اور
یہ کہ بہت زمانہ نہین گذرا کہ ایسے اشخاص تھے جو اس بات
سے زیادہ اور کوئی بات پسند نہ کرتے کہ وہ عیسائیون سے ہاتھ
ہتھیارون اور اونہین کے غایت درجہ کے اصولون کے
موافق زور آزمائی کرین اور مذہبی لات گھونسون سے فیصلہ
کرین کہ کونسا مسئلہ حق ہے۔ انصاف پسند مسلمانون کو تسلیم
کرنا چاہیے کہ عیسائیون نے بھی روا رکھا ... قرین مصلحت
اور سچے تعصب کا اون مسائل سے ... ین کے ساتھ جو
خیال کیے جاتے ہین اور اوسی ... زمانہ کا جو مسلمان مذہبی
معاملات مین نہایت قابل عفو یقین کرتے ہین لیکن یہ اندرونی
یقین کہ فریقین مین باہمی محبت فرض ہے اور یہ اعتقاد کہ ایک
مذہب پر دوسرے مذہب کا تباہ کردینا فرض ہے بعض اوقات
اوس فریق کے غصے کو تلخ کردیتا ہے جو پولیٹیکل رتبہ مین زیر ہوتا
ہے اس یقین سے یہ شبہہ پیدا اور قوی ہوجاتا ہے کہ زیادہ
طاقتور مذہب اپنی دنیاوی افسری کو بے انصافی سے استعمال

کریگا۔ باوجود اون تمام تردیدون کے جو انگریزی گورنمنٹ کرتی ہے ہمارے بدخواہون نے ہمارے برخلاف ہمیشہ یہ خیل پھیلایا ہے کہ لوگون کو ہم زبردستی اپنا مذہب اختیار کرانا چاہتے ہین اور ابھی تک جہلا اسبات کو بکثرت یقین کرتے ہین۔

ہندوستان کے سفرنامہ کی ایک کتاب جو حال مین ایک پارسی نے شایع کی ہے اوسمین مصنف یون تحریر کرتا ہے "جن چند مسلمانون سے مین نے اس معاملہ مین گفتگو کی اونکے دلونپر یہ بات نقش کالحجر ہورہی ہے کہ ہمارے حاکم اس ملک کے لوگونکو جس طرح ممکن ہو عیسائی کرنے پر آمادہ ہین" اور نہ جانے تعجب ہے کہ ایک ہی ملک مین عیسوی اور اسلامی رقابت کے جذبے نے ہندوستان مین وہ جذبہ اسلام کے پھر زندہ ہونیکا پیدا کیا ہے جسکے اون تمام ملکونمین جاگنے کی شہرت ہے جہان کہ مذہب اسلام جاری ہے یہان تک کہ اون ملکونمین بھی جہان کہ دین اسلام سلطانی مذہب ہے اور گورنمنٹ کی مدد اوسکو بلاحجت تمام وکمال حاصل ہے۔ مزیدبران ان دو بڑے رقیب مذہبون نے ہندوستانکو صرف مشترک میدان اشاعت مذہب ہی نہین پایا بلکہ مذہبی مباحثہ کے لیے مشترک اکھاڑہ اور تماشائی اور سامعین بھی پائے آجتک

دونوان طرف کے مصنفون نے بحث مین کبھی صحیح تنقیح قائم نہین
کی تہی نہ اوسی بنیاد پر ایک دوسرے کا مقابلہ کیا تہا عیسائیون
نے بفراغت اسلام کے دعوؤن کو عیسائیون کے سامنے باطل
کیا تہا مسلمانون نے عیسائیون کی تردید صرف مسلمانون کے
ہی روبرو کی تہی۔ دونوان مقابل کے لشکر اختلاف زبان اور اپنے
اصلی مقامات کے درمیان مین فاصلہ درازکی وجہ سے جدا تھے۔
لیکن اب ہندوستان مین انگریز عربی مین فاضل ہوگئے ہین اور
ہندوستان کے مسلمان انگریزی کتابین پڑہتے ہین سر ولیم میور
نے حضرت محمدؐ کی سوانح عمری تحریر کی ہے جن شرعی کتابون پر
اسلام کی روایتی شہادت مبنی ہے اونکی نکتہ چینی کے ساتھہ تحقیقات
کی ہے اور اونہون نے سید احمد خان بہادر کو فوراً اپنا تردید
کرنیوالا پایا جو ممالک مغربی وشمالی کی گورنمنٹ کے ایک مشہور افسر
ہین جسکے حال مین سر ولیم میور صاحب لفٹنٹ گورنر کی حیثیت سے
صدر نشین تہے۔ اگرچہ سید احمد خود اوس زمانہ مین پیدا نہین ہوئے
جبکہ وہ علم انگریزی اس درجہ تک تحصیل کرسکتے کہ انگریزی معترضونکا
جواب انگریزی زبان مین تحریر کرسکتے لیکن عربی مین سید صاحب
لیف آف محمدؐ کے لائق مصنف کے ہم پلہ ہین جنکا علحدہ ایشیائی

میدان مین خود اونھین کے ہتہیار سے مقابلہ کرنے مین سید صاحب
نے کوتاہی نہین کی۔ بعوض قصدیانہ حقارت اور گالی گلوچ کے ہم
اب خالص علمی بحث اور فاضلانہ تشریح کا آغاز پاتے ہین جو را
عیسائی تذکرہ لکھنے والے نے حضرت محمد کی نسبت ظاہر کی ہے اوس سے
بے معمول سید احمد نے بہت اختلاف کیا ہے۔ سید کے دلپر سر ولیم
میور کی کتاب پڑھکر یہ اثر ہوا کہ اونھون نے یہ ارادہ کیا کہ حضرت محمد
کی سوانح عمری کے متعلق تمام روایتین جنکو مسلمان علما مستند
خیال کرتے ہین اونکی انتقادیانہ تحقیقات کے بعد ایک مسلسل اور با ترتیب
صورت مین جمع کیجاوین۔ اس تجویز کی تکمیل مین چند در چند اسباب
سد راہ ہوئے لیکن اونھون نے ناظرین کو بارہ مضامین نذر
کیے ہین جنپر اونکے تذکرہ حضرت محمد کی پہلی جلد مشتمل ہے ہماری
رائے مین اصل غرض اس کتاب سے سر ولیم کی چند رایون اور
نتیجون کی اصلاح اور تردید ہے۔ شاید یہ بات خلاف احتیاط ہو
ہے کہ اس لائق مسلمان مصنف نے عیسائیون کی انجیل کے یونانی
ترجمون کے معنی کے بارہ مین اپنے نکتہ چین مضمون کے لیے مصالح
جمع کرنے مین دوسرون کے علم اور ترجمہ پر اعتبار کیا مثلاً وہانپر
جہان کہ سید صاحب اصرار کرتے ہین کہ انجیل کی اوس آیت مین

ومناسب ہے کہ مین جاؤن کیونکہ اگر مین نجاؤنگا راحت بخش نہ آویگا"
لفظ پیراکلیٹس (Paraklètos) غلطی لسنخہ ہے بجاے پرکلیٹوس
(Periklutos) کے جسکے معنی ہین مشہور یعنی احمد یعنی محمدؐ۔
اس سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے خود پیشین گوئی کی
کہ میری رسالت کا ضروری جانشین اور تکمیل کرنے والا حضرت محمدؐ
ہے۔ یہ طریقہ لفظی مباحثہ کا جسکے موافق ایک بڑے بھاری الہام کو
دنیا کے مشہور قومون مین تسلیم یا متروک کرنا ایک کاتب کے سہو یا
ایک راہب کی جعلسازی پر منحصر کیا جاتا ہے یورپ مین مباحثہ مذہبی مین
کسی قدر ناپسندیدہ خیال کیا جاتا ہے۔ ہمکو مذہبی طوفانات کے
اسال کے لیئے زیادہ تر وسیع بنیاد کی ضرورت ہے لیکن سید احمد
زیادہ تر کامیاب ہوئے ہین جب اونہون نے اپنی اس کوشش
سے درگذر کیا کہ حضرت محمدؐ کی رسالت عیسائی مقدس کتابون سے
ثابت ہوتی ہے اور اور ون پر اون کلیہ قاعدون اور حکیمانہ خیالونکو
بطور جواب کے استعمال کیا جو شرع محمدی کے خلاف شک ڈالنے
کے واسطے استعمال کیئے گیئے ہین مثلاً سید احمد نے مفصلہ ذیل فقرے
"لیف آف محمدؐ" سے منتخب کیئے ہین "شروع زمانے کے مسلمانون
کی عادات روایت وحدانیت کی ترقی ونمو کے موافق تعین" اپنے

پیغمبر کے افعال اور اقوال سے زیادہ اور کسی مضمون پر اوائل زمانہ کے
مسلمان جوش سے تقریر کرتے" "اور نکے (حضرت محمدؐ کے) پیرو بلا علم
اونکی نسبت خیال کرنے لگے کہ اعجازی قوت سے ممتاز ہین۔ اور
یہی مادہ تہا جس سے روایتون کو نشو و نما حاصل ہوئی" "جو تصور کی
بے روک ٹوک کوشش نے حافظہ کو مدد دی۔" "عرصہ دراز کے بعد
قدرتی طور پر یہ نتیجہ ہو گیا ہوگا کہ ان روایتون کو لوگ باطل پرستی
کی نظر سے دیکھنے لگے ہونگے"۔ ان عبارتون کی نقل کرنے
کے بعد سید صاحب کسیقدر حق کے ساتھہ دریافت کرتے ہین کہ
کیون موسیٰؑ کے معجزون اور اور اون انبیا کے عجیب و غریب
حالات کو جنکو عیسائی مانتے ہین غیر متعصب اور فراخ دل حکیمانہ
خیالات کے ذریعہ سے ندیکھا جاوے۔ خلاصہ یہ ہے کہ سید صاحب کا
دعویٰ ہے کہ حضرت محمدؐ کے لیئے وہی توجہ اور موجب لحاظ ہونا چاہیئے
جو تمام گرمجوش پارسا آدمی اون لوگون کے افعال اور اقوال
کے تذکرات کا کرتے ہین جنکو وہ خدا کا رسول خیال کرتے ہین اور
اگر ایسا ہو تو سید صاحب کی یہ خواہش ہے کہ معجزون کی تاریخ کو انکا
ایک ہی اجزا اور اعضا شکن تحقیقات کے ساتھہ امتحان کیا جاوے
لیکن ہمین اس جملہ معترضہ سے گریز کر کے اپنے مضمون اور اصلی

مطلب ملا۔ اب آتا ہون مین نے رواروی مین اون تاریخی حالتون
اور ہندوستان مین ہماری حالت کے نتیجونکا بیان کیا جنکی وجہ
سے میری راے مین یہ امر لابدی ہے کہ ایک گروہ عظیم مسلمانونکا
انگریزی گورنمنٹ سے ناراض ہو۔ ان تمام باتون کو میزان انصاف
مین تولنے مین یقین کرتا ہون کہ یہ کہنا قریب راستی کے
زیادہ تر نزدیک ہوگا کہ مسلمانون کا ناسمجھ اور غیر تعلیم یافتہ گروہ ہمارا
مخالف ہے بمقابلہ اسکے کہ اونکے عمائد ہماری طرف نہین ہین جیسا
ڈاکٹر ہنٹر کا کینہ آمیز بیان ہے مصنف مذکور نے اس بات پر بہت
زور دیا ہے کہ بنگال مین مسائل وہابیہ پہیل گئے ہین جہان کی مسلمان
رعایا بمقابلہ اور مسلمانونکے مردہ دل اور غیر جنگجو ہے۔ سید احمد
چٹھیون مین جو ۱۸۷۱ع کے اخبار پانیر مین شائع ہوئین اس بات سے
بہی انکار کرتے ہین کہ وہابی بہی انگریزون کی ماتحتی مین اپنی حالت کو
ایسا خیال کرتے ہین کہ جسمین جہاد جائز ہے۔ وہ ذکر کرتے ہین کہ
جب ۱۸۵۷ع مین باغیون نے دہلی کو لے لیا اور اونکے کمان افسر
بخت خان نے اوس شہر کے مولویون کو انگریزون کے مقابل
جہاد کے جواز کا فتوی دینے پر مجبور کرنے کی کوشش کی تو دو
سرکردہ وہابیون نے اوس سے سخت اختلاف ظاہر کیا۔ اگر ان

دونون مشہور مولویون نے خود بخود ایسے وقت مین جہاد کے جواز کی کوشش کورو کا تو یہ مثال نہایت قوی ہے لیکن اگر واقعات یہ تہے کہ بخت خان جو ایک مشہور باغی تہا ان مولویون سے دستخط فتوی پر اوسوقت کرانا چاہتا تہا جبکہ انگریز شہر پر گولہ اندازی کر رہے تہے تو یہ ممکن ہے کہ اونہون نے انگریزی توپخانے کو شہر کے قریب آتے دیکہکر قرآن شریف کی اوس آیت کو یاد کیا ہو جسکو ہم پہلے نقل کر چکے ہین یعنی یہ کہ "مومنین پر یہ فرض نہین ہے کہ اپنی ہلاکت پر بلا سوچے سمجہے مستعد ہو جاوین" لیکن وہابیون کے واقعی اعتقادات خواہ کچہہ ہون بلاشک اونکے پیرو ہندوستانین بہت کم ہین اور اون صوبونکے مسلمانون کے اور فرقے اونکو نہایت ناپسند کرتے ہین جہان کے مسلمانون کی خیرخواہی بنسبت بنگال خاص کے ہماری گورنمنٹ کے استحکام کے لیئے زیادہ ضروری ہے - ہندوستان کے اکثر حصون مین کسی وہابی مولوی کا آنا باہمی تنازع کی علامت ہوتا ہے مذہبی عناد فوراً پیدا ہو جاتا ہے - چند سال ہوئے کہ نظام نے وہابیونکو حیدرآباد سے اسوجہ سے نکالدیا کہ اونہون نے اوس بڑے مسلمانی شہر مین بے انتہا فساد برپا کر دیا تہا کیونکہ وہان کسی مذہبی جلسے مین بغیر ڈہال تلوار لیئے جانا محفوظ نہ تہا - حال مین ایک وہابی مولوی

برار کے صوبہ مین جو ملک حیدر آباد مین سے آیا۔ وہ سچا رفارمر تھا اور جن خرابیون کی وہ ہجو کرتا تھا وہ مذہبی تھین لیکن چند ہفتون مین اوسنے مذہبی مسائل اور امور دینی کے انتظام پر بحث کر کے مولویان ضلع سے تنازع پیدا کیا اور وہ تمام ریا کار اور ظاہر دار جو بوجہ زیارتگاہون کے پرستش اور چڑہاؤون کی آمدنی کے متمتع ہوتے تھے اوس سے منحرف ہو گئے۔ تمام فریقون نے اوسپر الزام لگایا کہ وہ گورنمنٹ ملکہ معظمہ کے خلاف بغاوت کی باتین کرتا ہے مگر انگریزی افسر اپنے فرائض کو فراخدلی سے سوچ سمجھکر صرف مذہبی جھگڑے مین ہی پڑنے سے باز رہے بلکہ اونہون نے انتظام اور امن رکھنے کی فکر کی اور اوس وہابی کو خاص محافظت پولیس مین رکھدیا۔ اس طور پر مین نے اپنی راے کے موافق اون اسباب کے بیان کرنے کی کوشش کی ہے جنکی وجہ سے مسلمانون کو ہمارے ساتھہ ناراضگی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ یہ اسباب بیشتر ہندوستان مین ہماری سلطنت قائم ہونے کے ساتھہ ہی ظہور مین آئے اور اوسکے ساتھہ لازم ملزوم ہین لیکن ڈاکٹر ہنٹر اور کرنل لیس نے خاص شکایتون کی بوچھار کردی ہے۔ اسکی تحقیقات ضرور ہے۔ ڈاکٹر ہنٹر نے بالتخصیص ایک باب کا باب مسلمانون کی شکایتون سے بھرا ہے جو شکایتین ڈاکٹر صاحب کی

راسے مین ایسی فاش غلطیون کی وجہ سے لمور مین آئین اُ
رعایا ہمسے اطاعت کا رشتہ قطع کئے ہوئے ہے۔ بہت سی بڑی
بڑی باتون اور حسابون پر جنپر اپنی کتاب کے اس حصہ مین ڈاکٹر ہنٹر
نے اصرار کیا ہے لوگون نے سخت اعتراض کیا ہے۔ اور مین یہ نہین
کہہ سکتا کہ یہ اعتراضات کامیابی کے ساتھہ ہوئے یا نہین۔ لیکن ان
جزویات کی نسبت بحث سے قطع نظر کرکے مین اون بڑے الزامون
کی تحقیقات کرنا چاہتا ہون جو ڈاکٹر ہنٹر اور کرنل لیس نے ہندوستان
کے نظم و نسق پر کیئے ہین۔ کرنل لیس اور ڈاکٹر ہنٹر نے نہایت
سنگین اور وسیع الاثر نتایج اوس تعلیمی حکمت عملی سے نکالے ہین
جسکا آغاز لارڈ میکالی نے جو اوسوقت ہندوستان مین عہدہ
سرکاری پر مامور تھے اپنے ۱۸۳۶ء کے مشہور منٹ مین کیا۔ سوال
یہ تہا۔ کہ عطیہ سرکار اعلیٰ درجہ کی تعلیم پر کیونکر صرف کیا جاوے آیا تعلیم
رعایا جسکی اعانت سرکاری روپیہ سے ہوتی ہے انگریزی یا ایشیائی
ہونی چاہیئے" آیا گورنمنٹ پر مشرقی یا مغربی زبانون اور علوم و فلسفہ
کو ترقی دینا فرض ہے؟ میکالی تمام و کمال مغربی علوم کا جانبدار
تہا اوسنے ایشیائی علوم کے خلاف رنگین اور پر جوش تقریرین کرکے
عام مخالفت کو پست کردیا اوسنے کہا کہ یورپ کے ایک عمدہ کتب خانہ

ایک ہماری کا نخانہ قیمت مین ہندوستان اور عرب کی کل کتابون
سے برابر ہے اور یہ بات نہ تھا نہین کہ سرکاری روپیہ ہندوستانی
نوجوانون کے اون کتابون کے پڑہنے پر ضائع کیا جاوے جنمین تمام
دنیا کے جہوٹ اور لغویات بہرے ہین اور موافق عادت کے اس قسم
کی متضاد عبارت آرائی سے اونسے اوس گروہ کے واسطے فتح حاصل
کی جو انگریزی علوم کے جانبدار تہے (القول کرنل لیس کے) اوس روز
سے زبان انگریزی ہندوستان مین اعلی درجہ کی تعلیم کا ذریعہ قرار دیگئی
اور جو مضامین اوس زبان مین سکہائے جاتے ہین وہ بالکل یورپین
ہین - کرنل لیس کی رائے مین اس تبدیلی کا نتیجہ یہ ہوا کہ رفتہ رفتہ تمام
ملکی عہدے مسلمانون سے نکلکر ہندوؤن کو مل گئے - یہ کلیہ مقولہ ایک
نظیر ہے اوس مبالغہ آمیز فصاحت و بلاغت کی جسکی نسبت اس مضمون کے
کی ایک اور حصہ مین شکایت کیگئی ہے - یعنی یہ کہ بڑے واقعات کا ایک
خاص اور محدود قسم کی چہوٹی وجوہات کو سبب قرار دینا اور بلاشبہہ ذرا
سے اسباب اور وسیع نتائج مین صرف اختلاف ہی سے غیر محتاط ناظرین
کے دلون پر عجیب اثر پیدا ہوتا ہے - کرنل لیس سا مصنف واجب التعظیم
ہے لیکن ادب کے ساتھ مین طریقہ اخذ نتیجہ اور نیز اوس واقعہ پر جو نتیجہ
اونہون نے لگایا ہے اعتراض کرتا ہون - مگر اس سے اتفاق ہوسکتا ہے

کہ جس طور سے تبدیلی طریقہ تعلیم کا بدر آمد ہوا وہ خلاف مصلحت تھا لیکن اوسکے وجوہ اوسی قسم کے تھے جنکو لارڈ مکالی نے باوجود اپنے تمام ذکاوت کے ہمیشہ نہ معلوم کیا سمجھا۔ کیونکہ پولٹیکل نازک مزاجی کی زیادہ اندرونی اور نازک رگ وریشون سے پوری ہمدردی کرنے مین وہ قاصر تھا۔ اوسکے نزدیک تمام مشرقی علم ادب قریب قریب بالکل بے مصرف تھا اور اوسکے واسطے اتنی بات بس کافی تھی۔ اوسکے نزدیک یہ باتین بہی نہایت احتیاط سے قابل غور نہین کہ ہندوستان کے لوگون مین اپنی قدیم کتب کے ساتھ محبت آمیز میلان طبیعت ہے اور اونکی تمام سامان تعلیم مین غیر زبان اور غیر کتب کے رواج کی مخالفت کا تعصب موجود ہے۔ ملکی معاملات پر اس نامور مصنف کا اندیشہ اسی قدر ہمشکل معاملہ مین ایک اور مرتبہ بخوبی ظاہر ہوا تھا جبکہ یہ تجویز ہوئی تھی کہ چند بیش قیمت آیرلینڈ کے قلمی نسخے برٹش عجائب خانہ کے واسطے خرید کیے جاوین۔ لارڈ مکالی نے کہا (مسٹر ایم آرنولڈ فرماتے ہین) کہ میری راے مین سارے مجموعہ مین کوئی کتاب خریدنے کے قابل نہین ہے بجز جنگ امریکہ کے متعلق لارڈ میلول کے مراسلات کے جب اوسنے قدیم کلٹک کتب کو محض ردی سمجھا تو یہ بات اغلب نتھی کہ وہ سنسکرت یا عربی کی کتابون کی قدر کرتا کیونکہ وہ قدیم حالات وواقعات کی تحقیقات

کے لحاظ سے بہی قیمتی نہین ہین۔ بس اوسنے اوسوقت کی گورنمنٹ کو
یونیورسٹی کی تعلیم سے مشرقی علوم کے خارج کرنے پر آمادہ کیا اور
اسباب مین اوسنے مناسب حد سے تجاوز کیا۔ زیادہ دانشمندی
کی بات ہوتی (جیسا کہ کرنل لیس نے اب تجویز کیا ہے) کہ مسلمانونکو
مشرقی علوم مین ڈگری لینے کی اجازت دیجاتی اور اونکے نوجوانون
کی مذہبی تعلیم کے واسطے گورنمنٹ اپنی امداد جاری رکہتی جو اونکے
مذہب اور رسم کے موافق پسندیدہ طریقہ مین دیجاتی۔ ہنوز ہماری سلطنت
ہندوستان مین اسقدر مستحکم نہین ہوئی ہے کہ ہم اپنے علوم اور غیر قومی
تعلیم کی اشاعت کے ذمہ وار ہون جبکہ یہ باتین دو عظیم گروہونکے
خلاف طبیعت ہین جنکے تعصبات نہایت نازک ہین۔ ابہی ہم ادن اصول
کی اشاعت کی خاطر پولیٹیکل ہتان کو گوارا نہین کرسکتے۔ اگر مسلمان
اپنی کتب کو ابتک ترجیح دیتے ہین تو ہمکو اونکی مخالفت اس طور سے
نکرنی چاہیے کہ اونکو ناگوار گذرے بلکہ ابہی اونکو اپنے ہی راستہ پہ
چلنے دینا چاہیے۔ یہ اونکو سمجہا دینا چاہیے کہ ابتدائی مدارس مین انگریزیت
نہین ہے اور ساری شکایت اوس طریقہ کی نسبت ہے جس سے
پریزیڈنسی کی یونیورسٹیون کے سلسلہ تعلیم سے مشرقی علوم خارج
کردیئے گیے۔ اس سبب سے خاص اسلامیہ کالج یونیورسٹی مین داخل

نہین ہوسکتے اور دوسرے یہ کہ ہوگلی کے مدرسہ اسلامیہ کا روپیہ
بجاے ایشیائی علوم کے انگریزی علوم کی تعلیم مین صرف کیا گیا۔
یہ پوری پوری اصلاحات یہ اختراعات جو ہمکا پاک کی گئین نہایت ہی
قبل از وقت تہین ہم ایک قوم جماعت کو جو کسی قدر تعلیم یافتہ ہی ہے
بشمول ترقی کے اوس درجہ پہنچا سکتے نہین پہنچا سکتے جو یورپ
کی قومون نے عرصہ دراز مین حاصل کی ہے۔ مگر حقیقت تو یہ ہے کہ
تعلیم کی نسبت ایسی شکایتین اب قریب قریب رفع ہی ہو گئی ہین۔
برخلاف اسکے مجکو اپنی اس راے کا مکرر اظہار کرنا ضرور ہے کہ اون
صریح نتائج مین مبالغہ کیا گیا ہے جو ہماری تعلیمی تبدیلیون سے ظہور پذیر
ہوئی ہین۔ اور گو ان باتون نے بنگال کے مسلمان طالب علمون کو
کسی قدر ناراض اور افسردہ کیا ہو لیکن کل ہندوستان کے
مسلمانون کے عام جذبون اور حالت سے اونکو بہت کم بلکہ کچھہ تعلق
نہین ہے۔ علاوہ برین گو یہ یقینی امر بھی ہو کہ تمام ملک مین انگریزی تعلیم
کی صاف صاف اشاعت سے گورنمنٹ شاید مسلمانون کے تعصبات
اور اغراض کو ضرر پہنچاوے خصوصاً انگریزی تعلیم کی اشاعت مین
تعجیل کی وجہ سے تاہم اگر ہمکو مطلقاً ترقی کرنی ہے تو تحریک اسی
سمت ہوگی اور تمام سچی ذہانت اور اصلی علمی لیاقت مسلمانون کی بتدریج

ادہر آجاویگی گو کہ ہندوؤن نے اوسکے حاصل کرنے مین پیشقدمی کی ہے مسلمانون کا رجحان طبیعت پہسڈی رہنے کی طرف ہو اور اپنی قدیم کتب کی بجاے جدید لٹریچر کے اشاعت سے وہ بہت غیر مطمئن ہون لیکن یہ یقینی امر تھا کہ یہ مشکلات اور مخالف اثر ہمارے سد راہ ہونگے۔ یہ دقتین ہمنے اپنے طور اعتراض نہین کین نہ انتظامی خرابی سے پیدا ہوئین گو کسی قدر بد نظمی سے اس مسئلہ نے زیادہ پیچیدگی پکڑلی ہو بہر نوع ہم اب سکوت اختیار کر نہین سکتے یعنی اوس روشنی اور ہوا کو بند نہین کر سکتے جو مغرب کی کھڑکیون کے کہولنے سے ہندوستان مین داخل ہوئی ہے صرف اسوجہ سے کہ شروع شروع مین سلامت رو مسلمانون کو یہ ہوا چکر مین ڈالرہے یا روشنی چکا چوند کر دے۔ کیونکہ ہمکو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ مغربی علوم کی اشاعت پر مسلمانون کو اسقدر اعتراض نہین ہے جسقدر کہ اس اشاعت کے اس لابدی نتیجہ پر کہ ہمارے زیر حکومت حاکمون کی ترقی اور معزز پیشون مین افزایش منزلت کا وسیع اور کشادہ راستہ مغربی تعلیم ہے اور تمام آنیوالون کے واسطے یہ راہ کہلی ہے۔ اسکی وجہ سے قدیم علوم اور مسلمانی فضیلت کی مخصوص رعایتین کم وبیش منسوخ ہوگئین۔ اس امر کا دریافت کرنا نہایت مشکل ہے

که ہم اس معاملہ مین مسلمانون کی کیونکر مدد کرسکتے ہین کیونکہ ہندوستان
مین ہمارے ملکی انتظام کے لیئے عمدہ ترین دماغون اور اعلی درجہ کی
لیاقت کے تعلیم یافتہ لوگون کی ضرورت ہے جو دنیا بھر مین مل
سکتے ہین۔ اور ادنی درجہ کی تعلیم کے آدمیون کے ملکی انتظام مین
تقرر کی وجہ سے ہمکو ایسے خطرہ کا اندیشہ ہے جو مسلمانون کے مخالفانہ
جذبات سے کہین زیادہ سنگین ہے۔ فوجی ملازمت سے جو مسلمانونکو ہم
اسقدر عزیز ہے اعلی درجہ کی تعلیم ابھی متعلق نہین ہے لیکن ہندوستان
مین ہماری موجودگی کی علت غائی اور ہماری حکمرانی کا مقولہ یہ ہے۔
"نوکری کا در کھلا ہے لائق ہنرمند کے لیئے" اور ہندوستان
کی گورنمنٹ کی حکمت عملی کا استقلال کے ساتھ رجحان اس طرف ہے
کہ انتظامی اور عدالتی خدمات کے ہر درجہ مین زیادہ تر تقررات
بلحاظ لیاقت کے ہون۔ گو مسٹر ڈبلیو جے پالگریو کی متین اور سنجیدہ
رائے قابل سند اور ادب ہے کیونکہ صاحب موصوف کو ممالک اسلامیہ
سے بذاتہ واقفیت حاصل ہے لیکن مجھکو اندیشہ ہے کہ اونکی تدبیر مشکل سے
طمانیت بخشے گی "کہ آجکل خود مسلمانان ہند کو اون تمام سوشل اور
مذہبی قضیون کے فیصلہ کے لیئے جو باہم مسلمانون کے واقع ہون
جدا اسلامی عدالتین قائم کیجاوین جنکے جج مسلمان ہی ہون" سنا ہے

مسلمانون کے بڑے بڑے شہرونمین مثل دہلی اور پٹنہ کے یہ تجویز
کامیاب ہو اگرچہ بعض لوگ وہان بھی اون عدالتون کو ترجیح دینگے
جو بالکل بے تعصب اور بے لگاؤ ہین خصوصًا مقدمات اپیل مین اور
اس جداگانہ اختیارِ سماعت کا یہ نتیجہ ہو گا کہ ہندوستان کی نوخیز
نسلونمین مسلمانون کی علٰحدگی کو ترقی ہو گی۔ مگر ہندوستان کے تمام
وسیع صوبونمین مسلمان متفرق طور پر آباد ہین اور بہت سے بڑے
اضلاع مین لائق ججون کے دستیاب ہونے مین بہت حیرانی ہوگی۔
اگر مسلمانون کی واقعی یہ خواہش ہے (جیسے کہ اونکے عمائد کی
خواہش ہے) کہ ہندوستان کی ہماری سلطنت مین اپنا وہ اعلیٰ درجہ قائم
رکھین جسکے وہ لوگ اپنے اوصاف حمیدہ اور مستقل مزاجی اور اعلیٰ درجہ
کی جسمانی جرأت کی وجہ سے قدرتی طور پر مستحق ہین تو آجکل اونکو علم ادب
اور علوم کے قبول کرنیکے واسطے اور اون اقوام کے جلسہ مین شرکت
کے لیئے عزم کرنا چاہیئے جو تمام دنیا پر حکومت اور رہنمائی کرتے ہین
اون تمام مسلمانون کو آسانی بلکہ امداد بھی دینی چاہیئے جو اپنی اپنی
قدیم تصانیف کے شائق ہین اور اوس قسم کی تعلیم کے خواہان ہین
جو عربی دینیات اور فلسفہ کی کتب سے حاصل ہوتی ہے حسب تجویز
کرنل لیس کے تمام ہندوستانیون کو اجازت دیجاوے کہ اپنی

مرضی کے موافق مشرق یا مغرب کی لٹریچر مین عمدہ حاصل نہ ہو سکا
ہمارے ہندوستان کی یونیورسٹیون مین ایک مشرقی اور ایک
فیکلٹی آف آرٹس قائم کیجاوے تاکہ ہر شخص اپنے میلان طبیعت کے
موافق اور اپنے پسند خاطر پیروی کر سکے - لیکن اگرچہ ہم یہ باور کرتے
ہین کہ ہمپر اپنی ہندوستانی رعایا کے لئے تعلیم کے دونون طریقے
روا رکھنا فرض ہے اور ہم پرانی راہ کو صرف اسد سبب سے مسدود نہین
کرسکتے کہ وہ ہماری رائے مین گمراہ کرتی ہے تاہم یہ ذمہ داری
بھی نہین کرسکتے کہ تعلیم و تربیت کے دونون شعبون سے یکسان نتایج پیدا
اون لوگون کے لیے جو ایشیائی تعلیم کو پسند کرتے ہین ہم یہ اقرار نہین
کرسکتے کہ وہ زندگی کی شاہراہون مین جو نفع اور عزت کی طرف لیجاتی
ہین اون آدمیونکی برابری کرسکینگے جنہون نے اون علوم کے حاصل
کرنے مین جانفشانی کی ہے جو آجکل بڑی قوت ہے بلکہ علمی خزانہ
کی وجہ سے یوروپ کے پچاس برس چین کے ایک قرن سے بڑہکر
ہین جو علوم کہ پرامن سلطنت کے اسی طور پر زور و قوت ہین جیسے
جنگ کی قوت رشتہ ہے یہ غیر ممکن ہے کہ آج کل کے زمانہ مین جو
لوگ ہندوستان مین اپنے تئین پیچھے رکھینگے وہ پسندیدہ بنجاوین
اسلیئے ہمکو اسمین کلام ہے کہ مسلمانون کو اونکی خاص کتب کی تعلیم کی

نی سے تسکین ہوگی کیونکہ اونکی اصلی شکایت یہ ہے کہ اب اونکے علوم کی تعلیم پرانی وضع کی ہوگئی اور یہ کہ مسلمانون کو اپنی لٹریچر اور الٰہیات مین دستگاہ حاصل کرنے سے عزت اور اعلیٰ عہدے اب حاصل نہین ہوتے - یہ صحیح اور واجب شکایت ہے لیکن اسکی چارہ سازی ہم کیونکر کرسکتے ہین بجز اسکے کہ صبر اور غایت درجہ کا لحاظ کیا جاے نہ یہ ممکن ہے کہ اون آناہ (لبرل) مسلمانون کی درخواست منظور کیجاوے جو اپنے فہم و فراست کی وجہ سے یورپین تعلیم کے بے انتہا فوائد کی بخوبی قدر کرسکتے ہین لیکن اونکی حب الوطنی اسقدر زیادہ ہے کہ وہ اپنے ملک کی زبان اور اپنے ملت کی تندایات کو ترک کرنے مین پس و پیش کرتے ہین - یہ شریف لوگ جنمین سید احمد خان صاحب سر برآوردہ ہین یہ بحث کرتے ہین کہ مغربی علوم کا تمام خزانہ انگریزی زبان مین مقفل نرکھنا چاہیے بلکہ ہماری گورنمنٹ کو مناسب ہے کہ دیسی زبانون کے ذریعہ سے اس گنج قارون تک ہندوستانیونکے پہنچ جانیکے لیے کوئی تدبیر نکالے تاکہ دیسیون کو یہ ضرورت نرہے کہ وہ ایک غیر زبان کے سیکھنے مین برسون محنت کرین قبل اسکے کہ وہ حکیمانہ خیالات اور علمی تجربات کے بالاتر کرہ مین بلند پروازی کرسکین - بلاشبہہ ایک غیر زبان پر اول کافی قدرت حاصل کرنا ایک سخت مشکل ہے لیکن اس دقت کے رفع کرنیکی

ہم بمشکل سعی کر سکتے ہین کیونکہ اپنے ہندوستان کی رعایا کے فائدہ
کے واسطے یوروپین علم ادب کے ترجمہ کرنے کی ذمہ داری ہم نہین لے سکتے
کیونکہ تعلیم یافتہ ہندوستانی مختصر خلاصون اور غیر کامل ترجمون پر
خندہ زنی کرینگے سید احمد خانصاحب کے صاحبزادے نے ولایت
کی یونیورسٹی مین تعلیم پائی ہے اور بس پیشہ یا خدمت مین چاہین
اول درجے کے حاصل کرنے کی قابلیت پیدا کی ہے جو ہندوستان
مین واپس آکر پسند کرین علمی مقابلہ مین وہ نوجوان انکے سامنے
کیونکر ٹھہر سکتے ہین جنھون نے کبھی انگریزی نہین پڑھی یا جنھون نے
ہندوستانی ترجمون کے ذریعہ سے یوروپین علم ادب کو پڑھا ہے
ممکن ہے کہ مشرق کے وہ پیشرو جنھون نے مغرب کے اس علمی خزانہ کو
ڈھونڈا اور اوسپر قبضہ کیا بحیثیت مترجمین اور پیشوا رہین سکے دیسی بھائیون
کی اوس شرکت کے بنانے مین کوشش کرین جسکے ذریعے سے اونکے
وہ ہموطن جو اونکی بہ نسبت کم ہمت اور کم دولتمند ہین اونکی پیروی کر سکین
لیکن ہمنے مجبور ہوکر اس کام کو ہندوستانیون کی ہمدردی اور جفاکشی پر
چھوڑ دیا ہے۔ انگریزی گورنمنٹ نے تمام ہندوستانیون کے لیے اونکی
دیسی زبانون مین ابتدائی تعلیم کا عمدہ طریقہ جاری کیا ہے اور سرکاری
انسپکٹر اچھا کرتے ہین اگر اس قوی احتمال پر (اگرچہ وہ درجہ یقین پر ہو)

بجا خیال ہے کہ تمام دیسی مدارس مین جو سب نیم مذہبی ہوتے ہین کسی
نہ کسی قسم کی مذہبی تعلیم بہی ہوا کرتی ہے۔ ہندو اور مسلمانون کے مدارس
علی العموم جدا ہین۔ اسکی کوئی وجہ نہین ہے کہ مسلمانون کے لڑکے صرف
مسلمانی تعلیم کیون نہ پاوین۔ سرکار اب بہی اس قسم کی ابتدائی تعلیم کی
امداد کرنے پر آمادہ ہے بشرطیکہ دنیاوی علوم کی عمدہ ابتدائی تعلیم
اصول کے ساتھ ہو۔ لیکن آزادانہ تجارت کے اصول پر تعلیم کے اعلی درجہ
کے مضامینون مین ہم اسباق نے باز نہین رہ سکتے کہ ہم انگریزی
علوم مین استعداد بہم پہنچانے کی طرف زیادہ مائل کرین کیونکہ گو وہ
بلا شبہہ غیر ملک کا مال ہے لیکن عمدہ ایسا ہے کہ اس ملک کے مال
سے اور اوس سے کچہہ نسبت ہی نہین۔ تعلیمی عطیون کو مشرقی اور مغربی
علوم مین بلا طرفداری اور برابر تقسیم کرنے سے ہم قدرتی شکایتون کو
رفع اور تعصب کو دور کر سکتے ہین اور ڈاکٹر ہنٹر کی عمدہ صلاح سے
واقف علم کے اون دونون شاخون کے ملانے کی کوشش کرین لیکن آخری
نتیجہ کو ایشیا کی نہایت ہوشیار قومون کی فراست اور علمی مذاق پر چہوڑ دینا
خلاف مصلحت نہین ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہین ہے کہ علم اور ہنر کی اشاعت
ظفرمندی کا نتیجہ ہے اور گو مثل اور جنگ آزما قومون کے مسلمانون
نے اپنی تہذیب مفتوح قومون سے حاصل کی ہے تاہم اونکو ایکبار تو

ایسی قوم سے روشنی اور دماغی رہبری قبول کرنے پر راضی ہونا
چاہیئے جسکو علم او ہتھیار دونون باتون مین یوروپین تعلیم کی فوقیت
حاصل ہے۔ ان دوسرے مختص الزامون کی بالتفصیل تحقیقات مین بہت
وقت صرف ہوگا جو انگریزی گورنمنٹ پر لگائے جاتے ہین اور جو مسلمانون مین
ہمارے عام پسند ہونے کے واجب اور کافی وجوہات اون مصنفون
کی راے مین خیال کیئے جاتے ہین جو اون الزامون کو ہمارے
انتظامی عیوب سے صریح منسوب کرتے ہین۔ اِن فرد الزامون کی
عبارت نہایت سخت ہے۔ مثلاً "مذہبی اوقاف کی بالعمد خیانت" ہندوستان
کی عیسائی گورنمنٹ پر ایک سنگین الزام ہے اور اوسکو ڈاکٹر ہنٹر
نے ثابت نہین کیا ہے۔ اس الزام کی بابت صرف اسقدر بات ثابت
ہوسکتی ہے کہ بعض اوقات وقف نامون کی تحقیقات مین ہمنے غیر مناسب
سختی کی ہے اور ایک موقع پر ہمنے بیعقلی سے گو کہ نیک نیتی سے
انگریزی طریقہ تعلیم کے لیئے اوس سرمایہ کو خرچ کیا جو کہ مذہبی اخراجات
کے لیئے وقف کیا گیا تھا۔ ایک اور الزام یہ ہے کہ "ہمنے مسلمانون
کے اون مذہبی افسرون کو موقوف کردیا جو عقد نکاح کو مذہبی سند
بخشتے تھے" گویا ہمنے مسلمانون کی جماعت مین رشتہ نکاح کو منقطع اور
خاندانون کو تتر بتر کردیا۔ برخلاف اسکے ہمنے صرف اتنی بات ضروری

ہے کہ قاضیونکا سرکار کے حکم سے تقرر ہونے مسدود کر دیا اور اونکا تقرر
یا انتخاب مسلمانون کی جماعتون پر چھوڑ دیا۔ غالباً یہ تبدیلی ایک ایسی
غلطی تھی جسکے نتائج اوسوقت نظر نہ آئے ہونگے اور اب تو اس غلطی
کی اصلاح کر دیگئی ہے اون مقامات مین جہان کہ بدلنے حالات پر
عود کرنا ممکن معلوم ہوا۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ فعل ہمارا اس غرض سے تھا کہ
سرکار کو غیر عیسائی مذاہب کی سرپرستی سے قطع تعلق ہوجاوے اور
ہمارا یہ گمان تھا کہ یہ قطع تعلق ہندوؤن اور مسلمانون کو ناپسند ہوگا
ایسا ان معاملات مین ہماری دست اندازی اونکو گران گذرتی ہوگی۔
قاضی ابتک اپنے فرائض ادا کرتے ہین اور اپنے حقوق حاصل کرتے
ہین اور اونکی آمدنی کی کفالت بالعموم اراضی یا مالگذاری پر ہوتی ہے
قاضی کسی طور پر موقوف نہین کیے گئے لیکن وہ اب سرکاری ملازم نہین
ہین۔ ممکن ہے کہ ان عام تبدیلیون سے کہین کہین مختص المقام
ناراضگی ہوگئی ہو جہان کہ ان تبدیلیون سے خاص خاص ذاتی منافع
اور قومی تعصب کو ضرر پہنچا ہو مگر کوئی معقول پسند آدمی ملکی معاملات پر
بحث کرنیوالا یہ تسلیم نکریگا کہ وہ تغیرات اسقدر بڑے ہے اور اپنے نتائج مین
وسیع الاثر تھین کہ ہندوستان بھر کے مسلمانون کے خیالات مین
اونکی وجہ سے عام تہلکہ پڑجاوے مسلمانون کے بیشتر حصے نے تو

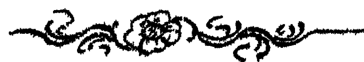
ان تغیرات کا نام بھی نہ سنا ہوگا اور یہ بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ دونوں
مصنفون کا تجربہ جنھون نے اس معاملہ مین خامہ فرسائی کی ہے
ایک ہی صوبہ یعنی بنگال پر محدود ہے - ان رایون کے مخالف
معقول پسندی کے ساتھہ یہ حجت کیجا سکتی ہے کہ ہمارے تسلط کی مخالف
مسلمانون کا جذبہ اور وہ باغیانہ چھیڑ چھاڑ جو گاہے گاہے ہندوستان
کے مختلف حصون مین ہوجاتی ہے ایک وسیع بیقرار و متزلزل رعایا پر
غیر قوم کی حکمرانی کے خلقی لوازمات ہین اور جو کچھہ ہم دیکھتے یا سنتے
ہین اوس سے زیادہ نہین ہے جسکی ہمکو توقع تھی اور جسکی پیشین گوئی
ہوسکتی تھی اور مسلمانون کا جزو آبادی بالضرور خلقی طور سے کسی قدر
مخالفت اور بیچینی ظاہر کریگا خط و کتابت و آمد و رفت کے ترقی یافتہ
وسائل یعنی ڈاک و تار - ریل و دخانی کشتی مسلمانون کو متفق کر رہے
ہین اور برخلاف اسکے اس صدی کے آغاز مین ہندوستان کے
مسلمان مغربی مسلمانون کی بڑی قومون سے قریب قریب جدا تھے
اور غیر ملکون مین کچھہ بڑی وقعت نرکھتے تھے لیکن اب وہ بلحاظ دولت
و تعلیم و تہذیب کے اسلامی جماعتون مین معزز رتبہ پر ہین - وسط ایشیا
سے سمندر تک ہندوستان ایک شاہراہ ہوا جاتا ہے کیونکہ پشاور
سے ریل جو آتی ہے وہ کابل اور قندہار اور بڑی بڑی منڈیون کو

بھی ا- اچھی بندرست ملاتی ہے اور حجاز کے متبرک شہرون مین جو
سالانہ اجتماع حاجیون کا ہوتا ہے اوسمین ہندوستان کے حاجیون
کی تعداد سب سے زیادہ ہوتی ہے- ان تمام وجوہات سے ہر معاملہ
جسکو ہندوستان کے مسلمانون سے تعلق ہے روزافزون وقعت
حاصل کرتا جاتا ہے اوسکی پیچیدگی بڑھتی جاتی ہے اور اسبات کی
ضرورت ثابت ہوتی ہے کہ بیان کرنے سے پہلے کل موقع کو بنظر
غور دیکھنا چاہیے- ہمیشہ کبھی نہ کبھی ہم چونک پڑتے ہین جب ایک
ہوشیار مصنف اپنی تحریرات سے اس معاملہ کی ایک رنگی ابھری
ہوئی تصویر کھینچتا ہے اور بہت سے حیرت انگیز واقعات جمع کرلیتا ہے
اور اون تمام غلطیون اور سہوؤن کا ڈھیر لگا دیتا ہے جو کہ
ہر طور پر اس ہماری مشکل راہ مین حائل ہین جسپر ہمکو چلنا پڑتا ہے-
لیکن مجھکو یقین یہ ہے کہ اور قومون کو جو دور سے تماشا دیکھتی ہین
بڑی حیرت ہے کہ ہماری غلطیون کی تعداد اور زیادہ کیون نہین
ہے اور مجموعی طور پر سرکشی اور ناراضگی کی ناگوار اور پیشتر سے
آگاہ کرنے والی علامتین اسقدر خفیف ہین-

مین نے اون ضروری سببون اور حالتون کی تصویر کھینچنے کی
کوشش کی ہے (گو بہت عجلت سے اور غیر مکمل طور پر) جنکی وجہ سے

مسلمانون مین ایک قسم کی ناگوار ناراضگی ہماری گورنمنٹ کیطرف
ابتک چلی جاتی ہے اور جس ناراضگی کے سبب سے عرصہ تک
کامل دوستانہ درمیان ہمارے اور ایک عالی طبع لیکن کسی قدر
نیم مصالحہ جو جماعت کی ملتوی رہیگا کیونکہ جسقدر اونکی شکایت واقعی
اور درست ہے وہ یا تو اونکی حالت سے جدا نہین ہوسکتی اور یا اوسکا
علاج خود اونکے ہاتھ مین ہے۔ جہانتک کہ اونکی شکایتین اونکی
واقعی حالت کے ساتھ لازم وملزوم ہین ہمکو یہ بھروسہ کرنا چاہیئے
کہ امتداد زمانہ اونکو رفع کردیگی اور ہمکو مسلمانون کو یہ یقین
دلانے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ گذشتہ نقصانون کے عوض مین
اونکی خاصی تلافی اون فوائد سے ہوئی ہے جو اونکو بلاشبہ ایسی
گورنمنٹ کے سایہ عاطفت مین رہنے سے یقینی حاصل ہوتے
ہین جسکے انصاف اور شایستگی مین کوئی گورنمنٹ اب تک اس
ملک مین ہم پلہ نہین ہوئی۔ نسبت اون اتفاقیہ نقصانون کے جو
مسلمانون کی طرف سے تبلائے جاتے ہین اور نیز نسبت اون
غلطیون کے نتایج کے جو غیر قوم حکمرانون سے کم وبیش سرزد
ہوتے ہین ہم حتی الوسع اصلاح کی کوشش کر رہے ہین اور ہم
یہ بھی دیکھتے ہین کہ ہمارے عمدہ ترین انگریزی افسرونمین مسلمانون

کے نہایت پرجوش وکیلون کی کمی نہین ہے۔ لیکن ہمکو اپنے واقعی انصاف اور مصلحت وقت کے وسیع خیالات کی پابندی ضرور ہے ہم اونکو ہمیشہ ایسے ٹیڑھے اور پیچدار سانچے مین ڈہال نہین سکتے کہ ہندوستان یا کسی اَور ملک کے اتفاقی اور عارضی تعصبات کے چکرون اور کونون سے کے ساتھہ موزون کرسکین۔ ہم اسبات کی ذمہ داری نہین کرسکتے کہ مسلمانون کا وہ حق ہے جو ہمارے ہندوستان کی اور رعایا کے لیئے خلاف انصاف ہوگا ہم ملکہ معظمہ کی رعایا کو کسی ملکی حیثیت بخشنے سے باز نہین رہینگے خواہ وہ مذہب بدلدے خواہ گمراہ ہوگئی ہو نہ ہم گھڑی کی سوئی کو پیچھے ہٹا سکتے ہین تاکہ ہم ہندوستان سی عمدہ اور زرخیز زمین مین یورپین تعلیم کی تخمریزی اور عمدہ پیداوار کو ہونے دین۔ ہمکو ضرور ہے کہ اپنے دفترون مین عمدہ ترین آدمیون کی بھرتی کرین چاہے وہ کوئی کیون نہو اور ہمکو ہندوستان مین حکمرانی موافق اصول ترتیب اور ترقی اور ملکی آزادی اور مذہبی سیابری کے کرنی لازم ہے خواہ کیسا ہی کچھہ خرچ ہوجاوے ۝



ہماری مذہبی حکمت عملی ہندوستان مین

(یہ مضمون ۱۸۸۰ء مین رسالہ فورٹ نائٹلی ریویو مین شائع ہوا)

ملک برطانیہ مین تعلقات مابین سرکار و مذہب اب بھی نہایت نازک حالت مین ہین اس ملک مین بھی جہان کہ عنان حکومت خود رعایا ہی کے ہاتھہ مین ہے جنکو اصلی اعتقادات پر خاصہ اتفاق ہی اور جو اول درجہ دین عیسوی کو اپنے سوشل معاملات کی بنیاد سمجھتے ہین کوئی امر اس سے زیادہ معرض بحث مین نہین آیا اور نہ اس سے زیادہ اور کوئی معاملہ محتاج تصفیہ ہے اسکے برابر کسی اور اندرونی ملکی معاملہ پر انگریزون مین اسقدر گرمجوشی سے بحث نہین ہوتی اور اسی باعث سے ہند کے معاملات مین اور کسی امر پر انکی دلی توجہ اسقدر مبذول نہین ہو سکتی جتنی کہ اس عام خیال پر کہ ہندوستانی رعایا کے مذہبی اعتقادات کے ساتھہ اپنے تعلقات مین ہماری گورنمنٹ سراسر غلطی پر ہے مگر میرے خیال مین جب انگریزون کے فرائض حکمرانی ہند کا مسئلہ معرض بحث

مین آتا ہے تو ولایت کے انگریز اوس پیچیدگی پر بلحاظ و غور نہین کرتے
ہین جو بائز فرائض حکومت کے عام مسئلہ کے چھیڑنے کے ساتھ پیدا
ہوجاتی ہے علی الخصوص یہ امر تنقیح طلب ہے کہ حکام عیسائیون کو
بلحاظ کثرت مذاہب اور گروہون و فرقون کے جو اس ملک ہندوستان مین موجود
ہین اور ہمیشہ اوس مذہبی کارخانہ مین پیدا ہوتے جاتے ہین کیا برتاؤ
کرنا چاہیئے کیونکہ صرف یہی امر نہین کہ جو مروج اور مشہور مذاہب ہند کے
ہین وہ ایک دوسرے سے بالتوسیع و بالاستقلال مختلف ہین یہانتک
کہ اصول اخلاق کی نسبت متناقض خیالات رکھتے ہین اور جو امورات
احسن دینداری کے ہین یا جو افعال شدت سے منہ عوام ہین اونکے
نسبت مخالف قواعد پر عمل کرتے ہین بلکہ ہمکو اون مختلف رنگون اور
صورتون پر نظر ڈالنی چاہیئے جو ان مختلف خیالات و مسائل سے مختلف
عقول افراد کی عینکون پر چڑھنے سے پیدا ہوتے ہین علاوہ برین این
متخاصمین مین فیصلہ کرنے کے وقت اکثر مختلف شکلین ایک یا دوسرے
مذہب کی ایک ساتھ پیش آجاتی ہین مثلاً ہر مذہب پر بظاہر کوئی فرقہ کا
عقیدہ ہے الا با لاصل اوسکے پسندیدہ طریقہ کو سمجھنے اور اوسپر عمل کرنے
مین وہ فرقے بالکل غیر متفق ہین اور ایسی عجیب صورت مین گورنمنٹ
کے برتاؤ پر ایسے متناقض منظرون سے نکتہ چینی وجرح کیجاتی ہے جیسے کہ

انگلستان اور ہندوستان - اس حالت میں گورنمنٹ کا صرف یہی
کام نہیں ہے کہ ان کثیر زبردست مذاہب کے اغراض و مراسم
خاص کو جو باہم ایسے مختلف الحیثیت و متناقض المزاج ہیں ملحوظ اور مرعی
رکھے بلکہ یورپ اور ایشیا کے معتقدین مذہب کے سامنے اپنا طریقہ
عمل پیش کرتا اور ہر دو بر اعظم کے مذہبی تعصبات کو ملحوظ رکھنا پڑتا
ہے پس اس صورت میں ہم انگریز متناقض پیمانوں سے ناپے جاتے
ہیں اور مختلف ترازوؤں سے تولے جاتے ہیں ہندوستان میں ہمکو اپنے
طریقہ عمل کے وجوہات برہمنوں اور بت شکن مسلمانوں کو جو اپنا
عقیدہ مذہب سیف وسنان کی پاک بنیاد پر قائم کیے ہوئے ہیں
بتلانے پڑتے ہیں ادنی بت پرستوں کے عقیدے کی دھندلی روشنی
میں عمدہ معلوم ہونا پڑتا ہے اور برہمو سماج کے روشن ضمیر عقیدہ وحدانیت
کو بھی خوش رکھنا پڑتا ہے ساتھ ہی اس کے ان پرجوش پادریوں
کی رہنمائیوں کو جواب دینا ہوتا ہے جن کا یہ مقولہ ہے کہ بجملہ مراعات اوقاف
وغیرہ اور امداد غیر عیسائی سے منقطع کر کے گورنمنٹ عیسائی کو صرف مذہب
عیسائی ہی کی علانیہ تصدیق کرنی چاہیئے اور اون نان کانفارمسٹ
فرقہ ولایت سے بحث کرنی پڑتی ہے جو ہمارے پادریوں کے
اخراجات پر نکتہ چین ہیں اور جو پادریوں کا ہندوستان کے سرکاری

خزانہ سے روپیہ پانا پسند نہین کرتے سنین ماضیہ مین جو مختلف اور قوی
ذوق وشوق معاملات ہند کے بارے مین ولایت مین پیدا ہوگیا ہے
اوس سے اہل انگلستان کو عموماً نیم واقفیت ہندوستان سے ہوگئی
ہے جسکو ایک غلط بحث اون خیالات کا کہنا چاہیئے مذہب کے مثل
عموماً دلچسپ مضمون کے باب مین دونون شرقی اور غربی طریقہ خیالات
کی سرحد پر واقع ہین مثل مشہور ہی کہ ادھورا علم باعث خدشہ ہوا کرتا ہے
(نیم حکیم خطرہ جان و نیم ملا خطرہ ایمان) اور غالباً ایسا وقوف نہ محفوظ اور
نہ موثر ہو سکتا ہی جبکہ یہ پارلیمنٹ کی جنگ مین بطور گولہ اور بارود کے
استعمال کیا جاوے یا جس سے نظارہ ہند کی بنا پر ولایت مین کسی جماعت
خاص کو اپنی تدبیر کی تائید کا ذریعہ ہو وے یا جس سے اوس رائج
اور عام پسند ملکی معاملات کے متعلق لٹریچر مین حیرت انگیزی کی قوت
پیدا ہو جو پارلیمنٹ سے باہر عوام کے دلون کو موجودہ حالت سلطنت ہند
کی طرف متوجہ اور مائل رکھتی ہی تاہم ایسے ایسے نکتہ چینون کی فرداً و
کلیتاً یہ خواہش ہی کہ گورنمنٹ ایک فعل کو کرے یا دوسرے فعل سے
باز رہے اور ہر ایک قدم گورنمنٹ کا جو آگے یا پیچھے پڑتا ہی کسی نہ کسی
نکتہ چین کو عموماً ناپسند ہوتا ہے۔

وہ زمانہ گذر گیا جبکہ گورنمنٹ ہند ایسی متناقض ذمہ داریون اور

خواہشون کی اوجھن سے اس طرح کنارہ کش رہتی ہے کہ سلوت اختیار کرے اور حالت موجودہ کو قائم رکھے درحقیقت اسقدر سے ہماری حکومت مشرق کا سب سے بڑا اصول پالیٹیکل ہے انگلستان کی یہ خوش قسمتی تہی کہ ایسے وقت مین اوسکی حکومت کو ہند مین استقلال حاصل ہوا جبکہ انگریزون کی قوم مین مذہبی جوش کی آنچ دہیمی ہوگئی تہی۔ اٹہارہوین صدی مین نہ ممبران گرجا نہ غیرون مین غیر ملکون مین عیسائی کرینگا یا اپنی ولایت مین پادریون کے غلبہ حکومت کا اسولے غلبہ حکومت کے اوپر آیرش یا پسٹون کے) دلی جوش باقی رہا تہا اور اسلئے جو فاش غلطیان ہمارے پیش رفتگان (متقدمین) اقوام یوروپ سے فرط جوش مذہبی کے باعث صدہاے ماضیہ مین بغرض فتوحات و حکمرانی ممالک مشرق و مغرب ہندوستان و امریکہ مین سرزد ہوئین اون سے ہم لوگ مبرا رہے۔ علاوہ برین ایسٹ انڈیا کمپنی کے لیئے شروع ایام مین یہ بات صریح اور مفید مصلحت تہی کہ وہ تا پالیٹیکل یعنی اہل ہند کے معاملات مذہبی مین دست اندازی سے قطعی احتراز اختیار کرے ایسے طریقہ عمل پر کاربند ہونا ایسی جماعت کا عین حمق ظاہر کرتا جسکی خاص غرض اہل ہند کے ساتہہ کاروبار تجارت تہی اسلیئے اون تجارون (ایسٹ انڈیا کمپنی) نے بہی جو اشیاء مادی کی خرید و فروخت کا اپنے ہاتہہ مین اجارہ رکہتے

تھے مذہبی معاملات کے آزادانہ تجارت اور غیر محدود سود دے کو فروغ
دیا۔ پس قوم کی مذہبی حکمت عملی سے کنارہ کشی کی روایت ضرب المثل
ہوگئی اور یہ اصول زمانہ دراز تک برابر قائم رکھا گیا جبکہ شاہزادگان
ہندوستان اور صوبہ داران ہند کی رعایت اور امداد کی کمپنی محتاج نہی بلکہ
اونکی اغراض اور معاملات کا تصفیہ کمپنی کے قبضہ اقتدار مین آگیا۔
ہماری قوت اور روزافزون ترقی ہوتی گئی تاہم ہملوگ جمیع مذاہب کو
جنمین مذہب عیسوی بھی شامل تھا نہایت مستحکم منصفانہ وغیر جانبداری
کی نظر سے دیکھتے رہے ہمنے کل مذہبی رسم ورواج کی نسبت اسقدر
غیر جانبداری کی کہ اوسکو بحفاظت تمام مرعی رکھا۔ ہندوستان
کے جس کسی رواج یا رسم کو مذہب سے ذرا بھی تعلق تھا اوسکو باعزاز
تمام محفوظ رکھا ہم نے صدق دل سے اوقاف مذہبی مین دست اندازی
نہین کی اور نہایت نیک نیتی سے اہل تقدس کے روزینے اور وظیفے
قائم رکھے۔ فی الحقیقت کمپنی نے اون ذمہ داریون کو بطور ودیعت
کے قبول کیا جنکے موجد اوسکے آگے کے حاکم تھے اور ہر دین وملت کے
عطیات مذہبی وخیراتی کا انصرام وانتظام اپنے ہاتھ مین لیا۔ ہم نے
ہندوؤن ومسلمانون وپارسیون کو اور نیز ملحدون ومقلدون کو
جگناتھ کے مندر کو اور اوس مسلمان کے مزار کو جو کہ کافرون کیساتھ

ہمارے ہی مقابلہ مین شہید ہوا ہو بلا رو رعایت روپیہ دیا۔ غرضکہ
حالات ہمارا یہ طریقہ جسقدر کہ دانشمندی اور عاقبت اندیشی کا تہا
اوسی قدر عام پسند بہی تہا کیونکہ کسی گورنمنٹ سابق نے مذہبی برتاو
مین ایسا کامل اعتدال مرعی نہین رکھا تہا۔ مسلمانون نے مذہبی جوش
کی امنگ مین غیر قومونپر ہمیشہ ظلم و تعدی کی۔ مرہٹہون نے اوقاف
اسلامیہ پر بہاری ٹیکس لگایا اور جبکہ سرکاری خزانہ خالی ہوا تو اونہون
نے بعض اوقات اون اوقاف کو ضبط بہی کر لیا اقل درجہ جو ایک دوسرے
کے بعد حکمران رہے اونہون نے اپنے مذہب کی خدمات کے لیئے
خاص اور کافی سامان و بندوبست کیا تہا اور دوسرے مذہب کے
لیئے شاذ و نادر۔ اور یہ طریقہ حکمران فاتح کا محض حق ہی نہین متصور ہوا بلکہ
عین فرض سمجہا گیا جو اس بات پر مبنی تہا کہ فلان مسائل مذہبی کی اشاعت
یا فلان دیوتاوُن کی ماننا کی ترقی اوس فاتح پر لازم تہی برخلاف
اسکے جن محافظ دیوتاوُن کے منانے اور خوش کرنے کی پرواہ کمپنی کو
تہی وہ ولایت ذی رتبہ و ذی اقتدار مجسم الشان تہے اور ہندوستان
مین کمپنی کے معزز افسرون کو دین عیسوی اسے کسی قسم کے پولیٹکل
تعلق رکہنے مین اسقدر احتیاط تہی کہ بعض اوقات وہ لا مذہب مشہور ہو جاتے
تہے۔ پس یہ نتیجہ ظہور مین آیا کہ گو مذہب ہنود یا اسلام کی تائید مین معقول

اوقاف وکثیر التعداد وظائف مقرر ہوتے تھے جب کبھی کہ ہندو یا مسلمان
غالب آتے تھے۔ لیکن اس عجیب نیرنگی زمانہ سے جسنے عیسائیونکو
ہندوستان مین درجہ اعلی پر پہنچا دیا مذہب عیسائیون کو کچھہ بھی فائدہ
نہ پہنچا اور یہ پہلا مرتبہ تھا کہ ہندوستان کے وسیع صوبجات کی دولت کا
انتظام ایسے حکمرانون کے ہاتھہ مین آیا جنھون نے باستثناے چند
قلیل التعداد تنخواہون کے کوئی حصہ اوس دولت کا اوس مذہب کی تائید
مین صرف کرنیکے لیئے ذرا بھی میلان خاطر ظاہر نکیا جس مذہب کے
وہ خود پیرو تھے نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ ہندوستانی عیسائیون کی حالت اور
دیگر مذہبی جماعتون کی حالت مین جنکا تواریخ مین ذکر ہے صریح اور بین
فرق ظاہر ہوا یہ فرق زیادہ تر تعجب انگیز اور مؤثر اسوجہ سے تھا کہ تمام
اختیارات مالی وملکی اون لوگون کو حاصل تھے جنکے مذہب کی تائید کے
کچھہ عطیات و وظائف نہ تھے اور لطف یہ کہ جو اقوام سلطنت سے
معزول اور مغلوب ہوگئین اونکے قبضہ مین بڑے بڑے مذہبی اوقاف
تھے سلطنت کے بڑے بڑے عہدون پر عیسائی مامور تھے جنکو کثیر التعداد
مالگزاری پر بلا کسی جوابدہی کے غیر محدود اختیار حاصل تھے الا مذہب
عیسائی ایسا ہی لاچار اور ضعیف حالت مین تھا جیسا کہ اوس اوائل زمانہ
مین جبکہ سلطنت روما کے علما و حکما کے درمیان اوسکو اپنی جان

کے لالے پڑے تھے اور جبکہ ٹرکی مین اونکے متبرک مقامات کی بابت یونانی ولاطینی پادریون کے باہم تنازع نے سلطنت اسلام کے سلطان کے پایہ تخت کو ہلا دیا تھا۔ ہندوستان مین عیسائیون کی جماعت کے اختیار مین سرکار نے اور کوئی رعایت یا ذریعہ تحفظ اس سے زیادہ نہین چھوڑا جو معمولی مجسٹریٹ کی جانب سے کسی ایسے ناچیز فرقہ پرستش کنندگان کو حاصل ہوتا ہے جنکو کسی قسم کے پولیٹکل وقعت پر دعوی نہو خلاصہ یہ ہے کہ مذہبی معاملات مین دلیرانہ گستخ جانبداری تمام ایشیائی تعصبات و نظائر کے مخالف تھی۔

جہان پر کہ مین نے ہندوستان کے عیسائیونکا ذکر کیا ہے وہان پر یہ خیال نکرنا چاہیئے کہ ہندوستانی عیسائیون سے میری مراد صرف ایسٹ انڈیا کمپنی یا اون اشخاص کے گروہ سے ہے جو انگریزون کے عہد مین یوروپ سے آکر ہندوستان مین آباد ہوئے ہین یہ بات بخوبی مشہور ہے کہ ایک شاخ ابتدائی نسٹورین چرچ کی بہت صدیون تک جنوب ہند مین خصوصاً گرد و نواح ٹراونکور مین سرسبز و شاداب رہی ہے اور گو یہ عیسائی جماعتین رومن کیتھلک لوگون کے ساتھہ تنازع اور نا اتفاقیون سے باہم کمزور ہو گیئین تاہم لا کروز صاحب جنکی تواریخ عیسائیان ہند

سنہ ۱۸۷۱ع مین شایع ہوئی تھی رقمطراز ہین کہ میرے زمانہ مین
پیشتر ہنوز گرجا عیسائی اور ایسی قدیمہ دیہات ممالک کوچین اور
ٹراونکور مین اسی فرقہ کے موجود تھے - ایبی ڈوبائی صاحب
نے اپنی شہادت مین جو اونہون نے ہوس آف کامنس مین
دی بیان کیا کہ سنہ ۱۸۹۲ع مین عیسائیان رومن کیتھلک کی تعداد
جنوبی حصہ ہند مین تخمیناً دس لاکھ سے زیادہ تھی لیکن گذشتہ اسی برس
مین مذہب عیسوی صریحاً حالت تنزل مین آتا گیا ہے" اور نسبت
اونکی حالت کے جو سنہ ۱۸۲۳ع مین تھی جس سال مین کہ ڈوبائی صاحب
نے شہادت دی صاحب موصوف یون فرماتے ہین "کہ ہندستانی
عیسائیون کی قرار واقعی ترقی اس صورت مین ہو سکتی ہے کہ اونکے
مذہبی ہادی اوس افلاس اور فقیری کی حالت سے جسمین وہ عموماً
بسر کر رہے ہین نکالے جاوین کیونکہ بیشتر اونمین سے کچھہ استطاعت
اپنی پرورش کے سواے قلیل بضاعت اپنے مفلوک متابعین
کے نہین رکھتے جو خود نہایت غریب ہین اور اونکے مذہب کے پادری
جب ایسے غریب ہوگئے کہ اپنی ضروریات کے مہیا کرنے کے واسطے
اپنے مذہبی تبرکات (سیکرمنٹ) کے بدرجہ ناگزیر لاچاری وجہالت
پاس سے ایک قسم کی تجارت کرنے لگے اور لینے تئین تجارتی

کی حالت مین ڈالدیا"۔ صاحب موصوف نے یہ تجویز کیا کہ پادری
لوگ افلاس کے مصائب سے اس طرح بچائے جاوین کہ بشپ
کی تنخواہ ساٹہہ پونڈ یعنی چھہ سو روپیہ سالانہ مقرر کردیجائے اور نیز
تنخواہ پادریون کی اسی مناسبت سے مقرر کیجاوے۔ سنہ ۱۸۳۱ء تک
ہمارے ہی قوانین نے ہندوستانی عیسائیونکو سخت سے سخت نا قابلیتونکا
پابند کیا۔ ان قوانین نے مذہبی معاملات مین اوس تعصب اور نفسانیت کو
باضابطہ اختیار کیا اور اونکا باقاعدہ اجراء کیا جو اوس وقت تک بے ترتیب
اور غیر مستقل طور پر مروج تہے۔ ہندوستانی عیسائی پیشہ وکالت و
دفاتر و محکمہ جات سرکاری سے خارج کردیئے گئے گو کہ اونکے
قطعی اخراج کا دعوی ہندوؤن یا مسلمانون نے کبھی پیش نہین کیا
اور نو مقلدان مذہب عیسائی بوجہ تبدیل کرنے اپنے اصلی مذہب کے
مستوجب بنانے اپنی جایدادہی کے تہے بلکہ اپنی عورتون اور بچون سے
بہی محروم کیئے جاتے تہے اور ظاہرا اون سے مثل کمبخت خارج شدہ
لوگون کے عموماً برتاؤ کیا جاتا تہا جنکے ساتہہ کوئی شخص کسی قسم کی
اعانت کرنے کے لیئے تکلیف اوٹہانے کی ضرورت نہین سمجہتا۔ گورنمنٹ
برطانیہ نے اپنے خاص ملازمین کے لیئے چند پادری مقرر کیئے تہے
لیکن مغربی ہندوستان مین ان پادریون کی سنہ ۱۸۱۴ء تک جس

سال مین کہ کلکتہ کے لاٹ پادری کا عہدہ قائم ہوا ایسی خراب حالت
تہی کہ وہ ہماری قدیمی تذلیل "کے باعث بیان کیئے گیئے۔ برسون تک
ہمارے عہد حکومت مین احاطہ بمبئی مین صرف ایک انگریزی گرجا تہا جو
سنہ ۱۷۱۸ع مین بمبئی مین تعمیر ہوا اور سو برس بعد ہندوستان کے کل
پروٹسٹنٹون کے لیئے ایک بشپ اور تین چیپلین کل احاطہ بنگال کے
لیئے اور ایک اسکاچ پادری (ایک ایسی کفایت شعاری کی اعانت جسپر انہوں
کثیر اسکاچ ہندوستانمین دل بہرا قانع رہا) ہر ایک پریسیڈنسی کے
لیئے مقرر ہوئے۔ لوکل گورنمنٹون کو بہی بمشکل تمام اجازت تعمیر کرنے
"چند کم قیمت گرجون کے" ملی لیکن یہ کہا گیا کہ مذہب رومن کیتہلک
کے پیرؤون نے سرکاری خزانہ کی امداد کے بغیر اپنے گرجے بنائے
اور سرکاری مالگذاری کی بچت کرنے کی وجہ سے فرقہ پروٹسٹنٹ کے
مقلدون کو شرما دیا۔ یہ صاف ظاہر نہین ہے کہ اون عیسائی جماعتو
کی کسی قسم کی اعانت یا امداد زر کی گئی جو کہ ملک ہندوستان کے
باشندہ تہین سنہ ۱۸۳۲ع مین اونکی نسبت یہ بیان کیا گیا کہ "وہ افسوس
کے قابل ضعف اعتقاد اور ذلت کی حالت مین تہین" خصوصاً جزیرہ
سالسٹ مین جو بمبئی کے قریب ہے اور سنہ ۱۷۷۴ع سے دولت برطانیہ کے
قبضہ اقتدار مین تہا لیکن اپنے زمانہ مین ہندوؤن اور مسلمانون کے

معابد اور مذہبی مراسم کا نہایت احتیاط اور ادب کے ساتھ لحاظ کیا
جاتا تہا تاکہ اونکی ایسی ہی توقیر ہو جیسی کہ ہندوستانیون کے
حکومت مین ہوتی تہی - مندرون اور مورتون کے فوجی اور ملکی رسوم
واعزاز حسب معمول ادا کیئے جاتے تہے حسب دستور قدیم ضلع کے
مجسٹریٹ ایک مشہور مورت کی رتہہ کے کہینچنے کے لیئے بیگار پکڑتے
تہے اور اس عام بیگار مین عیسائیون کو بہی بری کرنے سے انکار
کرتے تہے ہم یعنی انگریز جایداد موقوفہ کا انتظام کرتے تہے اور
اونکا منافع خالص پوجاریون یا ستویون کے حوالہ کرتے تہے
غرضکہ اس انتظام کے جزویات تک مین ہمارا دخل تہا آمدنی و خرچ کا
انتظام کرتے تہے عمارتون کی مرمت کرتے تہے اور رتہون اور
مورتون کو درست رکہتے تہے اونکے ملازمون کو مقرر کرتے تہے اور
تمام اشیا کو مہیا کرتے جنکی مندرون کے خرچ کے لیئے ضرورت ہوتی
تہی - بہرحال یہ تمام امور صرف ظاہری برتاو سے متعلق تہے جنسے
کچہہ نقصان نہتا اور جنکو انتظام ملکی اسی طور سے تسلیم کرتے تہے
جس طرح کہ قانون کی عدالتین بت پرستی کے مراسم کی سماعت اور
تصفیہ کرتی ہین لیکن علاوہ اسکے اور متعصبانہ دستور تہے جو عیسائی
اخلاق اور تہذیب کے ابتدائی اصول کے موافق بہی طور سے

قابل اعتراض تہے لیکن اونکی نیت کی وجہ سے مذہبی رائے کے لحاظ سے معمولی قانون تعزیری کے احاطہ سے خارج کیے گیے تہے۔ عرصہ دراز تک ان دستورات مین دست اندازی کرنے مین ایسٹ انڈیا کمپنی پس وپیش کرتی رہی اور یہ احتراز مسئلہ ٹالریشن کے اوس منزل کے موافق تہا جسپر ہماری گورنمنٹ اوسوقت پہنچی تہی کیونکہ جبتک کہ ایک جداگانہ فرقہ یا گروہ کے قوانین اوسکے مذہب پر مبنی اور منحصر ہوتے ہین اوسوقت اوس فرقہ یا گروہ کے قوانین بجاے ملکی ہونے کے شخصی ہوتے ہین سوسایٹی کی ایسی حالت مین گورنمنٹ عموماً کسی ایسے فعل مین جو اوس شخص کے پیدایشی مذہب کے موافق روا ہو دست اندازی کرنے سے باز رہتی ہے۔ الا اوس صورت مین نہین جب کہ اوس فعل سے خود سلطنت کو خطرہ ہو۔ اور مختلف زور آور قومون یا قومی مذہبی گروہون کے محتاط حکمرانون مین ان اصولون کا پسند کیا جانا تمام دنیا بہر مین دو وجوہ یعنی کمزوری اور حکیمانہ غیر جانبداری پر مبنی ہے۔

بہرحال لوان یوروپین سردارون نے (یعنی افسرون نے) جو یوروپ کی ہدایت کے موافق ہندوستان مین حکمرانی کرتے تہے جلد یہ بات دریافت کرلی (اور بعض متنفسون کے لیے یہ جرأت اور ملکی دوراندیشی

کی بات تھی کہ متحمل اور غیر متعصب گورنمنٹ کے معنی کی نسبت یہ پہلا
وقیانوسی خیال غیر کافی اور نا مکمل تھا تب وہ پیچیدہ سوال پیدا ہوا
جسکی وجہ سے تمام عیسائیون کو مختلف صورتون اور درجون مین اوس
وقت سے دقت پیش آئی ہے جب سے ہم نے غیر متحمل اور تعصب آمیز
اپنے پرانے قاعدے اور سیدہے سادہے طریقہ کو چھوڑ دیا ہے اور
جسکی وجہ سے لندن اسکول بورڈ کو بھی اصولون کے مباحثے کے
اوائل مین تکلیف ہوئی تھی وہ سوال یہ ہے "اوس چیز کی نسبت روا
رکھنے کا برتاو ہمپر کہانتک لازم ہے جسکے بطلان کی نسبت ہمکو
یقین واثق ہے" وہ نہایت استثنائی صورتین جو پروفیسر ہکسلی نے
انتظامی نہلیزم کے لغو ثابت کرنے کے لیے فرضاً پیش کی تھین بطور
اصلی واقعات کے ہندوستان کے حکمرانون کے سامنے پیش آئین
جنکو کہ واقعی طور سے یہ فیصلہ کرنا پڑتا تھا کہ آیا دیوی اشطورت کی
پرستش روا رکھی جاوے اور اون مذہبی دستورات کے جاری رکھنے
کی اجازت دیجاوے جو ٹھگی سے کچھ کم وحشیانہ نتھے - یہانتک
قبل کہ ۱۷۹۲ء مین مسٹر گرانٹ نے اپنی کتاب موسومہ ایشیائی سوسائٹی
کی حالت کے ریویو مین گورنمنٹ سے یہ سوال کیا کہ کیا طریقہ ہنود کے
تمام عیوب و گناہونکا قائم رکھنا ہمپر فرض ہے کیا ہم مذہب ہنود

ہر چند اب اصول اور رسم کے محافظ اور ولی بنگئے ہین" تاہم بتدریج
گورنمنٹ کو اسقدر ہمت ہوئی کہ ان سوالون کا جواب صاف نفی مین
دیوے لارڈ ولسلی کے عہد مین جانورون کو کھلا دینے کی غرض سے
بچون اور بڈھے والدینون کو جنگل مین چھوڑ دینے کی یا ہوگلی مین ڈوبکر
مرجانے کی مکروہ رسم خلاف قانون قرار دیگئی اور جبر و فریب کی خبیث
کارروائی سے بیواؤن کو آگ مین ڈالدینے کی رسم ۱۸۲۹ع تک روا
رہی جبکہ لارڈ ولیم بنٹنک نے کچھ پس و پیش اور بہت سے عذرات
کے بعد اسکو بھی خلاف قانون قرار دیا - یہ اور نیز اسی قسم کی خاندانی
رسوم مثلاً (غلامی اور خودکشی وغیرہ) بتدریج اسوجہ سے ناجائز قرار
دیگئین کہ تمام دنیا مین ہر دنیوی قانون اور اخلاق کا طریقہ ان غلطیون
[illegible] راے [illegible] ہے اور یہ کہ [illegible]
[illegible] کسی قسم کے پولس کی پابندی ضرور ہے گو یہ خلائق کے
[illegible] کے لیے ہی کیون نہو یہانتک تو گورنمنٹ [illegible]
[illegible] اور مسلمانون نے [illegible]
[illegible]

مین دست اندازی کرنیکا مسئلہ اسوجہ سے ملتوی رکھا گیا کہ وہ زیادہ
حکیمانہ اور کمتر ضروری تھا۔

باوجودیکہ ہر مذہب کے روا رکھنے کا دم بھرنے مین ہم بہت ساعی
تھے تاہم اصلی مذہبی مشکلات ہمارے چارون طرف جمع ہو رہی تھین۔
ہمکو جہازرانی سلطنت مین وہ پیچیدگیان جلد پیش آنے لگین جنکے
چکر مین اوسوقت سے ایسی ایک گورنمنٹ پڑی تھی جسپر اوسکے رشتہ
مین عوام الناس کی رائے کی ایسی دو مختلف دھارونکا کم وبیش اثر
پڑتا ہے جو معاً مغرب اور مشرق سے آتی ہین اور جو اوتنی ہی قوت
پکڑتی جاتی ہین (گو اونکی قوت کا تناسب بدلتا رہتا ہے) جتناکہ ہمارے
سفر کا فاصلہ زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ مغربی ریلا جسکا اثر ابتک بہت کم
معلوم ہوا تھا اب بہت زور کرنے لگا اور معاً یہ خیال پیدا ہوا کہ علاوہ
اہمدیاتون کے مذہب عیسائی کی نسبت بھی عام رعایت مرعی رکھنی
چاہیئے۔ اور یہ کہ ایک ایسے طریقہ کی نسبت اقل درجہ یہ تو کہا جاسکتا ہے
کہ اوسمین کثرت رائے کی پابندی کا حد سے زیادہ لحاظ کیا جاتا ہے
چنانچہ وہ طریقہ یہ روا رکھے کہ ہندو دیوتون کی رتھ کے کھینچنے سے
انکار کرنیکی وجہ سے ہندوستانی عیسائیون کو سزا ملے تازیانہ
عام طور پر [illegible] ہے اور ان دیوتون کے خرچ کیلئے عیسائی [illegible]

ٹکس لگایا جائے اور عیسائیون پر سخت ناقابلیتین عائد کیجائین پس
سنہ ۱۸۳۲ء مین گورنمنٹ نے یہانتک کارروائی کی کہ ایک قانون نافذ
کیا جسنے اون شخصون کو جو اپنا مذہب تبدیل کردین اور جو تبدیل مذہب
کی وجہ سے محروم الارث ہوجاتے تھے نقصان جایداد سے محفوظ
کیا یہ قانون عام تہا گو کہ اوسکا مقصد خاص نو عیسائیون کی دستگیری
تہی تاہم ہندؤن نے فی الواقع اوس قانون کے خلاف یہ غل مچایا کہ
اس قانون کا نفاذ اوس بیطرفداری کے صریح خلاف تہا جسکا اظہار
گورنمنٹ اسقدر احتیاط سے کرتی تہی گو یہ بات مشہور ہے کہ مسلمان
اپنے عہد حکومت مین نو مسلمون کو صرف نقصان ہی سے محفوظ نہین
رکہتے تہے بلکہ اونکو انعام واکرام بہی دیتے تہے پہر نہج اسوقت سے
انگریزون کی اوس مذہبی راے کے دباؤ کا اثر ہماری انتظامی حکمت
عملی پر صاف طور سے پڑنے لگا جسکے بیشتر منتظم اور ہادی پادریون کے
جلسون کی روزافزون ترقی پذیر قوت تہی عیسائیون اور نیز ہندوون اور
مسلمانونکے مذہبی عقائد معرض بحث مین آئے اور غیر طور سے ظاہر
کیئے گئے تہے اور بعض اوقات ان مخالف ہواؤن کے جہوکون سے
عجیب اختلافات پیدا ہوئے مثلاً سنہ ۱۸۵۰ء مین گورنمنٹ نے سب
سے اول اوس عام اصول کی مرمت کی خواہش ظاہر کی (جو اوس مذہبی تفرقہ

سے متعلق ہے جسکے حال کے انتظام کی نسبت ڈاکٹر ہنٹر کی راے
مین ہمپر دیدہ و دانستہ بد نظمی و تغلب" کا الزام لگایا گیا ہے) ایک معمولی
حکم کلکتہ کے بورڈ آف ریونیو کے پاس اس غرض سے بہیجا گیا کہ اس
امام باڑہ کی مرمت کے لیئے ٹہیکہ کی درخواستین طلب کیجاوین اس
حکم پر ایک ممبر نے یہ راے تحریر کی" مجکو نہایت رنج ہے کہ گورنمنٹ
ایسے احکام بہیجتی ہے جنکی تعمیل مین اپنی روح کو بغیر صدمہ پہنچائے نہین
کر سکتا۔ مین ادب لیکن نہایت سچائی کے ساتہہ ملتجی ہون کہ مجہسے
ایک ایسے معابد کے قائم رکہنے اور سجانے کا ذریعہ بننے کی خواہش
نہ کیجاوے جسمین وہ طریقہ پرستش مرعی ہے جسکو مین صدق دل سے
سچے خدا کی عبادت کا طریقہ خیال نہین کرتا مین یہ جانتا ہون کہ یہ کام
نہایت آسانی سے تعمیل ہو سکتا ہے جسکے کرنے کی مجہے ہدایت ہوئی
ہے اور یہی کہ غالبا اسمین بورڈ کو نہایت ہی کم دست اندازی کی ضرورت
ہوگی لیکن یہ کمی اور بیشی وقت کی بحث نہین ہے میرا اعتراض تو اصول
پر ہے میری راے مین اوس راہ مین دیدہ و دانستہ ایک قدم رکہنا جو
حق کے مخالف ہو ایک جرم کبیرہ ہے"۔ یہ اقتباس اون مشکل حالتون
کی ایک نظیر ہے جسمین گورنمنٹ بعض اوقات اپنے تئین پاتی تہی لیکن
جانب تو ابتک مسلم فرض تہا کہ ہم حسب دستور و رواج [illegible]

سابق اور توقعات رعایا کے اس ملک کے بڑے مذہبی اوقاف کی عزت کرینا اور برقرار رکہین اور نیز خلیج طوفان خیز جسمین ہم ایسے فرض کی نسبت سریح غفلت کرنے کی وجہ سے غالباً گر پڑتے۔ دوسری جانب نیچے عیسائیون کا گرمجوش اور روز افزون فرقہ تہا جو روز یہ شور ڈالتا تہا کہ جہوٹے مذہبون کی کسی قسم کی اعانت شیطان کے ساتھہ سازش اور سچے مذہب کے برخلاف جرم ہے اور یہ کہ ایسے معاملہ مین اونکے وسوسے بہی اوسی قدر قابل لحاظ تہے جیسے کہ خیالات خام ہندوؤن کے یا سخت تنفر اونکا ہمارے مسلمانون کی جانب سے ہوا کرتا ہے اور یہ کہ اب عیسائیون سے یہ توقع کی جاوے کہ وہ ضمناً یا بطور استعارہ کے بہی جگناتہہ کا رتہہ کہینچین اور یہ کہ جب ایک عیسائی گرجا بے مرمت ہو تو اوسکے ڈہا دینے کا حکم جاری کیا گیا اور مسجدون کی تعمیر کے واسطے ہوشیار معمار مقرر کیے گیے اور یہ کہ اس قسم کی حکمت عملی سے ہندوستانیون کی نگاہون مین ہماری بزدلی ثابت ہوتی تہی۔ زمانہ حال مین اس ضغطہ مین سے نکلجانیکے لیے صرف ایک راہ ہے جسکو ہمیشہ وہ گورنمنٹین اختیار کرتی ہین جو ہمسایہ اور رقیب فریقون سے چارون طرف گہر جاتے اور آگے پیچہے ڈہکیلی جاتی ہین یعنی یہ کہ اپنی گورنمنٹ تمام مذہبی معاملات سے دور ہٹا لے گئے اور مذہبی انتظام کے محفوظ بندرگاہ مین لنگر ڈالے

اور وہ جماعتین جنکے پاس دولت وقوت نہین ہے قدرتی طور سے یہ خواہش
کرتی ہین کہ گورنمنٹ کو ایسے ہی نالے مین کہدیتے دہن کیونکہ اون کو
اس سے زیادہ عمدہ سودے پر مجبور کرنے کی امید نہین ہوتی ہے۔
وہ یہ تو امید کرہی نہین سکتین کہ اونکے لیئے مذہبی ہادیون کی جماعت
وگرجا سرکاری خزانہ کے امداد سے گورنمنٹ قائم کریگی کیونکہ وہ یقیناً ایسی
جماعتون کے تقرر کی مخالفت بالاصول کرتے ہین لیکن وہ یہ درخواست
کرسکتی ہین کہ مذہبی ہادیون کی جماعت وگرجے کے شاہی خزانہ سے
امداد کرنے سے گورنمنٹ باز رہے اگرچہ اونکے اوقاف قطعی طور پر ضبط
نہین کرسکتی ۔ وہ منطقی طور سے یہ تجویز نہین کرسکتین کہ ہمارا لیول اونچا
کردیا جاوے لیکن وہ معقول طور سے موجودہ مذہبی ہادیون کی جماعتون
کے لیول گھٹا دینے کے لیئے واویلا کرسکتی ہین۔ اور زمانہ حال کی گورنمنٹ
کی بے طرفداری اور خالص بیجانبداری کا دم بھرنے سے یہ دعوی پیدا
ہوتا ہے کہ اوسکا یہ اصول سب کے واسطے یکسان طور پر کام مین لایا جاوے
یہ حل اس مشکل کا جو انگلستان مین امید اور توقع سے پر ہے خوبی
تقدیر سے ہندوستان مین کسی قدر پیش از وقت ہے کیونکہ ہندوستان
کے مراسم اور وہان کی رعایا کے تعصبات کی وجہ سے اس اصول کا
کسی قدر انوکھا رنگ نظر آتا ہے کہ کسی خاص مذہبی رائے کے

اظہار یا تائید سے گورنمنٹ قطعی احتراز کرے ہمسے پیشتر کی گورنمنٹون کو
اس خاص قسم کی مشکل سے اقل درجہ آزادی تھی کیونکہ مذہبی حکمت عملی
اوس قدیم نمونہ پر تھی کہ جو کچھ کیا جاوے وہ اپنے ہی مذہب کے واسطے
اور غیر مذاہب (سواے اون صورتون کے جبکہ وقتاً فوقتاً مذہبی جہاد کا
جوش ظاہر ہوتا تھا) علیحدہ چھوڑ دیجاوین۔ لیکن پادری انگریزی گورنمنٹ
سے عاجزی سے یہ کہتے تھے "ہم آپ سے یہ خواہش نہین کرتے کہ آپ
مذہب عیسوی کی تائید کرین۔ اگر آپ موافق ہمارے خیال کے لامذہب
بنتے ہین تو اپنے اصول پر قائم رہیے۔ اور کسی اَور مذہب کے مختار یا منتظم
نہ بنیے"۔ ان مختلف وجوہات سے ہماری گورنمنٹ نے ہندوستان مین
وہی بات اختیار کی جو ہر حکمران جماعت ایسی حالت مین آخر کار اختیار
کرتی یعنی گورنمنٹ نے مذہبی وقفون سے صریح تعلق قطع کرنیکا ارادہ
کر لیا اور یہ توقع کی کہ اس سے تمام فریق خوش ہونگے اور گورنمنٹ
مذہبی نزاع کے جھگڑون سے علیحدہ رہیگی اس قطع تعلق کے اصول کی
پابندی ہندوستان کی گورنمنٹ پہ انگلستان کی گورنمنٹ نے عائد کی
اُسکو تک آنرالڈ کرکی رائے ہین "یہ اصول ایک عیسائی گورنمنٹ کی حیثیت اور
اور اُسکے عیسائی افسرون کے مذہبی خیالات کے مطابق تھا"۔ اور
۱۸۳۳ء مین ہندوستان کی کونسل نے ولایت کو یہ رپورٹ بھیجی کہ ضرور ہی

تدابیر زیر تعمیل ہین جنکو کورٹ آف ڈائرکٹرس۔ نے بالکل پسند لیا۔
لیکن ہندوستان کی مختلف مذہبی جماعتون کی ایسی وسیع
مقبوضات کا جو شاید نسلاً بعد نسل مختلف گورنمنٹون کے خاص اور
قومی اہتمام مین تھے ذمہ دار مہتمم یا متولیون کو سپرد کرنا ایک
کارروائی بڑی اور سنجیدہ معاملون سے یہ تھی اور اوس کے
عملدرآمد مین بہت سی دقتین اور بہت سا توقف حائل تہا ایسے
بہت سے وقفون کے مہتمم وسرپنچ نتھے اور جبکہ سرپنچ ملے وہ
بعض اوقات ناقابل یا اعتبار کے لائق نتھے۔ بہت سی جایداد
اراضی کے انتقال کی ضرورت تہی اور اونکے مالکون کا آسانی
سے پتہ ہی نہ لگ سکتا تہا اور علاوہ اسکے کاشتکارون کے
حقوق کی حفاظت ضرور تہی۔ مذہبی فنڈون کا کثیر التعداد زر توفیر
سرکاری خزانون مین جمع تہا اور اسقدر بڑی تعداد کا نقد روپیہ
مندرون یا مسجدون کے حوالہ کرنا گویا ایسا اوقات پاک اور فقیرانہ
جماعتون کو فضول خرچی اور عیاشی پر مجبور کرنا تہا۔ کیونکہ اونکو اسقدر
روپیہ کا کسی نفع کے کام مین لگانے کا سلیقہ نتہا اور نہ کوئی ایسے
جائز مقاصد تھے کہ جنپر اسقدر روپیہ کا یک خرچ کرڈالا جاسے
یہ حال گورنمنٹ مستقل رہی اور اوسوقت تک برابر کوشش لگی

تھی جبتک کہ تمام سلطنت کے اضلاع کے افسرون کی جانفشانی کی اور مقامی واقفیت کی وجہ سے اراضی وقف اور وظیفونکا بندوبست اور شخصی اہتمام یا جماعت کے سپرد کرنے کی تدابیر کم وبیش خاطرخواہ تکمیل پا گئین۔

تاہم گورنمنٹ کو جلد معلوم ہو گیا کہ ان تدابیر سے سب فریقون کی مذہبی خواہشون کی تشفی حاصل ہوئی اور نہ گورنمنٹ اپنی مذہبی ذمہ داریونکو جدا کرنے کے قابل ہوئی کیونکہ ہندوستانی رعایا کے چند گروہون نے دونون ہندو مسلمانو ن مین سے یہ شکایت شروع کی کہ انگریزی گورنمنٹ نے اس ملک کے وقفون کے اہتمام کے انکار کرنے سے اپنا ایک ضروری فرض حکومت ترک کر دیا کیونکہ ہندوستانی حکمرانون کے زمانہ قدیم سے دستور کے موافق یہ ذمہ لازمی تھی کہ وہ جائداد وقف کا اہتمام کرین اور یہ کہ علاوہ سرکار کے اور کوئی محافظ یا امین نہین مل سکتا جو ایسا معتبر اور نیز قابل اعتبار بھی ہو۔ اور یہ کہ حقیقت کی نسبت بہت ابتری اور سرمایہ کے استعمال کے یا اراضی کے حقوق کے بارے مین متواتر جھگڑے ہوتے اور گورنمنٹ نے لاپروائی سے اور استغراض سے کام لیکر حاکمون کی تائید سے عیسائی مذہب تباہ ہو جائینگے [illegible] کو [illegible] کے سپرد کیا جانے لگے

که اپنے قدیم حق اور اپنے صاف فرض کے موافق اوسکا خود فیصلہ
کردیتی اس درمیان مین وہ فریق جنکی رایون کو عیسائی پادری پیش
کرتے تھے اپنے فائدے کو دوسری طرف سے پکا کر رہے تھے۔
اب گورنمنٹ نے یہ ارادہ کرلیا تھا کہ وہ جھوٹے مذاہب کی عمارتون
یا غیر عیسائی تعصبات کی ایجنٹ اور افسر نہ بنیگی۔ لیکن ابتک سالانہ
رقوم کثیر (جو ہمسے انگریزون سے پیشتر کے حکام کی عطیات تھی) مورتون اور بتستون
یا کافرون کی رسمون کی تائید مین سرکاری خزانہ سے برابر ملتی رہی پس
اونھون نے آنریبل کمپنی کو التجا کے ساتھہ یہ یاد دلائی کہ بت پرستی
صرف بنی نوع انسان کے حق مین زہر ہی نہین ہے بلکہ اوسکی
صریحاً یا ضمناً تائید یا امداد خدا کے کلام مین خدا کے برخلاف ایک
سخت جرم ٹھہرایا گیا ہے" وہ بڑا مقدمہ نظیراً جسپر فریقین نے
صبر کیا اور جسمین گورنمنٹ کی کارروائی پر ہندو اور عیسائی نہایت
بے طرفداری سے اعتراض کرتے تھے جگناتھہ کے مشہور مندر کا
مقدمہ تھا کیونکہ صوبہ کٹک کے (جسمین کہ یہ مندر واقع ہے) الحاق
کے وقت جگناتھہ کی حفاظت کا برٹش فاتحون نے اقرار صالح کیا تھا
اور اس وعدہ کے ایفا کے واسطے برہمنون کو بذریعہ حوالہ کرنے
محاصل چند قطعات اراضی کے ایک سالانہ رقم کثیر دیجاتی تھی سنہ ۱۸۰۹ع

ہین یہ تجویز کی گئی کہ بالعوض اسکے کچھہ اراضی بطور عطیہ دوامی کے اونکو دیجاوے۔ اس تجویز پر بنگال کے ایک اعلیٰ افسر نے یہ ''بینیٹ رایے'' لکھا کہ یہ صرف اون عیسائیون کی چال تھی جو براے نام عیسائی تھے اور حقیقت مین ہندوؤن کو خوش کرنا چاہتے تھے لیکن اسکے ساتھہ ہی اپنے تئین عیسائیون کی لعنت ملامت سے اس طور پر محفوظ رکھنا چاہتے تھے کہ دوامی وقف کے حیلہ سے اپنی نذر سورت کو چڑھائین بجاے اسکے کہ سالانہ رقم ادا کرنے کی ذلت اوٹھائین" لیکن آخر کو اس تجویز کی یہ بیہودہ صورت قائم نہ ہی کیونکہ کچھہ اراضی متعلقہ مندر بطور امانت ایک موروثی متولی کے سپرد کی گئی لیکن کورٹ آف ڈائرکٹرز نے منع کر بھیجا کہ بڑے تہوارون مین پولس انتظام کے لئے مندر کے اندر تعینات نہ کئے جاوین اور ساتھہ ہی اسکے پادری ہماری بدقسمت گورنمنٹ پہ یہ الزام لگاتے تھے کہ وہ " ہندو بت پرستی کی نہایت خراب صورتون" کو ترقی دیتی ہے اور ایک بڑے بت پرست عملہ کی امداد کرتی ہے جس سے دماغی اور اخلاقی خرابیان ہمیشہ کے واسطے جڑ پکڑتی ہین" غرضکہ ہائی کرسچن فرقہ کو اس لیے تشفی نہوئی کہ گورنمنٹ مذہبی سرمایون کی نگرانی سے کنارہ کش ہو گئی ہے۔ اوسکی اب یہ خواہش تھی کہ یہ روزینے بھی مسدود کر دیے جائین

(لیکن یہ نہین کہ اونکے علاقے ضبط کر لیئے جاوین) اور جب یہ تجویز کی گئی کہ عطیہ اراضیات کے ذریعے سے اوقات معینہ پر روپیہ تقسیم کرنے کی بدنامی سے گورنمنٹ بچی تو اونہون نے یہ طعنہ دینا شروع کیا کہ اس سے تو ایسی خرابی قائم رہتی اور جڑ پکڑتی ہے جو جڑ پیڑ سے اوکھاڑ ڈالنی چاہیئے۔ اسی وقت مین بہت سے ہندوستانی یہ غل مچاتے تھے کہ گورنمنٹ اپنے فرائض سے جھجکتی ہے ہمارے مذہبی اوقاف کی نگرانی سے انکار کیا کرتی ہے گویا اونکو ابتری مین ڈالی دیتی ہے۔ غیر کافی وجوہات کی بناپر معمولی عطیات کے کم کرنے سے ہمارے اوقاف کو مفلس بناتی ہے اور حقوق اور مرافق کی پوری پوری تحقیقات کے حیلہ سے ہمارے اوقاف مذہبی کو ضبط کرتی ہے کیونکہ اسلک کی ایکویٹی اور کامن لا (یعنی انصاف اور عام قانون) کے موافق اب اوقاف کے حقوق کی نسبت ایسی تحقیقات نہین ہو سکتی ہے۔

بعد ازان مذہبی ناقابلیتون کی بحث کی وجہ سے اسی قسم کے متناقض اعتراض گورنمنٹ کی مکمل بے طرفداری کی خلاف ورزی پر ہونے لگے۔ احاطہ مدراس مین جہان ہندوستانی عیسائی کثرت سے تھے ۱۸۳۰ع تک وہ پیشہ وکالت وعہدہ ہاے عدالتی اور فوجی خدمات سے قانوناً محروم تھے بلکہ اوسکے اندرونی حصون مین وہ لوگ

شرع محمدی سے پابند کیے گیے تھے اور تمام ہندوستان مین اونکے
دیوانی کے حقوق کی تصریح کسی مجموعہ مین تھی - آیرلینڈ اور ہندوستان
دونون ملکونمین حکمرانون کے ہم مذہبون کی تعداد کم تھی لیکن ان
دونون صورتونمین مشابہت فقط یہین تک تھی کیونکہ فرق یہ تہا کہ
آیرلینڈمین تمام ملک کے محاصل فاتح قوم کے مذہب کی اعانت مین
خرچ ہوسکتے تھے اور رعایا پر جو تعداد مین زیادہ تھی تمام مذہبی
ناقابلیتین عائد کیجاتی تہین - ہندوستان مین ہم اپنی رعایا کے
کثیر حصہ کو اس ذریعہ سے خوش کرنا چاہتے تھے کہ تمام ملکی ناقابلیتین
رعایا کے اوس حصہ پر عائد کی گئین جو فاتحون کا ہم مذہب تہا یعنی
ہندوستانی عیسائیون پر) ۱۸۳۲ع مین بنگال مین ایک قانون نافذ
ہوا جسنے تبدیل مذہب کی وجہ سے جایداد کے نقصان کی حفاظت
کی لیکن ۱۸۴۵ع مین بمبئی کے بشپ نے یہ امر پیش کیا کہ اوسکے
ڈایوسس کے ہندوستانی عیسائیون کی عدالتہاے انگریزی
صرف اسقدر حفاظت کرتی تہین کہ اونکی ذات پر کوئی صدمہ نہین پہنچتا
لیکن بمبئی کے قوانین کے موافق نوعیسائی کو کچہہ اور حقوق حاصل
نتھے - اس درخواست پر بعد غور کامل گورنمنٹ نے ۱۸۵۰ع مین
ایک مسودہ قانون بنایا جس سے تمام ہندوستان کے وہ قوانین

ومراسم منسوخ کیئے گیے جنکی وجہ سے تبدیل مذہب یا ذات سے خارج ہونیکے باعث تبدیل کرنے والے کے تمام حقوق اور جایداد زائل ہوجاتے تھے اس قانون کے برخلاف ہندو مسلمانون نے معا درخواستین بھیجین جسمین یہ بیان کیا گیا کہ تمام ہندو رعایا اس قانونکو خوف وحیرت کی نظر سے دیکھ رہی ہے" اور یہ کہ اس قانون کا صاف منشا مذہب ہنود کی بیخکنی اور ضمنی طور پر بدعت وظلم کا اجرا کرنا تھا اور حسب معمول درخواست لکھنے والون نے ادب سے پوچھا کہ کیا یہی گورنمنٹ کمپنی کا اصول غیر جانبداری ہے" لارڈ ڈلہوزی (جو یہ سمجھتے تھے کہ سخت الفاظ اونکے ایجاد کیئے ہوئے ایسے عجیب چلن کے سکے ہین کہ جو اورون کو دینے کے لیئے کھرے لیکن اورون سے لینے کے لیئے کھوٹے تھے) اس اصلاح کو بھی اپنے معمولی ڈہنگ کارروائی کے ساتھ عمل مین لائے لیکن گورنمنٹ تسپر بھی بہ نسبت پہلے کے اوس بندرگاہ کے قریب تر نہ پہنچی جہان کہ مذہبی ہواؤن اور موجون سے محفوظ رہے اور ناقابلیتون کی نسبت شکایت ہر طور پر رفع نہوئی کیونکہ کرنل ملسویس نے نہایت متانت سے اس شکایت کو اون شکایتون کی فہرست مین مین درج کیا ہے جنکو مسلمان آجتک ناراضگی کے ساتھ دلمین رکھے ہوئے ہین۔

بچا سکے کہ اونھون نے ساکن اور غیر مواج پانی مین پہنچائی ہو

لارڈ ڈلہوزی اپنی کشتی کو طوفان عظیم کے کنارے پر چھوڑ کر چلے گیے۔

مذہب عیسوی کا گورنمنٹ کی جانب سے بتدریج روا رکھا جانا اور ہندوستان کے مسلّم مذہبون کے زمرہ مین اوسکا داخل ہونا دین عیسوی کے پورے پورے مقلدون کی بیباک رعایت اور مغربی راے کی اوٹھتی ہوئی موج کے زور سے سرکاری جہاز کی روانی کا جھکاو اونکی طرف -

ان تمام اسباب کے اجتماع سے نازک مزاج ہندو مسلمانون کی جماعتونکو اپنی اغراض کے بارہ مین خدشہ پیدا ہوا - اونھون نے دیکھا کہ اونکے عقائد کے قدیم اور غیر مشترکہ و غیر متنازعہ حقوق زائل ہوئے جاتے ہین اور وہ صاف طور پر یہ نتیجہ نکالنے لگے کہ اونکے عیسائی کرنے کی غرض سے گورنمنٹ اونکے مذہبون کی عمارتون کے تلے سرنگ لگاتی ہی - خیالات ۱۸۵۷ء کے بلوہ و بغاوت کی بڑی شعلہ فشانی سے پہلے چارون طرف پھیلے ہوئے تھے اور اونھون نے ہندوستانیون کے مزاجون کو اشتعال دینے مین بہت مدد دی - چنگاری سلگتے ہی تمام ملک بھر مین باغیون اور مفسدون نے یہ غل مچا دیا کہ ہمارے مذہب خطرے مین ہین اور اس غل کو دور دور تک لوگون نے سچا سمجھا - اون تمام اشتہارون مین جو لکھنؤ اور دہلی سے جاری [illegible] تھے یہ اشارہ کیا گیا کہ ہندوستان کے

مذاہب کے برخلاف انگریز خلاف انصاف چالین کھیل رہے ہین۔
یہانتک کہ وہ ہندوستانی جبکہ دیہا پہانسی لگنے والی ہوتی تہی دین عیسوی
قبول کرنے کی استدعا کرتے تہے تاکہ اونکی جان بچ جاوے۔ اور اپنی
درخواست کے نامنظور ہونے پر متحیر ہوتے تہے۔ مذہبی غیرجانبداری کے
معاملہ پر اس خونریز بلوہ کا قدرتی اثر ہوا جس طرح ہے کہ جلتے ہوئے
کانٹون سے آخرکار بڑے درختون مین بہی آگ لگجاتی ہے اوسی طرح
ہندوستان کے مذہبی جوش کے ظالمانہ اظہار نے اوس پرانے فرقہ
پیورٹینون کی بے اعتدالی کو نہایت خطرناک طریقہ سے پہر روشن کیا
جو بیشتر انگریزون اور اسکاٹ لینڈ کے رہنے والون کے دلون مین
ایک خفیہ طور پر چہپی ہوئی تہی۔ اور جبکہ ہندوستانی یہ غل مچاتے تہے
کہ ایک دغاباز گورنمنٹ اونکو مذہب عیسوی مین پہنساتے ہوئے پکڑی
گئی انگریز پادری نتیجے یہ کہتے پہرتے تہے کہ ہمارے خدا کا قہر ہمارے
اون حکمرانون کی وجہ سے قوم پر نازل ہوا ہے جو اپنے مذہب سے
انکار اور اوسکی تذلیل کرتے ہین۔ یہ سچ ہے کہ تنگ مزاج مسلمانون
نے جہاد کا فتویٰ دیا تہا۔ لیکن اوسکے ساتہہ ہی یہ بہی یاد رکہنا چاہیئے
کہ عیسائی پادریون کے ایک فرقہ مین اوسی خمیر کا تیز ذائقہ پایا جاتا ہے
جسکے سبب سے مسلمانون کے تعصب مین وہ جوش آیا ہے جسکو بعض لوگ

اسلام کی خاص ہیبت ناک ممیز علامت خیال کرتے ہین یعنی یہ کہ
۱۸۵۵ء مین پادریون کی مجلس نے ایک درخواست مرتب کی
جسمین گورنمنٹ سے یہ خواہش کی کہ گورنمنٹ تمام معمولی امداد
زر جو غیر عیسائی معابدون کو دیجاتی تھی ممنوع و مسدود کر دیوے
ان سائلون نے یہ حجت پیش کی کہ گو کافرون کے مندرون کی
امداد از روے عہدنامجات ہمپر لازم ہے لیکن ایسے عہدنامونکا
مانع حکم اون عہدنامون سے زیادہ تر قابل پابندی ہے کیونکہ وہ خدا
کی طرف سے ہے اور اوسکی خلاف ورزی بغیر خدا کے قہر کے نازل
ہوئے نہین ہوسکتی" اوسی مسئلہ نے پادریون کے دلون کو بہی
وسوسہ مین ڈالدیا جو مسئلہ خیرخواہ سرکار لیکن کٹر مسلمانون کو
اوقات شبہہ مین ڈالتا ہے یعنی یہ ضغطہ ایک جانب تو ایمانداری اور
نیک نیتی کی صریح ذمہ داریان دوسری جانب خدا کی ناراضگی کا
خیال اور اوس دقت کا جو حل گورنمنٹ کو اوس درخواست مین بتایا
گیا تہا وہ قریب وہی بات تہی جسکو ہم اپنی رعایا کی جانب سے
اگر ہو تو بغاوت کہتے ہین یعنی بادشاہ کی فرمانبرداری کو دینیات کے
تابع کرنا یعنی یہ اصول کہ ہمارا دوسرے مذہب کے لوگون سے امداد
[illegible]رار کرنا اپنے مذہب سے انحراف کرنا ہے غدر کے بعد کے زمانہ

مین صرف پادری ہی وہ انگریز نتھے جنکے ملکی مسائل اس رنگ سے تھے
کیونکہ گو خاص گورنرون و مشیران سلطنت پر اس قسم کے دلائل کا
اثر نہ پڑتا تھا اور ایسے جذبات اونکو چھو نہین گیے تھے تاہم اوسوقت
شمالی ہندوستان کے بعض حصو نمین انجیل اور تلوار کے ساتھہ ساتھہ
چلنے کی طرف میلان طبیعت کا اظہار ہوا اور لوگون کا خیال اس طرف
مائل ہوا کہ ضبطی کی تیز چھری چلا کر غیر عیسائی اوقاف سے گورنمنٹ
قطع تعلق کرے۔

جون جون وہ سوزش جو بغاوت سے پیدا ہوئی بتدریج گھٹتی
گئی تون تون اوس زمانہ کی حالت کی کشاکشی کم ہوتی گئی۔ لیکن اون
سالون کے واقعات نے غالباً ہماری گورنمنٹ کی خواہش کو مضبوط
کردیا کہ ہندوستان مین مذہب اور سرکار سے کچھہ تعلق نرہے۔
ہوم سیکرٹری نے اس بارے مین ایک جدید مراسلہ بھیجا اور بہت
سی خط و کتابت کے بعد ۱۸۶۳ء مین وہ ایکٹ نافذ ہوا جس نے
حکام گورنمنٹ کو تمام اون فرائض سے سبکدوش کردیا جنمین مثلاً
یہ امور شامل تھے۔ مذہبی عہدہ دارونکا تقرر' اراضی وقف کا انتظام'
اونکی آمدنیونکا وصول تحصیل' متبرک عمارتونکا تحفظ یا کسی اور نہج سے
ہندوؤن یا مسلمانون کے امور دینی کا اہتمام۔ اس قسم کی تمام جائدادین

اور اوقاف قطعی طور پر اون مختص المقام امینون اور کمیٹیون کے
حوالہ کردیگئین جنکو ایکبار گورنمنٹ نے دوام کے لیئے مقرر کردیا اور
جسکے بعد گورنمنٹ نے اونکے نامزد کرنے یا کسی اور نہج پر اونکے معاملات
مین دست اندازی کرنے سے قطعی انکار کیا جو انتظامی روک ٹوک ان
امینون پر رہی وہ اوس تدبیر سے مشابہ تہی جو آرچ بشپ کینٹربری
نے انگریزی پادریون کے لیئے اوس تجویز مین پیش کی تہی جو ہوس آف
لارڈس مین ۱۸۶۳ع مین نامنظور ہوئی یعنی یہ کہ ہر شخص کو جسے کہ مندر
یا مسجد یا اوسکی پرستش یا اوسکی عبادت سے تعلق ہو اختیار ہے کہ عدالت
دیوانی مین امین یا مہتمم یا ممبر کمیٹی پر خلاف ورزی امانت یا فرائض
منصبی مین غفلت یا بدانتظمی کی نالش کرے اور عدالت دیوانی کو اختیار
ہے کہ فعل کی تعمیل مختص کا حکم دیوے یا خرچہ کی ڈگری دیوے یا کسی
شخص کو اوسکے عہدہ سے برطرف کرے - بعدہ ۱۸۶۴ع مین گورنمنٹ
نے وہ قانون جاری کیا جسمین گورنمنٹ نے یہ اعلان کیا کہ وہ مسلمان
قاضیون کو مقرر نکیا کریگی جس قانون سے سرکار برٹش انڈیا کی
ہندوستانی رعایا کے مذہبی معاملات سے قطع تعلق کامل ہوگیا
اوسوقت وہ تمام سوشل ناقابلیتین دور ہوگیئن تہین جو مذہب کی وجہ سے
عائد ہوتی تہین، اور گورنمنٹ شاید اس امید پر نازان ہوتی ہوگی کہ

آخر کار مذہبی معاملات مین اوسکی غیر جانبداری کو قرار حاصل ہو گیا۔

اگر ہندوستان کی مذہبی پولٹیکس کی موجودہ حالت کا مشاہدہ
کرین اور مختلف لشکرون کی چالون کو غور سے دیکھین تو یہ اندازہ ہو سکتا
ہے کہ ہندوستان مین بے طرفداری کی منزل آخری سے ہم ابھی کسقدر
دور ہین۔ مذہب عیسوی اپنے ناحق نقصانون سے آزاد ہو گیا اور غیر
مذاہب اپنے خلاف انصاف حقوق سے محروم کر دیئے گئے ہین اس
طور پر مذہب مین آزادی اور برابری کے ایسے قریب ہم پہنچ گئے
ہین کہ جتنے پہلے کبھی نہ پہنچے تھے لیکن نہایت تندہی سے اوسی قدر
دور ہین جتنا کہ ہم پیشتر سے تھے کیونکہ برابری سے رقابت پیدا ہوتی
ہے اور ہندوستان کے بستی کرہ ہوا مین دو نامی وحدانیت کے
قائل مذہب جنمین سے ہر ایک دعویدار ہے کہ ازروے حکم ربانی کے
جمیع نوع انسان اونکی جائز ودیعت ہے یعنی اسلام اور مذہب عیسوی
ایک وسیع بے طرفدار کفرستان مین ایک دوسرے کا اس طور پر مقابلہ
کرتے ہین جس طور پر تاریخ بھر مین اونہون نے کبھی نہین کیا۔ دونون کا
یہ دعوی ہے کہ کفار ہمارے ہی قبضہ مین آنے کے لیئے ہین اور اونکو
اپنے اپنے مذہب پر لانے مین دونون فریق آخر کار غیر برابر ہو نہین ہین
مذہب اسلام کو ابتک اول درجہ وقعت اور دلیرانہ غیر مشکوک تبلیغ حاصل

ہے جو وقعت اور ترقی مغربی دین عیسوی مین محبت کی بیماری اور یورپ
کے معقول پسندی کی تحقیق کرنیوالی روشنی کی سالہا سال کے اثر
سے صرف تاریکی اور لاغر ہو گئی ہین برخلاف اسکے اسلام کا صاف اور
بغیر مذہب کلمہ آخرت کی جانب خدا تقسیم مین اسی طرح لیجاتا ہے
جیسے کہ مصر کے بلند مینار بغیر ذرا سے جھکاؤ کے سیدھے آسمان کی
طرف چلے جاتے ہین اسوجہ سے اسلام کی طرف وہ ہندو نہایت
جلد راغب ہوجاتے ہین جو متعدد دیوتاؤن کی نفسانی پرستش کی
بھول بھلیون سے باہر نکلنا چاہتے ہین مگر جو بہ نسبت اون خیالات
کے جو ہمہ از وست یا ہمہ اوست کے مسئلہ کی نسبت خود اونہین کے
مذہب مین موجود ہین زیادہ تر صاف اور متعین عقیدہ کے خواہشمند ہین
اور قوت و گرما گرمی اوس اعلی پیغام کی جو ایسی ثابت قدمی سے
حضرت محمد لائے سادہ لوگون کے دلون کو مسخر کر لیتی ہے اور جو صدق
دل سے حق کے متلاشی ہین اونکی قوت متخیلہ کو جوش مین لاتی ہے
ان آلات کے ذریعے سے ہندوؤن مین مسلمان اپنی سرحد کو وسعت
دیتے ہین اور وہ گروہون کی رقابت جنکو گورنمنٹ نے ذاتی بھروسہ
چھوڑ رکھا ہے اور نہ جنکی اعانت کیجاتی ہے اور نہ مخالفت یہ اونکو کہا
تماشا عنقریب دکھاتی ہے کہ دو زبردست اور پر زور مذاہب ایک دوسرے سے

لڑرہے ہین اور دونون اوس سب سے بڑی متعدد معبود پرستی کا
مقابلہ کرتے ہیں جو اب تک دنیا مین باقی ہے اور جسکے بتدریج
زوال کی وجہ سے نو مرید کرنیکا وسیع میدان اعلی تر مذاہب کو ضرور
ملیگا۔ جبکہ فوجین اس طور پر آراستہ اور مقابل مین ہین تو وہ فریق جو
جو واقعی جنگ مین مشغول ہین سب بے تعصبی کے غیرطرفدار جھنڈے سے
اکثر بگڑ جاتے ہین اور اوسکا لحاظ نہین کرتے مگر فی الحال ہماری گورنمنٹ
کی ایک زبان ہوکر سب تعریف کرتے ہین کیونکہ گورنمنٹ نے ایک
غیرطرفدار تماشائی کا روپ بھرا ہے (اور وہ ایشیائی تماشا گاہ مین ایک
نرالا روپ ہے) اور گورنمنٹ صرف ترتیب انتظام اور دنیوی ترقی کا
پاس کرتی ہے۔ اس کارروائی کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ مختلف بلکہ متناقض
طریقہ خیال سے ہندو و مسلمان اور انگلستان کے عیسائیون کے
مختلف پرجوش سرگروہ ہماری غیرجانبداری پر ساتھ ہی ساتھ معترض
ہین۔ ان مختلف گروہون مین سے کثرت اتفاق کی وجہ سے سب سے بڑا
گروہ مسلمانون کا ہے جنکی شکایتون سے وقتاً فوقتاً انگریزی مصنفون نے
بہت ہمدردی ظاہر کی ہے اور ان شکایتون کی جاندار تصویرین
کھینچی ہین ۱۸۷۱ع مین ڈاکٹر ہنٹر نے ہندوستان کے مسلمانون کی
حالت پر ایک کتاب تصنیف ... ن گورنمنٹ انگریزی پر چھٹ سے

یہ الزام لگایا کہ اوسنے مسلمانون کے اوقاف مین دیدہ و دانستہ خیانت
مجرمانہ کی اور یہ کہ اوسنے مسلمانون کے قانونی افسرون یعنی قاضیونکو
موقوف کر دیا کیونکہ متخاصمین کے تنازع پر ہائی کورٹ مدراس نے
یہ ڈگری دی کہ موافق شرع محمدی قاضیونکا تقرر صرف سرکار کر سکتی
ہے اس فیصلہ کی بنا پر یہ حجت کیجاتی ہے کہ قاضیونکا تقرر مسدود کر دینے
کے ذریعہ سے گورنمنٹ نے درحقیقت ایک ضروری مذہبی عہد توڑ دیا
ان سخت الزامون سے کرنل ڈبلو ناسولیس نے بھی اپنے ایک رسالہ
مین اتفاق کیا جس رسالہ مین اونہون نے اپنے بہت سے آرٹیکل اور
چٹھیان اس مضمون خاص پر یکجا کر دین اور اقتباس ذیل سے معلوم
ہوگا کہ کرنل صاحب نے مذہبی غیر جانبداری کے دائمی محصور قلعہ پر کس
طرح سے گولہ اندازی شروع کی وہ کہتے ہین کہ مذہبی بیطرفداری کے
ہمارے مسلم اصول کی بنا پر بھی ہندو اور مسلمان یہ اعتراض کر سکتے ہین
کہ کثیر التعداد حصہ اوس مالگزاری کا جو اونکے عرق جبین سے حاصل
ہوتا ہے اون سرکاری گرجاؤن کے اخراجات مین صرف کیا جاتا ہے
جو محض عیسائیون کے استفادہ کے واسطے بنائے گئے ہین خواہ وہ عیسائی
سرکاری ملازم ہون یا نہون برخلاف اسکے ہندو اور مسلمانون کی
عبادتگاہون یا اونکے پنڈت اور مولویون کے صرف کے واسطے

کوئی سرکاری رقم نہین ملتی"۔

اب جاننا چاہیئے کہ یہ راے اس معاملہ مین انگریزون کے خیالات کے موافق ہے اور یہ بھی بلا تامل کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستانیون کی یہ راے نہین ہے کیونکہ اسمین ہمکو ہر طرح کا شک ہے کہ اوس قلیل عطیہ سالانہ کی نسبت جو ہندوستانمین عیسائی گرجاؤن کو دیا جاتا ہے خود ہندو یا مسلمان کوئی اصولی اعتراض کرتے ہین لیکن یہ بیان کہ کوئی سالانہ عطیہ ہندو یا مسلمانون کے مذہب کے واسطے نہین دیا جاتا تہا بہت بیرحمی کا چرکا ہے اور اسبات کے لیئے کافی ہے کہ ہماری کمبخت گورنمنٹ ہند مدتون کی اوس کوشش کو نا امید ہو کر چہوڑ دیوے جو وہ غیر جانبداری کے سچے طریقہ کے واسطے کر رہی ہے۔ جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہین نسلاً بعد نسلٍ ہمپر کفر کا الزام اسوجہ سے لگایا گیا کہ ہندوستان کے ہر حصہ مین ہندو اور مسلمانون کے اوقاف کا ہمنے اہتمام کیا اور سرکاری مالگذاری سے کثیر التعداد رقوم اونکی تائید مین خرچ کی۔ اور صرف چند ہی برس گذرے کہ بمبئی کے پادریون کے جلسہ نے بہرے ہوئے غصہ کے ساتھہ گورنمنٹ پر یہ بات ظاہر کی کہ "جہانتک ہمکو واقفیت حاصل ہوئی ہے اوسکے موافق صرف صوبہ بمبئی مین ادن مندرون یا مٹہون کی جنکو سرکاری خزانون کے عطیات سے و نیز دیگر وسائل سے جو زیر اہتمام گورنمنٹ ہین

مدد ملتی ہے اونکی تعداد ۴۶۵۸۹ ہے اور یہ تعداد اون عیسائی گرجون
کی تعداد سے بہت زیادہ ہے جنکی مدد سرزمین برطانیہ مین گورنمنٹ
کرتی ہے اور تمام عیسائی فرقون کے گرجاؤن کی کل تعداد سے جو
جزیرہ برطانیہ مین واقع ہین شاید ہی ہو بلکہ کم نہین ہے اگر ہمکو صحیح اطلاع
ملی ہے تو احاطہ بمبئی مین سرکاری خزانون سے ان مندرون اور شوالون پر
سات لاکہہ روپے صرف ہوتے ہین اور احاطہ مدراس مین اس سے بہی
زیادہ یعنی آٹہہ لاکہہ چوہتر ہزار چہہ سو اٹہتر روپے ''

۱۸۵۶ء مین تعداد اوس زر توفیر کی جو مذہبی اوقاف کے نام سے
احاطہ مدراس مین جمع تہی کئی لاکہہ تہی اور ۱۸۵۹ء تک کل اخراجات کی سالانہ
تعداد دس لاکہہ روپیہ تہی ۱۸۴۷ء مین ایک زاہد نے سرکاری خزانہ سے
دو لاکہہ پچاس ہزار روپیہ یافتنی خود کا دعوی کیا تہا باوجودیکہ اوس نے
اپنی درخواست مین اظہار درویشی و گوشہ نشینی کیا تمام احاطہ بنگال و نیز دیگر صوبجات
(مثلاً ناگپور و اودہ) مین جنکا انتظام سپریم گورنمنٹ خود کرتی ہے اون
عطیات کی تعداد جو بطور نقد یا جنس بتائید مذہب دیئے جاتے تہے اور
نیز جایداد موقوفہ کی تعداد بہت زیادہ تہی اور انہین وہ متعدد جاگیرین شامل
تہین جو کہ ہندوستان بہر مین ہندو اور مسلمانون کے معابدون کے
واسطے مخصوص کردی تہین ان جاگیرون کا بندوبست دوامی طور پر

اون معابدون کے نام سے کر دیا گیا ہے جنکے وہ متعلق ہین اور وہ
لاخراجی ہین اور اسمین کچھہ شبہہ نہین کہ ان جاگیرونکا تشخیص زر سے
بری کیا جانا اس بات کے مساوی ہے کہ سرکار اونکے خرچ کے لئے
اوسقدر امداد زر کرتی ہے جسقدر کہ اون سے مالگذاری حاصل ہوتی
اگر یہ اراضی مذہبی خدمات کے لئے مخصوص نکردی جاتین۔ اصل تو
یہ ہے کہ دنیا بھر مین کوئی ملک ایسا نہین ہے جہان کی رعایا کے مذہب
کی امداد کے لئے سرکاری محاصل سے ایسی اچھی کفالت کی گئی ہو
جیسا کہ ہندوستان ہے۔ تاہم کرنل لیس اخبار ٹیمس کے ناظرین کو
یقین دلاتے ہین کہ صرف چند متعدد چپلمنون اور پادریون ہی کے
لیئے ہندوستان کے کاشتکارون کو عرق ریزی کرنی پڑتی ہے
منقول الصدر عبارت سے اور نیز اسی قسم کے ایک اور فقرہ
سے یہ بات ثابت نہین ہوتی ہے کہ کرنل لیس کی راے مین کونسی
مذہبی حکمت عملی احسن ہے کیا اونکی راے ہے کہ مزید عطیہ زر کے
ذریعہ سے ہندوا ور مسلمانون کے اوقاف کی موجودہ کثیر التعداد
آمدنی کا ہم اضافہ کر دین یا اونکی یہ خواہش ہے کہ ہم اون تنخواہونکو
بند کر دین جو ہمارے عیسائی افسرون اور سپاہیوں کی مذہبی خدمات
کے عوض مین عیسائی پادریون کو دیجاتی ہین۔ انگلستان مین ایک

قومی فرقہ کے دل کو آخر الذکر تدبیر غالباً قابل پسند معلوم ہوتی ہے
کیونکہ پارلیمنٹ سے نے وہ نقشجات طلب کیئے ہین جنسے یہ معلوم ہو
عیسائی پادریون وغیرہ پر اسقدر سالانہ روپیہ صرف ہوتا ہے
اور انگریزون کا فرقہ نان کنفرمسٹ حسب معمول یہ تجویز کر رہا ہے
کہ گورنمنٹ انگریزی پہ یہ زور کیون ڈالا جاوے کہ وہ ہندوستان
کے گرجاؤن سے مطلقاً قطع تعلق کر لیوے۔

برٹش فوج کے پادریون کی تنخواہ دینے کی ضرورت تو غالباً
قابل اعتراض نہین ہے اور ہندوستان کے مختلف عیسائی فرقون
کے پادریون کی سرکار سے عام مدد کی نسبت ہم یہ کہتے ہین کہ
اونکے طریقہ چرچ اسٹیبلشمنٹ یا اونکے متعلق اوقاف پر بحث کرنیکا
یہ مقام نہین ہے لیکن یہ بات قابل گذارش ہے کہ اگر پارلیمنٹ
ہندوستان مین مذہبی بحث (بقول فرقہ کالڈمٹی) کو بالکل غائب
کردے تو اس اصول کے ماننے سے یہ لابدی طور سے لازم آئیگا
کہ ایک زیادہ وسیع اور قابل غور سوال جلد یاد یر مین معرض بحث
مین آوے کیونکہ آسانی سے یہ سمجھ مین نہین آتا ہے کہ عیسائی
گرجاؤن کے اخراجات کیونکر بند کر دیئے جاسکتے ہین سوا
اسکے کہ اس وسیع اصول پر کہ سرکار کا کام یہ نہین ہے کہ کسی خاص

اصول کو ماننے یا اوسکی اعانت کرے اور یہ کہ اون مذہبی مراسم کی مدد کرنے کو کسی شخص پر ٹکس لگائے جس سے اوسکو احتراز ہے کیونکہ یہ اوسپر در پردہ مذہب کے لیئے ظلم کرنا ہے۔ شاید یہ اصول منطق کی روسے درست ہو لیکن اوسکا اطلاق جزوی طور سے کیونکر ہو سکتا ہے عیسائیون کو تھوڑی سی امداد زر دینے پر ناراض ہونا ایک چھوٹا سا مچھر مارنا ہے جبکہ ہم ہندو اور مسلمانون کے اوقاف کے بڑے بڑے اونٹون کو نگل جاتے ہین اس بات سے کچھ بہت فائدہ نہین ہے کہ ہم ہندوستانیون کے دل کی مذہبی خلش کو رفع کرین جو پروٹسٹنٹ بشپ کی تنخواہ کے اخراجات کے ٹکس دینے سے ہے اور یہ بات روا رکھین کہ رعایا سورتون اور اسلام کے واسطے بلا تفریق ابواب اور ٹکس دیوے اور شخص ٹکس دینے والے کے مذہب اور اوس مذہب مین جسکے خرچ کے واسطے اوسکا روپیہ دیا جاتا ہے ذرا بھی تعلق نہو مگر انگلستان مین اس طریقہ کی تحریک ہونا کہ ہندوستان کی گورنمنٹ ہر مذہبی امر مین روپیہ خرچ کرنے سے باز رکھی جاوے ہندوستانیون کو عموماً پسند نہوگا کیونکہ لب لباب اون شکایتون کا جو ہمارے مخالف ہندوستان مین کر رہے ہین یہ ہے کہ ہمنے اونکے معابدون کی امداد موقوف کر دی ہے اسلیئے

اوقافون کی از سر نو تحقیقات کی ہمنے قاضیون کے تقرر اور اونکے مذہبی مربی بننے سے انکار کیا اور تمنے مذہبی اوقاف کی نگرانی بالکل ترک کردی یا اونکی اصلاح کی کوشش کی ہے۔

سچ تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملہ مین کہ ایک غیر طرفدار گورنمنٹ کے مناسب فرائض منصبی کیا ہین مشرقی اور مغربی راے کا اختلاف درجۂ انتہا کو پہنچگیا ہے۔ مغرب مین غیر طرفداری سے مراد یہ ہے کہ سرکار کے فرائض منصبی بالکل امور دنیوی سے ہی متعلق ہون۔ مذہب کی امداد نکرنے کا اصول عموما پسند کیا جاتا ہے اور مذہبی اوقاف کا مسدود کرنا فائدہ عام پر منحصر ہے۔ مشرق مین یہ تمام خیالات بالکل نئے ہین اور اون تمام مختلف قسمون کی نئی شرابون مین سے جنکو ہم پرانی بوتلون مین ڈال رہے ہین ہندوستانیون کے ذائقہ کے خلاف اور طبیعت کے ناگوار اس سے زیادہ اور کوئی نہین ہے۔ ہندوستان مین اوس دشمنی کا خیال بھی نہین ہے جو انگلستان مین بوجہ وضع قوانین خاص پیدا ہوئی ہے جن قوانین کا منشا ہر ایک کے مذہب کا یکسان ہونا اور مذہبی تعلیم کا حسب قاعدہ مقرر ہونا تھا اور بوجہ اون قدیم کوششون کے جنکا منشا یہ تھا کہ مختلف فرقے مثل بھیڑون بکریون کے ایک گلہ مین ایک سرکاری چرواہے کی نگرانی

مین ہانکے جاوین چونکہ ہندوستان مین کوئی ایک مذہب اور ایک قوم نہین تھی اسلیے آئیسے ایسے قومی گرجا کے تقرر کا ارادہ نہین کذرا جسمین اور کسی کی شرکت نہو ہندوستان مین بادشاہونکی اور قدر تی خیال کیجاتی ہے کہ بادشاہ اپنے مذہب کے واسطے مناسب سامان فراہم کرے یہ فیاضی مین داخل ہے کہ ہر شخص مذہبی جماعت کے واسطے کچھ وظائف تقسیم کرے یہ مذہبی رسکی یہ بات صحیح اور مناسب خیال کیجاتی ہے کہ وہ تمام مذہبی پابندون اور حقوق کا اہتمام کرے اور یہ حکمت عملی کہ وہ ان تمام پابندیون کا لحاظ نکرے اور اپنے مذہب کے لیے بھی مناسب بندوبست نکرے صرف اونھین لوگون کی سمجھہ مین آسکتی ہین جنہون نے انگریزون کے مذہبی مباحثون کو پڑہا ہے۔ اور اس حکمت عملی کی ایشیا مین کوئی نظیر نہین ہے ہندوستان کے لوگ لارڈ سٹیفنس بری کے اس قول کو پسند کرینگے کہ میری راے مین بہتر ہے کہ ایک بچہ کو رومن کیتہلک کے طریقہ پر تعلیم دیجاوے بہ نسبت اسکے کہ اوسکو مذہبی تعلیم بالکل نہ دیجاوے برخلاف اسکے وہ نان کانفرمسٹ کو نامعقول خیال کرینگے جو کہتا ہی کہ بہتر ہے کہ تمام گرجاؤن اور مذہبون کے وقف چہین لیے جاوین بہ نسبت اسکے کہ ایسی سوسیٹیون بہکے اوقاف یا عطیہ روا رکہے جاوین

جنکے عقائد سے اوسکو اختلاف ہے" انگلستان کے مفلس و یتیم بچون
کے تنازع کی نسبت ایک ایشیا کا رہنے والا اون سے اوسی طرحپر
فیصلہ کریگا جسطرح حضرت سلیمان نے اون دو عورتونکا فیصلہ کیا تھا
جو ایک بچے کے قبضے کے لیے جھگڑتی تھین۔ لارڈ سالسبری وہ
عورت بنینگے جس نے یہ بات پسند کی تھی کہ اوس بچے کو دوسری کو
دیدین اور اوسکو مرنے ندین اور ان کا نفرمسٹ وہ عورت ہوگی
جسنے یہ پسند کیا تھا کہ وہ اوس بچے کو مرنے دیگی اور اپنی سوت کو
ندیگی۔ بلا شبہہ اس مشکل مین سے ہندوستان کی گورنمنٹ کو نکالنے
کے لیے کچھ حضرت سلیمان کی سی عقل درکار ہے تاکہ وہ دل و کہانے
کے پہاڑ سے ٹکر نکہا جاسے۔ ہم مثل اوس شخص کے ہین جو یہ چاہتا
ہے کہ ایک دم سے اپنی گھڑی مین دو مختلف خطوط طول بلد کے مطابق
وقت صحیح رکہے گرنیچ کے خط نصف النہار کی رو سے سرکار کا مذہب
سے تعلق رکہنا اور سرکار کی طرف سے اوقاف کا مقرر کرنا ایک
ممنوع طریقہ ہے دہلی کے خط نصف النہار کے مطابق ملک کے
مذہبی معابدون سے سرکار کا قطع تعلق بہت ناراضگی کا باعث ہوا
ہے اور بلا شبہہ وقفون کا ضبط کرلینا بہت دیوتاؤن کو اور مذہبی
پیشوائون کو دوتا ہوگا۔ حال مین یہ دیکھا گیا ہے کہ ...

بیان کی گئی ہے کہ انگریزی گورنمنٹ سے نے تمام مدراس کو اچھی طرح سے
نسمجھنے کی وجہ سے عجالت سے کام کیا جبکہ اُسنے اوس قدیم
زنجیر کے توڑنے کا ارادہ کیا جس سے مذہبی معابد اوس صوبہ کی
گورنمنٹ کے قدموں سے بندہی تہی جبکہ وہ صوبہ لیا گیا تو ایک
کارروائی سے ہمنے لپنے تئین پرانی دنیا کے خیالات کی بلا سے چھڑاکر
وہ نیکنامی اور سرداری کہودی جو ہندوستان کے بادشاہون کو
حاصل ہوتی تہی جبکہ تمام مذہبی عہدون کے تقرر اور معابد و وقفی
کی وراثت کے لیئے انتخاب اور اوسکی منظوری درکار ہوتی تہی یا اوسکے
منجانب تصفیہ قبول کیا جاتا تہا اور اس امر مین اوسکے انتخاب و
حکم کو تمام لوگ پسند کرتے تہے صوبہ مدراس مین سات ہزار
چہہ سو ہندو معابدون کی نگرانی اوسوقت تک گورنمنٹ افسرون
کے سپرد تہی اور یہ نگرانی صرف برائے نام نتہی بلکہ رعایا اپنے
ضلع کے افسر کو اپنے مذہب کا دوست و محافظ خیال کرتی تہی"
نسبت اوس ناراضی کے جو شمالی ارکاٹ کے ایک مشہور مندر
کے انتظام کے ترک کرنے سے رعایا کو گورنمنٹ سے ہوئی
مجسٹریٹ ضلع نے یون لکہا سمجہانے بوجہانے سے اونکے
ارادہ مین کوئی تبدیلی واقع نہوئی وہ لوگ کہتے ہین کہ مدتون سے

اس مندر کا بندوبست حاکم وقت کے اختیار مین رہا ہے یہ آپ کی جدید تجویز دستور کے خلاف ہے اگر آپ اسپر اصرار کرینگے تو ہمارے مندر مین نہ بہی پوجا موقوف ہو جاویگی" اسمین شبہہ نہین کہ اس تغیر کے نتائج کی نسبت لوگون نے بہت مبالغہ کیا لیکن مذکور الصدر عبارت سے اس معاملہ مین اونکی رائین ظاہر ہوتی ہین اور یہ بات بہی ہولنی نچاہیئے کہ مذہبی عہدے اور جایدادین علی العموم اوس خاص میلان کی پابند ہین جس سے کہ ملک بہر مین عام حقوق اور مرافق وابستہ ہین یعنی بیشتر حصہ اونکا خدمت کے صلہ مین قابل انتقال اور وراثت عام مقبوضات خاندانی خیال کیئے جاتے ہین اور ہم باستثناے کسی خاص ضروری صورت کے اونکے مقررہ سلسلہ وراثت کو تبدیل کرنے کی کوشش نہین کرسکتے یہانتک کہ قاضی کی نیم مذہبی خدمات بہی موروثی ہوگئی تہین اور سرکار کی طرف سے اونکا تقرر صرف ایک ضابطہ کی کارروائی تہی قبل اسکے کہ ایکٹ ۱۸۶۴ع کا نفاذ ہوا بلکہ اوس سے بہی پیشتر سے جبکہ انگریز ہندوستان کو مسلمانون یا مرہٹون سے لیکر اپنے قبضہ اقتدار مین لائے یہ نتیجہ نکالنا فاش غلطی ہے کہ قاضیون کے تقرر کی مسدودی سے ہماری مسلمان رعایا نکل سے اوسی طرح ازرہگی کہ جس طرح سے کہ زمانہ متوسط

مین ناقابل عیسائی ملا عقد نکاح کو نہ ہی نفاذ کی اجازت دیے
باز رکھے گیے تہے۔ ایسا خلط مبحث خیالات کا ایسے مصنف کی
جانب سے درحال نہین ہوسکتا ہے جسکی اعلی درجہ کی استعداد مسلم ہے
اور جو قابل منشی ہو مگر ہر ہما نشینی اور انتخاب کی منظوری کے ضابطہ
کی کارروائی بدستور چلی آتی تہی اور اوسکا مسدود کرنا قاضی کا کفارہ
سے قطع تعلق نہتا بلکہ قاضی کے مرتبہ کو کم کرنا اوسکی عزت مین بٹہ لگانا تہا
اور اوسکے عہدہ کے قیام کو جو غیر قابل حجت تہا کم کردینا تہا بلا شبہہ
ان باتون کا اثر دلپذیر ہوتا ہے اور یہ امر بحث طلب ہے کہ گورنمنٹ
کی اس پالیسی کی کافی وضروری وجوہات تہین جسکے سبب سے اوسنے
مذہب اور سرکار کے اس قدرتی اور قدیمی رشتہ کو منقطع کیا کیونکہ
اس ضابطہ کی کارروائی کے مسدود ہونے سے قاضیون کا اختیار
ہی کم نہین ہوا بلکہ لوگون کی توجہ اس طرف بہی مبذول ہوئی کہ عیسائی
حکمرانون کی ماتحتی مین ایک مسلمان جماعت کا ہونا ایک انوکھی بات ہے
اوسکے سبب سے وہ خار پیدا ہوئے جنکو ہمین صاف کرنا چاہیے
اسبات سے کہ ہم اس ملک کے بعض حصو نمین مسلمان بادشاہون کے
جانشین ہو گیے تہے ہمکو یہ ہوشیاری لازم تہی کہ ہم اونکے اچہی طرح
سے قائم مقام بنتے اور جہانتک کہ ممکن ہو اونکے کامون کو جاری

رکھتے ہر خلاف اسکے کہ ایک ایسا نفس کشی کا حکم جاری کرتے جسنے ہمکو اوس حق سے محروم کیا جبکہ یہ مسلمان بادشاہ اپنی حکمرانی کا ایک جزو تصور کرتا ہے ہماری ملکہ معظمہ ایمپریس کا یہ عظیم الشان مشرق با جگذار ہے "مسلمانون کی کثیر ترجماعت پر بہ نسبت سلطان عثمانیہ کے حکمران ہے" ہماری حکمت عملی یہ ہے کہ ہم ثابت کرین کہ ہم اس وسیع سلطنت پر نازان ہین اور ہم اپنی مسلمان رعایا کو یہانتک سربلند کرین کہ وہ بھی اسباب کا فخر کرنے لگے کہ وہ ایشیا بھر مین سب سے قوی بادشاہ کی ماتحتی مین رہتی ہے۔

لیکن اس پیچیدہ مباحثہ کے واسطے زیادہ جگہہ چاہیے بہ نسبت اسکے کہ یہان ہمکو مل سکتی ہے اسباب مین ہمارا یہ مقصد تھا کہ ہم اون متزلزل باتون کا ذکر کرین جو موجودہ صدی مین ہماری ہندوستانی مذہبی حکمت عملی مین واقع ہوئین، بعض غلط فہمیون کو درست کرین جو ہماری اون کوششون کی بنیاد تھین جو ہمنے ایشیائی باتون کے ساتھہ اپنے تعلقات کی درستی کے لیے یوروپ کے جدید اصول پر کارروائی کرنے مین کین شروع شروع مین ہم نے ہندوستانیون کے خیالات بے بنیاد کو خوش کرنا چاہا یہانتک کہ ہم نے اون مراسم بلوہ دستورات کا سرکاری ادب اور لحاظ کیا جو ان معاملات

یوروپین طریقہ خیال سے نہایت بُرا تہا اور ہمکو اس بات کے ثابت کرنے کی حد سے زیادہ فکر تہی کہ ہم دین عیسوی کی طرفداری کرنے سے جو کہ پولٹیکل طور سے کچہہ ضروری نہتی اس ملک کے قومی مذاہب کے ناراض کرنیکا خیال نہین رکہتے۔ یہ بات حد سے زیادہ بڑہ گئی اور اوسکا قدرتی نتیجہ یہ ہوا کہ یوروپین ہم سے ناراض ہوگئے پس ہم دوسری طرف اسقدر جہک گئے اور ملک برطانیہ کے مذہبی پولیٹکس کی یہانتک تقلید کی کہ یہ شکایت ہونے لگی کہ انگریزی گورنمنٹ نے تمام مذاہب کی نسبت غیر طرفداری وغیر ذمہ داری کے اصول اختیار کرنے کی کوشش مین ہندوستان کی مراسم اور مذہب کے دنیوی اعزازون اور اون قدیم حقوق پر کافی لحاظ نکیا جو بادشاہ ملک پر واجب ہین گو بادشاہ کوئی ہو۔ اور اگر ہندوستان کی رعایا کی علی العموم یہ راے ہے کہ ہندوستان کی گورنمنٹ کو اونکے مذہبی کارخانون اور وقفون کی نگرانی سے قطعی طور پر قطع تعلق نکرنا چاہیئے تو اس بات سے اونکو کچہہ تسلی نہوگی کہ عیسائی مراسم کے سرکاری امداد کے منع کرنے کو پارلیمنٹ تیار ہے۔

اگرچہ یا کہ شبہہ کیا جا سکتا ہے ہم لوگون نے کبہی کبہی ان معاملات مین مذہبی امور کے اوس کامل بے طرفداری کے صحیح معنی سمجہنے مین غلطی

کی ہے جو کہ نہایت درست طور پر ہماری حکمت عملی کا لب لباب سمجھی
جاتی ہے تو اسکا غالبًا سبب یہ ہے کہ ہمپر اون جھگڑے کی باتون کا
اثر پڑا ہے جو ایک مختلف پولیٹیکل حالت مین ولایت مین چلی آتی ہین۔
انگلستان مین غیر طرفداری کے یقین دلانے کے غالبا یہ معنی ہونگے کہ
گورنمنٹ نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ وہ کسی فرقہ کے دنیوی یا روحانی
معاملات سے کسی قسم کا تعلق نرکھیگی ہندوستان مین اس اعلان
کے معنی اس طور پر سمجھے جاوینگے کہ یہ پسندیدہ ذمہ داری کی گئی ہے
کہ حاکم معظمہ ایک مذہب سے زیادہ رعایت دوسرے مذہب کی نکرینگی
لیکن یہ اعلان اسقدر پسندیدہ نہو گا اگر اوس سے یہ مراد لیجاے کہ
ہندوستان کے حکمران ہندوستانیون کے مذاہب کے دنیوی
اغراض کی سرپرستی یا نگرانی سے یک لخت دست کش ہوجاوینگے
اس قسم کی کارروائی تمام اوس تاریخی تجربہ سے باہر ہے جو ہمکو
ایشیا بھر کے دنیوی اور مذہبی سرپرستون کے باہمی تعلقات کی نسبت
حاصل ہے شاید انگریز ہندوستان مین اب یہی طریقہ اختیار کر سکتے ہین
لیکن تمام بڑی ایشیائی گورنمنٹون اور بہت اور مختلف ذاتون اور
قومون کے حکمرانون کی نظیر کے مشاہدہ سے ہم ایک اور قاعدہ
سیکھ سکتے ہین یعنی یہ کہ بعض حالتون مین بادشاہ کا اون قومی مذہبی

اغراض پر بلا توسط حکومت اور بخوبی نگرانی کرنا جس سے کہ اوسکو ہر
قدم پر کام پڑتا ہے ایک ملکی مصلحت کا معاملہ ہے مسئلہ مسائل کا
معاملہ نہین ہے - بلکہ سرکار کا ایک مسلم فرض ہے - اس حیثیت کا چھوڑ دینا
ایک طرح سے اصلی پولٹیکل فائدہ کا ترک کر دینا ہے جو ہمکو ہماری کامل
بیطرفداری کے اصول سے حاصل ہوتا ہے یعنی یہ کہ ہم تمام فریقون
کے مذہبی اہتمام کی نگرانی اور ذمہ داری بالکل غیر جانبداری اور اپنی
رعایا کے اعتماد کے ساتھہ کرسکین بلا شبہہ اوس پرانے طریقہ کے
موقوف ہونے پر افسوس کرنے کی کوئی وجہ نہین ہے جسکے موافق
سرکاری افسر مذہبی کارخانون کے اسم باسمی مینجر اور ایجنٹ تھے
یہ طریقہ صحیح طور سے متروک ہوا لیکن مذہب اور گورنمنٹ کے درمیان
تمام تاریخی رشتونکا کاٹ دینا اور حاکم وقت کی سحت سے تمام ایشیائی
مذہبون کو نکال لینا ایک اصول کو ہندوستان مین حد سے بڑہا دینا ہے
جہان نہ تو وہ سمجھا گیا ہے اور نہ کوئی اوسکا طرفدار ہے اور نہ ابھی کسی
یوروپ کے ملک مین اوسکے رواج دینے کی ایسی کوشش کی گئی جہان
کہ اوسکا طرفدار ایک بڑا فریق ہے جسکی تعداد روز بروز بڑہتی جاتی ہے*

ہندوستان مین مذہب کی حالت

(۱۸۸۱ء مین یہ مضمون رسالہ فورٹ نائٹلی ریویو مین شائع ہوا)

کوئی شخص اوس غیر معمولی مذہبی ابتری کو جو ابھی تک سارے ہندوستان کے وسیع براعظم مین پھیلی ہوئی ہے توجہ کے ساتھ تفتیش نہین کرسکتا بغیر اس امر کے جاننے کے کہ یہ ابتری ہندوستان کے سوشل [تمدنی] حالت کی ایک نہایت خاص ممیز علامت ہے۔ کیونکہ ہرگاہ کہ ابتدائی وحشیانہ بت پرستی مع اپنے تمام بے رابطگی کے جو عضوی ترکیب ونیز برتری خیالات مین قاصر وناکمل تھی کئی سو برس ہوئے کہ یوروپ اور تمام مغربی ایشیا مین تمام وکمال منہدم ہوگئی لیکن جہان کہین اور جب کبھی ہم اس سرحد کے آگے بڑھتے ہین یا ہندوستان کے کنارہ پر اوترتے ہین تو ہمکو وہ تمام باتین آنکھون سے نظر آتی ہین جنکا تذکرہ ہم قدیم کتابون مین پڑھتے ہین سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم

مسلمانون نے بتدریج قدم رکھنے کو جگہہ کی اور اونکی پایداری نہایت
ڈانوان ڈول تہی۔ اونکی ہندوستان بہر کی ملکی فتح کبہی مکمل نہوئی اور
عموماً اونہون نے ہندوون کے مراسم اور مذاہب کی مخالفت مین
بہت کم کامیابی حاصل کی مغربی ممالک مین اونکی غالب پولٹیکل فوقیت نے
مغلوب قومون کے قدیم مذہبون کو بالکل دبا کر پامال کر دیا مثلاً
زردشت کا قدیم اور سرسبز مذہب ایران مین بالکل نیست و نابود کر دیا
گیا لیکن ہندوستان مین شرک کے منہدم کرنے مین اسقدر کم واقعی
ترقی ہوئی کہ جب محمود غزنوی نے سومنات کے مشہور مورت کو توڑا
اوسکے سات سو پچاس برس بعد بہی شمالی ہندوستان کے میدان
مین مسلمان بت پرستون کے ساتہہ لڑ رہے تہے۔ ۱۷۶۱ء مین پانی پت
کی جنگ عظیم کا شاہد یہ بیان ہے کہ کس طرح مسلمانون کے سوارون
نے حملہ کے وقت یا اللہ کا غل مچایا تہا اور کیونکر مرہٹے دہاوے کے
وقت ہر ہر مہادیو کی جے بولتے تہے۔ دونون فوجون نے مختلف
معبودون کی اعانت کی التجا کی ہندوستان کے دیوتاؤن کے
اب بہی ویسے ہی دو مختلف گروہ تہے جیسے کہ ٹرائے کی لڑائی کے
زمانہ مین۔ ہندوستان مین اب بہی یہ بات ایک روزمرہ کا واقعہ
ہو سکتی ہے لیکن ایسی جنگی صدائین سیکڑون برس سے اون لڑائیون مین

۵ [illegible] یونانی [illegible] ایسا ہی جیسا کہ ہندوون کے یہان مہابھارت کا واقعہ ۱۲

نہین سنی گئین جو یوروپ یا مغربی ایشیا کے میدانون مین لڑی گئین -
گو جنگ کے امتحان کے ذریعہ سے لوگون نے ان امور کے فیصلہ
کے لیے سخت کوشش کی ہے کہ وحدہ لاشریک کا کونسا کلام سچا
ہے اوسکا نبی کون تھا اور اوسکے کلام کے کیا صحیح و معتبر معنی ہین -
لیکن اسلام کی تلوار نے ہندوستان کو تمام و کمال کبھی مغلوب
نہین کیا اور گو یہ ملک صرف جزواً مسلمان ہوا لیکن متواتر مقابلہ سے
اوسکے کارخانون کا ڈہانچہ بگڑ گیا مسلمانون نے مذہب ہنود کو بی ترتیب
کر دیا لیکن اور اوسکے عوض مین کوئی جدید مذہبی سلسلہ قائم کرنے مین
کامیاب نہین ہوئے جیسے کہ اور ملکون مین وہ ہوئے تھے - اون فوجی
قسمت آزماؤن کو جنھون نے شمالی ہندوستان مین شاہی خاندانون
کی بنیاد ڈالی اور دکھن مین بادشاہتین قائم کین روحانی معاملات
کی طرف نہایت کم توجہ تھی - اونہین اکثر دن کو فی الواقع تو مرید بنانے
کے واسطے وقت و فرصت نتھی کیونکہ وہ ہمیشہ غیر ملکون کی فتح یا
خانہ جنگیون مین مشغول رہتے تھے - یہ لوگ عموماً غیر مہذب تاتاری یا مغل
تھے - وہ خود حضرت محمد کے مذہب مین پکے نتھے اور اونہین وہ سچی
سرگرمی چھو نگئی تھی جسنے عرب کے پہلے پہل علم اسلام کے اوٹھانے
والون کے دلون مین جوش مذہبی پیدا کیا - جو سلطنت اونھون نے

قائم کی وہ محض جنگی تہے اور اونکی فتوحات کی ادہوری کامیابی اور
اونکے مذہبی حملہ کی کسی قدر ناکامی نے اوس جنگی سلطنت کو اوسی
حالت مین رکہا - اونکو صرف اتنی طاقت حاصل تہی کہ ہندوؤن مین مذہبی
اجتماع کی مانند کوئی چیز پیدا ہونے ندین اور جتہ کون کو جمع ہوکر قومین
بننے سے روکین لیکن ہندوستان کو مسلمان کرنے سے وہ اسقدر
دور تہے کہ خود مسلمانون ہی مین اونکے اعتقاد نے ملکی انتظام کے
اعلیٰ عہدونکا پورا اور بلا شرکت غیرے اجارہ حاصل نہین کیا - وہ چند
صدیون تک صرف اسی شخصی سلطنت قائم رکہنے مین کامیاب رہے
جسکا انتظام چند بڑے بڑے افسر کرتے تہے اور جسکو یکہزاری اور
دہ ہزاری پشتینی فوجی افسر گہیرے ہوئے تہے جو بادشاہ کی جانب سے
بجلدوی خدمت جاگیرین حاصل کیے ہوئے تہے یہانتک کہ خود تخت
شاہی بہی مشکل سے موروثی کہا جا سکتا ہے کیونکہ اوسکی نسبت باربار اور
نہایت کامیابی سے جہگڑا ہوتا تہا اور وہ ایک خاندان سے دوسرے
خاندان کے قبضہ مین آجاتا تہا - ایسی سلطنت جیسی کہ یہ جو گہر مین اور
بیرونجات مین بالکل زور و جنگ کی قسمت آزمائی پر منحصر تہی ہمیشہ روحانی
اثرون سے مبرا رہی ہوگی کیونکہ ایسی حکومت کا کل انتظام مذہبی نشوونما کو
روکنے والا تہا اور مذہبی موافقت کو نہ پیدا ہونے دیتا تہا اور فی الواقع

مغلی ہندوستان مین انحطاط مذہب ۔ ۱۸۵۷

ہندوستان کے مسلمانون مین اون کا مذہب امور مملکت مین کبھی قوت پر نتہا۔ وہ بڑے مذہبی جماعت علما کی جو سلطنت عثمانیہ کی عمارت کا ایک رکن بن گئے تہے وضع قوانین و تعبیر روایت و ہدایت مراسم و فرائض دینی و انتظام اوقاف کے ذریعے اور دیگر نہج پر اپنے مسلم اختیار کے صریحی اظہار کے ذریعے دنیاوی حکمران کے تحت نہین بلکہ اوسکے ہم رتبہ تہے یہانتک کہ ایک زمانہ مین تخت نشین ہمیشہ علما سے خائف رہتا کیونکہ اونکے فتاوے کے موافق بادشاہ تخت پر بٹھایا جاتا یا تخت سے اوتارا جاتا تھا۔ جب سلطانون کی فوجی سرگرمی کم ہوتی علما کی قوت کو ہمیشہ ترقی ہوتی اور ابتک بھی علما کا بہت رعب داب ہے اونکا سردار شیخ الاسلام ٹرکی کی پریوی کونسل کا ممبر ہے اور اوس قانون کے معنی بیان کرتا ہے جسکی پابندی بادشاہ اور رعایا دونون پر واجب ہوتی ہے لیکن جب انگریزون نے ہندوستان مین شہنشاہی پائی تو علما کی مانند کوئی گروہ یہان نپایا اور نہ کبھی ایسی منبرانون مین ٹکی ہوئی قوتون کا پتا ملا نہ یہ معلوم پڑتا ہے کہ کبھی ہندوستان مین اعلی درجہ کے عروج مین بھی مسلمانون کی حکومت نے ایسا رنگ پیدا کیا جس سے اوسکے اصول مذہبی کی رفتہ رفتہ علحدہ عمارت قائم ہو گئی ہو یا جسکا اثر دیرپا رہا ہو اونکی مذہبی جماعتون کا کبھی انتظام نہین کیا گیا

اور نہ کبھی اوسکی مقررہ اعانت بشکل ٹیکس اور عشر منجانب مومنون کے ہوئی کیونکہ گو بڑے بڑے عطیات اور جاگیرین عبادت اور خیرات کے واسطے دی گئین مگر کبھی ہم نے کسی بڑے مدرسہ یا متفق مجمع کی بابت نسنا کہ اوسنے شرع کی تشریح کی ہو یا اوسکی پابندی کرائی ہو۔

اگرچہ مسلمان کبھی اس لائق نتھے کہ اپنے مذہبی مراسم کو ہندوستان مین قائم کرتے اور اونکو ترقی دیتے جیسا کہ اونہون نے اون ممالک مین کیا جنکو اونہون نے بالکل اپنا مفتوح کر لیا تھا۔ لیکن ہندوستان کے اصلی اماموں (یعنی برہمنون) کے اختیار کو گھٹانے اور درہم برہم کرنے کو اقل درجہ کافی قوت رکھتے تھے۔ چاہے جو کچھ برہمنون کی امامت کا زور کسی زمانہ مین رہا ہو لیکن یہ یقینی امر ہے کہ مسلمانون کے عرصہ دراز تک تسلط اور اونکے تو مسلم کرنے کی کامیابی سے نے برہمنون کے عوام الناس کی نگاہون مین عزت اور متبرک رعب داب کو بہت کم کر دیا ہوگا اونکی کسی قسم کی امید کہ وہ لوگ آخر کار مذہب ہنود کو کسی اعلی تر درجہ اعتقاد پر پہنچا دینگے غیر ملک کے باشندون کی فتح کی وجہ سے بالکل ومنتشر ہو گئی ہوگی حتی کہ اون ویرپا تباہ کن جنگون اور پولیٹکل فسادون کا اثر جنسے کہ مسلمانون کے عہد کی تواریخ

بہری ہوئی ہے یہ تہا کہ تمام مذاہب منتشر و تباہ حالت مین ہین کل
دوران سلطنت اسلامیہ مین وہ مذہبی لاپروائی پائی جاتی ہے جو بلحاظ
مسلمانون کی تعدی پسند حکمرانی کے قابل تعجب ہے۔ اکبر جو سب سے
بڑا بادشاہ ہندوستان کا ہوا ہے معقولیہ تہا اور مذہبی معاملات مین
اوس درجہ تک متحمل و بردبار تہا کہ جس سے ہندوستان مین مذہب
اسلام کی عام کیفیت اور اوس کیفیت کے مقابلہ مین جو اوسی زمانہ
مین اوسکے اور ملکون مین تہی صاف فرق پایا جاتا ہے۔ اورنگ زیب
کامیاب ریچرڈ سوم تہا اوسکی ظاہرداری اور دوروئی چال نے
تخت حاصل کرنے کی بندش مین مسلمانون سے کام لیا لیکن اوسکی
پارسائی کے افعال نے مذہبی جوش زیادہ تر اوسکے خلاف نہ اوسکے
موافق پیدا کیا۔ جب اوسنے ۱۷۰۷ء مین انتقال کیا تو ایسی سلطنت
مین بڑی ابتری اور تباہی واقع ہوئی جو زور و قوت پر مبنی تہی اور جسمین
کوئی رشتہ اتفاق نہتا جو زیادہ لچکدار اور ٹوٹنے کے کم
قابل ہوتا۔ اگر ہم مسلمانون کی کمزور اور ناکمل اسلامی محبت کو مستثنی
کردین۔ اون واقعات کی ماہیت اور نتائج کا جو برٹش حکومت سے
پیشتر واقع ہوئے شاید شاذ ہی کافی طور سے تخمینہ کیا گیا ہے۔
(اِ) پولیٹیکل بدنظمی کا ایک زمانہ درمیان آیا جو زیادہ عظیم اور زیادہ

عالمگیر تھے بہ نسبت اوسکے کہ ہندوستان کے بر اعظم نے صدیوں سے
کبھی بھگتی ہو تب افتادہ لاش کی چیر پھاڑ اور نوچ کھسوٹ ہونے
لگی اور ایک کھلی جنگ ہوئی جسکا سواے لوٹ کھسوٹ یا ایصال
مالگذاری کے بہت ہی کم کوئی مقررہ غرض و مقصد تھا۔ پہلے پہل
مرہٹے کپتان گرمجوش اور غیر محتاط گرالا افسر تھے اونکو ذات
یا مذہب کے حکیمانہ خیالات کی اوس سے زیادہ پروا تھی جتنی کہ اون
ترکمانوں کو تھی جو بابر یا نادرشاہ کے جھنڈے کے ساتھ آئے
تھے یا اون مختلف مذاہب یا اقوام کے قسمت آزماؤں کو تھی جو
بنگال یا دکن میں سلطنت کی لوٹ پر لڑ جھگڑ رہے تھے یہ امر قابل
ذکر ہے کہ جنگجو مرہٹوں کی حکومت میں جو جابرانہ حملوں اور لوٹ
مار پر قائم تھی اٹھارھوین صدی کے قریب کل اختیار ایک برہمن
خاندان کے ہاتھ آگیا تھا۔ برہمن پیشوا صرف فوجی سردار تھا جو
بذات خاص فوج کی کمان لیتا تھا بلکہ اوسکی مرہٹی فوج کے بیشتر افسر
برہمن ہی تھے اور چونکہ مغربی برہمن بلحاظ اپنی عادات اور پیشہ کے
جسمانی پھرتی اور مضبوطی کی بہ نسبت ذہنی اور علمی قابلیت کے لیے
زیادہ مشہور ہین اونکا یہ سپاہیانہ کایا پلٹ ثابت کرتا ہے کہ کہانتک
اوس زمانہ کا جنگی جوش پروہتائی اور خاندانی رسم پر غالب آگیا تھا۔

اس طرح گذشتہ صدی کے آخر مین ہندوستان عام پولیٹکل خیالات
مذہب سے اوسی قدر دور تھا جیسا کہ پہلے کبھی تھا اور جس طور پر ہندوستان
مین قومین تھین اسی طور پر ہندوستان کے کل برّ اعظم کے صوبہ یا
خطے مین وہ چیز نتھی جسکو ہم یورپ مین ایک معین اور متمیز قومی ملت
کہتے ہین یہہ فرض کر لیا جا سکتا ہے کہ قومون کا بننا مذہبی اعتقادات کو
ایک مرکز کیطرف راجع کرنے مین بہت مدد دیتا ہے اور جبکہ ایک قوم
ایک مرتبہ پولیٹکل وجود حاصل کر لیتی ہے تو جلد وہ ایک نہ ایک مذہب
سے اپنے تئین آراستہ کر لیتی ہے اور زیادہ قوی فرقہ آہستہ آہستہ
تمام اپنے مقابل کے کمزور فرقون کو ملا لیتا ہے ہندوستان
مین اس بات کی علامتین اوسوقت پائی جاتی تھین کہ سلطنت مغلیہ
کے شکست ہونے سے آخرکار اقوام پیدا ہو جاوین کیونکہ بعضے
بڑے جرگے ایک سرگروہ کی ماتحتی مین جمع ہوتے جاتے تھے
اور بلحاظ ملک اور حکومت کے قرار حاصل کرتے جاتے تھے لیکن
ٹھیک اوسی وقت انگریزون کی مداخلت نے ہندوستان کی
تاریخ کے کل واقعات کا رخ پھیر دیا۔
پس یہہ تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ اس طور پر وہ پولیٹکل انقلابات
جنکی وجہ سے ہندوستان ہمارے ہاتھ آیا اس سوال کی تشریح

کرتے ہین کہ کیون ایک ایسا مذہب جسنے دو ہزار برس کا عرصہ ہوا تمام مشرقی ایشیا مین دو نہایت وسیع و عام پسند مذہبون کو یعنی مذہب برہمنان اور بودہ مت کو نشو و نما اور اشاعت بخشی ہو اب بھی مذہبی ابتری سے جھگڑ رہا ہو اور کیون ایسے کامل طور پر جمع کرنے اور قائم کرنے مین ایسے مذہبی ضابطون اور کارخانون کے ناکام رہا ہو جیسے کہ نہ صرف اور آریا ملکون مین بلکہ تمام مغربی ایشیا مین تکمیل پا گئے ہین ہندوستان ابتک پرانی دنیا کے متعدد دیوتاؤن اور اونکے قصون سے اور عجیب اسرارون سے اور حکیمانہ برہم گیانون سے پر ہے جنکی ایک تہ دوسری تہ کے نیچے نہین جمی ہے (جیسا کہ اوس مذہبی تہ بندی کا حال ہے جسمین کہ یہ تمام پرانے ... مین بھی ابھی پائے جاتے ہین) بلکہ مخلوط اور ایک دوسرے سے بلاکسی ترتیب یا پیوستگی کے ملے ہوئے ہین جو مذہب عیسوی جسکے کہ ہم انگلستان مین آجکل معتقد ہین ایک نہایت دراز عرصے کے نشو و نما کا نتیجہ ہے اور ایک ایسے درخت کا پھل ہے جسکی جڑ مین دنیا کے ابتدائی زمانہ تک چلی گئی ہین تاہم وہ فاصلہ جو درمیان پروٹسٹنٹ انگلستان اور توریت کے زمانہ کے کوائف اور طریقون کے واقع ہے اوس فرق کا غیر مناسب پیمانہ نہین ہے جو مذہبی ترقی کے

لین مین درمیان انگریزون اور ہندوون کے واقع ہے تخیلاً میکیہ
کی حکایت کو لو جو جون کی کتاب بنکے سترہوین اور اٹھارہوین باب
مین درج ہے دیکھو کیونکر اوسکے یہان ایک بتخانہ تھا اور نقرئی مورتین
بنائی تھین اور اپنے لڑکون مین سے ایک کو اپنا پوجاری بنایا تھا
کیونکر اوسنے بعدہ ایک خانہ بدوش لیوایٹ کو اپنا پروہت بنایا
اور کیونکر ایک دن چھ سو مسلح ڈینایٹ اوسکی مورتون کو مع اوس
لیوایٹ کے لیگئے اس قصہ کو سنکر جبکہ یہ اتوار کو عیسائی جماعت
کے سامنے پڑھا جاتا ہے انسان کو اون عجیب سلسلہ واقعات اور
تجنیس خیالات پر پیچھے نظر ڈالنے سے حیرت اور محویت ہوتی ہے
جن واقعات کی وجہ سے ایک قدیم فرقہ شام کی یہ داستان برطانیہ
کے دیہات مین ہفتہ وار پڑہی جاتی ہے یہ حکایت اس شکل مین ہم
تک ایک دور دراز ملک اور زمانہ سے آئی ہوگی جس طرح سے کہ
ایک گرم اور محض خشک میدان مین ایک بڑے دریا کا سوتا ضرور
بہت دور کے پہاڑون مین سے نکل کر آتا ہے اور جس طرح سے
ایک شخص دریاے سندہ کے برف سے نکلے ہوئے پانی کو جھلسے
ہوئے ریگستان کے درمیان مین موسم گرما مین پوری دہار سے
بہتا ہوا اور اپنے منبع سے جو ملک تبت مین ہے دو ہزار میل کے

فاصلہ پر دیکھکر خوش ہوتا ہے اوسی طور سے اوسکا دل ایک وسیع
فاصلہ زمین وزمان کے خیال سے بہر جاتا ہے اور اوس خوشنما تفرقہ
سے جو ماضی وحال کے درمیان واقع ہوا ہے اور وہ طویل اور لہراتا
زمانہ تاریخی جو مینا کے بتخانہ واقع کوہ فریم اور ایک انگریزی پروٹسٹنٹ
کے گرجے مین سہ پہر کو انجیل کے سبق پڑہنے کے درمیان حائل
ہے کیا دل پر اثر کرتا ہے۔
لیکن ہندوستان مین یہ بات دیکھکر تعجب ہوتا ہے کہ مذہبی ترقی
کے اس دریائے کو وہ پر زور اور دائمی ہے اپنے لیئے ایک صاف دہار
نہین نکالی کہ جسمین وہ بہت سا پانی جمع کرے اور ہمیشہ بہے جاے
یہ صرف مثل ایک وسیع ترائی کے ہے جو نیچے ہمالیہ پہاڑ کے پہیل گئی
ہے اور ہمالیہ ایک ایسا سلسلہ پہاڑ کا ہے جو دنیا کے ایک خاص
مذہبی خطہ کی حد فاصل ہے میکہ کے قصہ درمیانی سے اہل یوروپ کو
حیرت ہوتی ہے اور وہ اونکی سمجھ مین نہین آتا ایک لائق مفسر ڈاکٹر اسمتھ
کے لغت انجیل مین انگلستان کے مستند مراسم دینی سے صریحاً
مخالف مراسم میکہ کا تطابق نہین کرسکا ہے اور نہ دنیائٹ کی زندگی
کی تصریح کرسکا وہ لکھتا ہے کہ ہم مغرب کے رہنے والے ترتیب اور اسکی برکتوں کو
مذہب کے ساتھ متعلق کرنے کے عادی ہین لیس ہمارے ذہنونکو

یہ بات دیکھکر حیرت ہوتی ہے کہ یہ بے قانون لٹیرے کیسے پابند
مذہب تھے۔ ہم یہان اس بات کی بحث کرنے کے لیے ٹھہرنا نہین
چاہتے کہ تاریخی واقعات سے اسبات کی کہ امن اور ترتیب
کے ساتھہ مذہب کا فطری تعلق ہے کہانتک تصدیق ہوتی ہے
اور ایک مغربی شخص کا خیال اس بارہ مین کہانتک درست ہے
اس مصنف کی راے مین مذہب ظاہرا ایک محدود مجموعہ اخلاق کا
ہے جو ایک مقررہ سلسلہ آئیات پر مبنی ہے۔ اس مصنف نے اس
بات پر لحاظ نہین کیا کہ آفات اور مشکلات سے بھی تو مذہبی خیال پیدا
ہوتا ہے۔ گو ایک یورپین فاضل کی نگاہ مین شامی طریقہ زندگی کی
یہ تصویر تین ہزار برس کے گہرے دہندلی معلوم ہوتی ہے لیکن
کسی شخص کو جو ہندوستان کے کسی بے آئین حصہ مین رہا ہے
غیر مانوس معلوم نہو گی اور اوسکے ظاہری اختلافات اوسکی صداقت کا
ثبوت ہونگے تہوڑی سی ضروری تبدیلی کے بعد اس تصویر کے
جزویات بہی ہندوستان کی کیفیت کے مناسب حال ہوجاینگے
اور راجپوتانہ مین اونکو سنکر کسی کو تعجب نہو گا گو مغربی دنیا کے
طالب علمون کی سمجہہ مین یہ واقعات مشکل سے آتے ہون۔ میکیہ کے
فرمانے سے مذہبی خیالات اور مذہبی ترتیب اور درستی کی عام ترقی

مین ہندوستان نے ایسا صاف قدم نہین بڑھایا جس سے کہ
اوسکی تمام آبادی قرار واقعی طور پر ایک بلند تر روحانی پیمانہ پر جا گزین
ہو۔ اتنی صدیون کے عرصہ دراز مین روحانی معاملات مین ہندو
جنگل مین بھٹکتے رہتے تھے مگر اونھون نے کوئی باقاعدہ عمارت
نہین بنائی نہ کوئی عام آزاد منش ترتیب مذہب کو دی نہ کوئی ایسا
معبد بنایا جہان کہ اونکی تمام اقوام جا سکین۔ برخلاف اسکے تمام
اور قومون نے جو ہندوؤن کے برابر کی بلکہ اون سے کم تہذیب
کی تھین اور اون سے کم عقل تھین کوئی نہ کوئی ایسی عمارت اپنے
واسطے طیار کی تمام سرزمین ہندوستان بیشمار مندرون مٹھون
اور معبدون سے پرستش کے مقامون اور قربان گاہون سے
بھرا پڑا ہے۔ لیکن جس طرح ہندوستان کے قدیم معبد گاہون کے
کھنڈرون سے طرز عمارت کی تقدیم و تاخیر کے کسی صاف با ترتیب
سلسلہ کا پتہ نہین چلتا (کیونکہ بسا اوقات زیادہ پرانے معبدون کی
عمارت زیادہ مکمل ہے) اوسی طرح روحانی خیالات کے کسی صاف
اعلی درجہ کی طرف جانیوالے سلسلہ کا نشان نہین لگتا۔ ہر روز کے برتاؤ
کے عقائد اور رسوم، قدیم اور جدید تعصبات کی پچیکاری کی مانند ہین
جن ایسے مندرون سے مشابہت رکھتے ہین جو زیادہ پرانی عمارتون

کے کھنڈرون کے مصالح سے یا اونپر خوب بنے ہوئے آج نظر آتے
ہین۔ پتھر جنپر ایک دیوتا کے نشانات کندہ ہین ایک دوسرے
دیوتا کے مندر مین جڑ دیئے گئے ہین۔ جس طاق مین کسی زمانہ مین
بُدہ کی مورت رکھی تھی اب مہا دیو کا لنگ رکھا ہے اور مزید برآن
پتھر کی چوکھٹ اور ستون تو قدیم ہندوؤن کی طرز عمارت کے ہین
مگر اونپر گنبد مسلمانی طریقہ کے رکھے ہین۔ یہ کسی طرح فرض نہین کیا جا سکتا
کہ اعلی درجہ کی زندگی یا زیادہ خالص ہوا مین چڑہنے کی طرف ہندوستان
مین رجحان طبیعت نہین پایا گیا یا کوشش نہین کی گئی برعکس اسکے
ہندوستان کی کل مذہبی تاریخ ایسی جد وجہد سے مملو ہے۔ ایک
اور مقام پر مذہب ہنود کا کل سمان ہم نے بیان کیا ہے کہ وہ ہمیشہ
متواتر حرکات اور تغیرات سے اون مذہبی فروعات کے زندہ رہتا ہے
جو اپنے وجود کے لیئے دائمی تنازع مین رہتے ہین جنمین عمدہ خیالات کے
(گو اون خیالات کی صورت اور نسل بگڑ گئی ہے) ابتدائی نشان ابھی
تک باقی ہین اون رشیون اور بھگتون کے گروہ مین جو ہندوستان
کی ضعیف الاعتقادی سے پیدا ہوئے ہین بسا اوقات ایسے عارف باللہ
پیدا ہوئے ہین جنہون نے ایک نئی روشنی کی جھلک دکھائی جنہون نے
کسی بڑے اخلاقی اصلاح کے لیئے شور و غل مچایا جنہون نے عوام الناس

کے دلون مین ایک جاگزین تحریک کو پیدا کیا اور اوسکو تشخیص
دی ایسے مرد ہندوستان کی سوسائٹی مین لپنے نشان چھوڑ گئے
ہین اونکی پنتہ قائم ہین لیکن اونکا سچا جذبہ بتدریج گھٹ گیا ہے
شمع ہاتھون ہاتھہ جاتی ہے لیکن جاہلانہ خوف کی تاریکی مین اوسکی
روشنی دن بدن دھندلی ہوتی جاتی ہے اون متعدد شخصون مین جو
اوسکے اسرار سے واقف ہوگئے ہین وہ بطور ایک پنہان شرارہ کی
کے باقی ہے اور عوام الناس کے لیئے جو مضرت رسان دیوتاؤن
سے بوجہ جہالت کے ہمیشہ خائف رہتے ہین بطور ایک بدشگونی کے
باقی ہے۔ جب سے کہ ہندوستان مین بودہ مت کو زوال ہوا کسی
مذہبی طریقہ نے وہان کے باشندون کے دلون پر ایسے جر ثقیل
کی سی متحرک قوت حاصل نہین کی جو کہ ہندوون کے گروہ عظیم کو تعصبات
کے نشیب سے صاف نکالکر کسی باترتیب اور ترقی پذیر اعتقاد کے
مضبوط زمین پر پہنچا دے۔

پس اوس شخص کے لیئے جو ہندوستان کو معائنہ کرتا ہے بہت
سی وجوہات سے قابل ذکر صورت و کیفیت اوسکی مذہبی حالت ہے
اور مین نے اس رائے زنی کی جرات کی ہے کہ تمام ہندو مذہب کی
اس خراب و خستہ و بے ترتیب حالت کے اسباب زیادہ تر اور صرف

منسوب کیے جا سکتے ہین رعایا کی پولٹیکل مصیبتون سے اون تکلیف
بے ترتیب اور پر اندیشہ زندگی نے جو اونکو گ…وہ نے بہت سی
صدیون سے بسر کی ہے یہانتک کہ فوجی جذبہ کا بے اعتدالی سے
عرصہ دراز تک غلبہ رہا۔ بالتخصیص اٹھارہوین صدی کی متواتر کشمکش
اور لڑائیون نے مذہبی اتحاد کے اجزار کو پرزے پرزے اور ٹکڑے
کرکے پھینک دیا اور اس سبب نے مذہبی ترقی کو روک دیا۔ پس جبکہ
انگریز ہندوستان کے مالک ہوئے تو اونہون نے مصر یا الجیریا کی
طرح پر ہندوستان مین کوئی بخوبی باقاعدہ کٹر یا موحد مذہب مقابلہ
کے لیئے یا کوئی عظیم رعب دار پوجاریونکا فرقہ منتظم نپایا۔ اسلام کا
پولٹیکل غلبہ جاتا رہا تھا اور باستثنا ے ایک یا دو قوی پنتھون اور توہی
جرگون کے مذہب ہنود نہایت ابتری اور نااتفاقی کی حالت مین تھا۔

اگر یہ قیاس صحیح ہے کہ ہندوستان کا یہ مذہبی زوال اون
پولٹیکل بدبختیون سے جو پشتہا پشت سے عائد ہوئی ہین قریب قریب
متعلق ہے تو دل مین یہ خیال کیئے بغیر نہین رہا جاتا کہ مستقل اور زوردار
انگریزی انتظام کی وجہ سے جو قرار واقعی ترتیب اور امن و امان جلد
ہندوستان مین پھر قائم ہوا ہے اوسکے کیا نتیجے ہونگے۔

ہم پہلے بیان کر چکے ہین کہ دیوتاؤن کے اس عجیب گروہ اور

اختلاف رسوم کو جو ہندؤن مین پائی جاتی ہین بطور تصویر روم اور
یونان کے قدیم بت پرستی کے خیال کرسکتے ہین جو بیان قیصریہ کے
یوسوبیس نے اپنی کتاب طیوفینیہ مین اوس بے انتظام فوق الفطرت
مذہب کا کیا ہے جو دین عیسوی کی فتح کے قبل مہذب دنیا مین مروج
تھا۔وہ قریب قریب لفظ بلفظ آجکل کے ہندوستان کے لیے چسپان
ہے، وہ تحریر کرتا ہے کہ کیونکہ مشرک لوگ زمین کے میوون کو، اپنے کمینہ
جذبون کو اور جانورون کو، دیوتا بناتے تھے اور کیونکہ چند آدمیون
کی نسبت اونہون نے یہ مشتہر کیا۔کہ بعد انسانی چولا چھوڑنے کے وہ
دیوتا اور نیم دیوتا بنگئے یہ خیال کرکے کہ ربانی بود و باش مردون کی
قبرون کے اغل بغل اور مقبرون مین گھومتی پھرتی تھی"۔اور کیونکر وہ
لوگ آدمی اور جانورون کی مورتین بناتے تھے اور غیر محسوس بہوت
پریتون کو قربانی دیتے تھے، اور اونکی رسمیات کیسی شرم کی باتین
تھین، اور اونکے چڑہاوے کیسے خوفی تھے۔اوسنے اون حکیمون
کی بھی ہجو کی ہے "جو حق کی جستجو مین بلا کسی تجربہ کے صرف چکنی
چپڑی باتون کے ذریعہ سے" تمام چیزون کی اصلیت دریافت کرنیکا
دعوی کرتے تھے اور یہ فیصلہ کرتے تھے کہ آرام ہی خاص عمدہ
چیز ہے، برخلاف اوسکے اور لوگ یہ کہتے تھے کہ عقل کی بات ہے

ہی خدا ہے اور بعض کہتے تھے کہ مادہ پر دست قدرت کسی کا نہین لگا ہے - یہ بیان ہندوستان کی آجکل کی حالت سے ایسا چسپان ہے کہ ہر شخص جو اوس ملک کی تمام حالت پر نظر ڈالیگا وہ اس مشابہت سے متحیر ہوگا اگر ایک خیالی استعارہ استعمال کیا جاے تو وہ خیال کریگا کہ وہ اون دور کے ستارونمین سے ایک پر پہنچگیا کہ جنکی روشنی ہماری دنیا مین سولہ سو یا اٹھارہ سو برس مین پہنچتی ہے پس جو کچھہ کہ اس دنیا مین ہو رہا ہے اوسکے انعکاس کو اتنی ہی صدیون تک سفر کرنا ہوگا قبل اسکے کہ وہ اس فرضی ستارہ سے دیکھنے والے کی آنکھہ پر پہنچ سکے اور یہان کے باشندے اگر اونکی قوت باصرہ اسقدر قوی ہو کہ جو کچھہ زمین پر گذر رہا ہے اوسکو تمیز کر سکین اس گھڑی تمام سلطنت روما کو مع اون تمام بیشمار مندرون اور قدیم کفر و شرک کے اعلی مقامون کے سامنے پھیلا ہوا دیکھہ سکتے ہین - یوسوبیس لکھتا ہے کہ تعجب کا مقام تو یہ ہے کہ اس مکروہ شرک کے زمانے مین لڑائی جھگڑا فساد ہل چل اور شہرون کی بربادی جاری تھی لیکن اس کفر و شرک کی بربادی اور انہدام کے ساتھہ کامل امن حاصل ہوا جسمین ہر عمدہ چیز بلا نقص سر سبز ہوئی - بلاشبہہ جو اصل نتیجہ لشب تصریہ نے اس سے نکالا ہے

وہ یہ ہے کہ مذہب عیسوی نے دنیا مین امن قائم کیا اور نہ کوئی شخص اوس بیحد پولیٹیکل اثر سے انکار کرسکتا ہے جو ساری تاریخ مین سب سے بڑے مذہبی اور اخلاقی اصلاح نے ضرور ڈالا ہوگا لیکن وہ بہت زور کے ساتھہ یہ بھی کہتا ہے کہ کیونکر رومی فتوحات ملنے اون تمام قدیم سدراہون پر جنھون نے جماعتون کو متفرق اور مقید کر رکھا تھا کی وجہ سے تمام قدیم دنیا کے ٹکڑے ٹکڑے کر رکھے تھے ایک بھاری کچلنے والا اور ہموار کرنے والا بیلن پھیرا اور جدا کرنے والی دیوارون کو مسمار کردیا اور ہوا اور روشنی کا گذر ہونے دیا وہ صاف طور پر یہ بات دیکھتا ہے کہ بے خلل امن ہی نے بنفسہ متعدد معبود پرستی کی رسوائی زوال اور بربادی پیدا کی کیونکہ وہ لکھتا ہے کہ " انسانی زندگی کی بتدیلی اب حالت امن وآرام مین ہوگئی تھی اور الہام ایسے وقت مین ظاہر کیا گیا جو اوسکے لیئے موضوع تھا اب حکمرانون، بادشاہون، سردارون، اور گورنرون کے گروہ نہتے صرف ایک بادشاہت اہل روما تمام جگہہ پھیلی ہوئی تھی اور اوس بے امن غیر صلاح جو دشمنی کا خاتمہ ہوگیا تھا جو ایسی مدت دراز سے توموتین چلی آتی تھی اور جس طرح سے کہ ہمارے مسیح کی ہدایت کے موافق ایک خدا کا علم تمام انسانون کو دیا گیا

اوسی طرح سے تمام رومن سلطنت پر ایک بادشاہ حکمران ہوا اور سب طرف سے امن وامان تھا تمام بنی نوع انسان مین دو لاثانی فائدے پیدا ہوئے ایک تو پارسائی کی ہدایت اور دوسرے رومیون کی سلطنت۔ کوئی شخص جہان چاہتا اپنی تجارت کا اسباب بھیج سکتا تھا یا خود جا سکتا تھا بلا کسی خطرہ کے مغرب کے لوگ مشرق مین آتے تھے اور مشرق کے مغرب جاتے تھے۔ المختصر رومی سلطنت کے فوائد واسطے اشاعت ایک مذہب کے ایسے عظیم اور بدیہی تھے کہ گویا صریحًا پیشتر ہی سے اشاعت انجیل کے لیئے وہ مقرر ہوئی تھی کون شخص اسکا معترف نہو گا جبکہ وہ یہ خیال کریگا کہ حواریونکا بھیجنا جبکہ تمام قومین ایک دوسرے کے خلاف تھین ایک آسان امر تھا لیکن خدا نے جو سب پر حاوی ہے اس بڑی سلطنت کے خوف کے ذریعے سے شہر دشمن بت پرست کے پوجنے والونکے غیظ و غضب کو روک دیا۔"

"اس عبارت کو شاید اور طوالت کے ساتھ ہم نقل کر سکتے تھے کیونکہ یوسوبیس کے دل میں یہ خیال کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ رومن سلطنت بطور ایک بڑے جنگی انجن کے اس غرض سے مقرر ہوئی تھی کہ بت پرست دنیا کے باہمی تنازع اور تکرار سے مخالفتون کو دبا دے اور نیست و نابود کر دے اور درخشیانہ بدبی کو

اور ہر شہر کے جدا جدا حکمرانون کے ظلم کو مسدود کردے دنیا کی
تاریخ مین ایک وسیع خطہ زمین مین امن و امان اور قانون کے
مستقل اجرا کے مقابلہ مین ان نہایت قدیم تعصبات کا زائل اور
منہدم ہونا ایک نہایت تعجب انگیز واقعہ ہے گو اوسکی وجہ ہم جسطرح
سے چاہین بیان کرین وہ تعصبات بوجہ جہالت اور علیحدگی پیدا ہوئے
اور اونکا نشوونما ہوا وہ گویا عکس اور تصویر خیالی تھے جذبات انسانی
کی اور نیز اون غیر قابل تصریح آفات کی جو اوائل زمانہ سے
چلی آئین یعنی ایسے زمانہ سے کہ جسکے پہلے انسان کی یاد کام
نہین کر سکتی چند صدیون ہی مین شرک کی کل عمارت و سامان
شکست ہوگئے اور اون مہذب اقوام کے سطح سے غائب ہوگیے
جنکا حفظ و امن اور باترتیب انتظام ایک وسیع روحانی اصلاح کا
ضروری پیشرو اور رہنما ثابت ہوا۔

اگر ہم اون سوشیل و پولیٹیکل تغیرات مین جو مغربی دنیا مین رومن
فتوحات کے سبب سے واقع ہوئی تھین اور جو ہندوستان کے
براعظم مین انگریزی تسلط کی وجہ سے ظہور مین آئی ہین مطابقت
دکھلادین تو یہ بات نامناسب و بیجا نہوگی کہ ہم اس تطابق کو طول
دین اور اون نتائج کے احتمالات کی نسبت رائے زنی کرین جو آخرالذکر

صورت مین مثل اونکے پیدا ہونگے جو اول الذکر صورت مین ظہور پذیر
ہوئے تہے۔ ہم بالکل اوس کرہ ہوائی کو تبدیل کر رہے ہین جسمین
خیالی تعصبات پیدا ہوتے ہین اور نشو و نما پاتے ہین ہم امید
کر سکتے ہین کہ فوق الفطرت مذہب کی یہ بیرونی صورتین یکایک
پگھل جائینگی اور نیست و نابود ہو جائینگی بغیر اسکے کہ اونپر کوئی بیرونی
صدمہ پہنچے اور بغیر اسکے کہ اونکے اندرونی زوال کی علامات بہت
پیشتر سے نظر آئین مثل اون برف کے تودون کے جو آخر کار
گرم خطون مین پہنچکر اندر ہی اندر اپنی پیندی کے گلنے سے یکایک
اوندھے ہو جاتے ہین۔ اسوقت مذہب ہنود کا سایہ ابتک کل ہندوستان
پڑتا ہے عقائد و پرستشونکا دشوار گذار جنگل ویسا ہی گھنا و مضبوط
نظر آتا ہے جیسا کہ کبھی تھا لیکن یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ نیچے
نیچے اوسکی جڑین قرار واقعی طور پر کاٹی جا رہی ہین جو ابتک غیر تیقن و
غیر تحفظ نے اوس چیز کو قائم رکھا جسکو جہالت اور سکون نے
پیدا کیا تہا لیکن پرانا ڈھنگ اب بدل گیا ہے اب اوسکی جگہ نیا ڈہنگ
چلا ہے اخیر مقابلہ جو نئے طریقہ امن اور قانون کا ہندوستان
کی رعایا کے جنگجو اور سرکش جزو نے کیا تہا وہ مئی ۱۸۵۷ء سے
۱۸۵۸ء تک رہا تہا۔ ہندوستان کی ساری تاریخ مین کبھی بارہ برس

کے اندر اتنی قطعی لڑائیان نہین ہوئین جیسی کہ ان بارہ برس کے
اندر ہوئین انگریزون نے دو خوفناک قواعددان فوجون کو یعنی سکہون
کی اور خود اپنے سپاہیون کی فوج کو منتشر کر دیا اور دو نو ہنسیاد
تازہ سلطنتون کو نیست و نابود کر دیا جو شاید مضبوط ہو کر قوم کا درجہ
حاصل کرتین انگریز ہندوون کی عارضی حرارت دینی اور مسلمانون
کی مذہبی گرمجوشی پر غالب آئے اونہون نے ان دو قوتون کو
ایک دوسرے کے مقابلہ اور دبانے کے لیئے استعمال کیا اونہون
نے ہندوستان کے ہتہیار چہین لیئے اور بالفعل جنگی زمانہ کو ختم
کر دیا ہے ہمنے اب خاصی جسمانی حفاظت اور بے روک ٹوک وسائل
آمد و رفت جاری کر دیئے ہین ہم اب ہندوستانیون کو فرصت
اور تعلیم دے رہے ہین علمی طریقہ اور دقائق شناسی سکہا رہے ہین
ہم اونکے واسطے اون پہاٹکون کو کہول رہے ہین جسکے پیچہے
مغربی علم کے پانی کا زیادہ ترچہاؤ ہو رہا ہے یہ ہنیے اوس دریائے
ذخار فلسفہ یونانی کے جسکو اہل روما نے اپنی سلطنت مین جاری
کیا جبکہ اونہون نے اوسکے سرچشمہ کو قابل گذر اور اوسکے بہاؤ کو آسان
کر دیا تہا۔ تواریخی راے زنی کے واسطے اس سے زیادہ دلچسپ
کوئی مضمون خیال مین نہین آسکتا کہ انگریزی تسلط کا ہندوستان

اور آخر کار تمام ایشیا کی تہذیب پر کیا اغلب اثر ہوگا کیونکہ اگرچہ
ہندوستان کی آیندہ مذہبی حالت کی نوعیت یا رجحان کی نسبت
کسی قسم کی پیشین گوئی کی کوشش کرنا نہایت ہی جرأت کا کام ہوگا
لیکن یہ امید کیجا سکتی ہے کہ انگریزی تسلط ایسا ہی مستقل ہے جیسا
کہ وہ بظاہر ہر صورت سے پایا جاتا ہے تو دو یا تین نسلون مین
ایک وسیع اور قوی کایا پلٹ ظہور مین آویگا یہ ممکن معلوم ہوتا ہے کہ
مذہب ہنود کے پرانے دیوتا دماغی روشنی اور ہوا کے جدید عناصر
مین ایسے ہی جلد مر جاینگے جیسی کہ جال مین پھنسی ہوئی مچھلیان پانی
سے باہر نکالنے پر مر جاتی ہین اور یہ کہ اوس تبدیلی کی وجہ سے جو
ہندوون کی مانند ذہین قوم کے مذہبی حوائج مین اونکے حالات کی تبدیلی
کی وجہ سے واقع ہوگی یہ غیر ممکن ہوگا کہ اونکے نئے عالم مین اونکے
پرانے دیوتاؤن کو جگہ ملے۔ اونکے ابتدائی مراسم آہستہ آہستہ
اسی طرح سے مرجھا کر زائل ہو جاوینگے جیسے کہ ساحری یوروپ سے
جلدی اور جیسے دیگر توہمات بتدریج منہدم ہوتے جاتے ہین خود
اس تحریک مین کوئی نئی بات نہین ہے لیکن ہندوستان مین جو تیزی
اور زور کی علامات اوسکی رفتار مین پائی جاتی ہین وہ بے نظیر ہین
کیونکہ اوسکی نادر گویا یوروپ کے جہاز نے اپنے ساتھ باندھ لیا ہے اور جو

آخر الذکر جہاز اپنے پورے دہوئین کے زور سے چل رہا ہے اور
ہندوستان کی حالت کے لیئے یہ خاص دلبستگی بلکہ شاید اندیشہ کا
مقام ہے۔ دنیا کی ترقی کرنیوالی قومون کے لیئے بعض زمانون مین
یہ ضرور ہوتا ہے کہ وہ اپنی عقل کی ترازو کو از سر نو ٹھیک کرلین یعنی جو
کچھہ کہ وہ یقین کرتے ہین اور جو کچھہ کہ وہ جانتے ہین اوسکے درمیان
مین ایک قسم کا میل نئے سر سے قائم کرین جبکہ علم و یقین کا پلہ برابر
نہین رہتا تو اوسکی ابتدائی علامت اوس چیز مین ظاہر ہوتی ہے جسکو
بیقراری کی کیفیت کہتے ہین جو سلطنت روما مین نظر آئی تہی پیشتر اسکے
کہ مذہب عیسوی نے اوسکا علاج کردیا اور جسکا ہر شخص کو اسوقت
ہندوستان مین بہی ظہور نظر آتا ہے ممکن ہے کہ یہ وہی بیچینی کی
کیفیت ہو جسکو ڈاکٹر ہنٹر نے ہندوستان کے مسلمانون مین پایا ہے اور وہ غالبًا
مسلمانون کی اوس تازہ سرسبزی کی بنیاد ہے جو مسٹر ڈبلیو جی پالگریو
کے علم و یقین مین تمام اسلام مین جاگزین ہو رہی ہے بلاشبہہ
اوسکے آثار ہندوؤن کے اون متعدد فرقون مین پائے جاتے ہین
جو ایک زیادہ روحانی مذہب کی طرف ترقی کر رہے ہین جو اوّل درجہ
کے شرک کی معنوی تاویلین کر رہے ہین اور جو ایک ایسے ذہنی مذہب
کی طرف مائل ہین جسپر کہ برہمو سماج کے عقائد کی بنیاد قائم ہی۔ شامل ہین انکا

خمیر مختلف فرقون مین اوٹھہ رہا ہے اور جنوب مین اوسکا اظہار اوس
درخواست مین ہوا ہے جو تعلیم یافتہ ہندوؤن نے اپنے مذہبی اوقات
کی اصلاح کے لیئے گورنمنٹ کے پاس بہیجی ہے اگر ہم اس درخواست
کی منظوری کی کوشش کرینگے تو وہ ہمکو اور نیز ہندوؤن کو بہت
دور لیجاویگی کیونکہ اگر متعدد معبود پرستی کی خرابیون کے صاف کرنے
اور ظاہری پرستش کو ایک مہذب اور معقول طریقہ پر قائم کرنے کے
قرار واقعی کوشش کیجاوے تو یہ محال ہے کہ وہ رائین اور اصول
اوسمین داخل نہ کیئے جائین جس سے کل عمارت کی بنیاد پاش پاش
ہوجاوے +

اس طرح سے یہ قیاس کرنے کے سبب اور وجہین ہین کہ
مستقل عام امن اور یوروپ کی عطا کی ہوئی قوت متحرکہ دونون ملکر
ایک ایسے ذہن وعقل کی تیزی کے ساتھہ وسعت کا باعث ہونگے کہ ہندوستان
نہایت تیزی سے اون صدیون اور درجون مین سے ہوکر گذر جائیگا
جنکے حاصل کرنے مین دیگر اقوام کو اپنی عمر مین منزلین طے کرنی پڑتی
تہین - ہندو لوگ آجکل اوس سفر کو دو دن مین طے کرتے ہین جسمین
دس برس ہوئے کہ مہینہ بہر لگتا تہا کیونکہ انگریزون نے اپنی ریلین
جاری کردین قبل اسکے کہ ہندوستانیون نے پختہ سڑک ایجاد

کی تہی۔ اوراسی طرح سے درمیانی ترقیات کو پہاند کہ ہندوستانیون
کی دماغی ترقی بہی نہایت عجلت سے ہوسکتی ہے ابتک نئے مذہبی
خیالات ہندوستان مین ہمیشہ پیدا ہوتے رہے اور حفظ امن اور
بلاخلل انتظام کے نہونے کی وجہ سے ہمیشہ مرجہاتے اورزائل ہوتے
گئے لیکن ایسے خیالات جواب آئندہ پیدا ہونگے اونکی پرورش ہوگی
اور بلاروک ٹوک اشاعت پاوینگے بشرطیکہ اونمین مستقل نشوونما کا اصول
ہو اگر صرف یہی امن باقی رہا تو اغلب ہے کہ ہندوستانین کوئی بڑی
بہاری تحریک ہوگی لیکن اوس تحریک کا رنگ ڈہنگ کیا ہوگا وہ کس
مرکز کی طرف کشش کریگی یہ ایک ایسا سوال ہے کہ جسکا جواب امتداد
زمانہ ہی سے دیاجاویگا صلح پسند عیسائی حکومت نے ہندوستانمین
اسلام کو ایک موقع دیا ہے کہ وہ پہر اپنی اصلاح کرے اور اوس قوت کو
پہر جمع کرے جو تمام وکمال اونکو ہماری وجہ سے حاصل ہوئی ہے ہمنے
اسلام کے بحری وبری آمدورفت کے وسائل کو پہر قائم کردیا ہم کسی قدر
اون سرحدون کے توڑنے کا نتیجہ بہگت چکے ہین جو رنجیت سنگہ اور
اوسکے سکہون نے ہماری شمالی مغربی سرحد پر ہندوستان اور باقی
مغربی ایشیا کے مسلمانون کے درمیان مین قائم کی تہین مگر اب بہی
ممکن ہے کہ ہندوستان کی ذہنی ترقی کی تاریخ مین دین محمدی ایک

بڑی جگہ حاصل کرے لیکن اوسکو جلدی کرنی چاہیئے ورنہ یہ الک دوسرا
سے آگے بڑھ جاویگا۔ اور بعض لوگ شاید خیال کرین کہ مذہب عیسائی دنیا کی
تاریخ مین دوسری مرتبہ اوس خالی جگہہ مین قدم رکھیگا جو ایک بڑی
وسیع سلطنت کے گرجانے سے پیدا ہوئی ہے اور اون قطعات پر
قابض ہوگا جو ایک نئی دماغی اور اخلاقی پنسال پر ایک بڑا عظم کے
اوپر اوٹھنے کی وجہ سے نکل آئے ہین لیکن مغربی یوروپ مین
جو خیالات کی حالت ہے اوس سے اس قیاس کی مشکل سے
تائید ہو سکتی ہے کہ ہندوستان مین اوس ملک کی جانب سے
ایسی کوئی قطعی تحریک ہوگی جیسی تحریک نے یونان و روم کی
متزلزل بت پرستی کو ٹیک اوسوقت مین تہ و بالا کردیا یکس سوا انا
نے جبکہ اعتقادات مختص المقام کو ایک دوسرے سے بھڑا دیا اور
متناقص کردیا اور ایشیا کی نہایت روحانی کیفیت مذہبی اونکو ملا دیا
ہندوستان پر یوروپ کا اثر بیشتر تجارتی اور علمی ہے انگلستان کا
خاص کام یہ ہے کہ ہندوستان مین ایسا استوار پولٹیکل سلسلہ قائم
کرے کہ جسکے سایہ عاطفت مین تمام دیگر سوشیل تعلقات نشو و نما
اور ہدایت پاوین لیکن یہان پر یہ مشکل آپڑتی ہے کہ بغیر کسی سینہ زش
کرنیوالے خیال کے مصالح کے کسی ایسی عمارت کی بنیاد کیونکر

ٹھہر سکتی اور قائم رہ سکتی ہے۔ مذہبی زندگانی مین ہی ابتک ایشیائی جماعتین اپنی ہستی کی غلت غائی اور اوسکے آرام کا باعث خیال کرتے ہین جبکہ ہندوستانیون نے اپنی عقلی آزادی حاصل کر لی تو یہ دیکھنا باقی رہیگا کہ وہ اس آزادی کا کیا استعمال کرینگے اور اس سوال کا حل ہماری سلطنت کے کامیاب انتظام کے لیئے بہی ضروری ہے۔ جدید خیالات کا تمام میلان شک اور انکار کی طرف ہے ایسی سوسائٹی کے لیئے جیسے کہ ہندوستان ہی میں ان کل اوس چیز کی جسکو کہ ہم تہذیب کہتے ہین ایک پگہلانے والی قوت ہے یہ چراغ ہو تلوہین نئی شراب کا چہوڑنا ہے بجائے لنگر اوٹہانے کے لنگر کاٹنا ہے یہانتک کہ دوسری ضرورت کے وقت ڈالنے کے لیئے اور لنگر نہین ہونگے یہ ضرور ہے کہ فتح اور تہذیب ملکر پرانے عقائد اور تعصبات کو دور کر دینگے اور جبتک کہ کوئی عظیم جوش اس خالی جگہہ کو بہرنے کے لیئے مندوڑیگا تو ہمکو شاید کسی قسم کے روحانی تخت کے خلومین صدر نشینی کرنی ہوگی۔

ایسے تغیر و تبدل کے زمانے گورنمنٹ کو تکلیف دہ ہوا کرتے ہین ہندوستان مین انگریزون کو یہ مشکل واقع ہے کہ کوئی مذہبی تحریک کیون نہو ہم اوسمین شریک ہونے یا اوسکی حمایت کرنے کی تحریک

کر سکتے اسکی وجہ یہ ہے کہ ہم رعایا کے اوس انبوہ سے جسکا کہ ہم کو
انتظام کرنا پڑتا ہے اسقدر بہت سی باتونمین آگے بڑہے ہوے ہین
یا اقل درجہ اسقدر فاصلہ پر ہین کہ ہماری فوقیت سے عدم ہمدردی
پیدا ہوتی ہے اور اوس رعایا کی رہبری کی خواہش مین ہم صبر و امتیاز کو
کہو دیتے ہین برعکس اسکے ہندوستان کے باشندونمین ابہی سے
ایک ترقی کرنیوالا فریق پیدا ہو رہا ہے۔ اس گروہ کے لوگ جنکے دل
والٹیرین جذبہ سے آسانی سے بہرے ہوئے ہین غیر معقول اعتقادات کو
اور نیز اون مراسم کو جو بادی النظر مین مہمل ہین نفرت کی نظر سے
دیکہتے ہین لیکن حسن معاشرت کے علم مین جو ہم یورپین کو تجربہ
حاصل ہوا ہے اوس سے ایسی پرانی دنیا کی عمارتون کے منہدم
کرنے کی بے عقلی ثابت ہوتی ہے جنکی جگہہ پر ابہی تک کوئی اور
چیز قائم کرنے کے لیئے کوئی مستعد نہین ہوا ہو۔ مثلاً ذات غیر ضروری
اور بار گران معلوم ہوتی ہے، یورپین اوسکی نسبت سخت و سست
کہتے ہین جنکو برہمنون کے چال چلن کے قواعد بیمعنی اور ناقابل عملدرآمد
معلوم ہوتے ہین لیکن یہ چیزین بہت جلد خود منہدم ہوجاوینگے
بغیر اسکے کہ بذریعہ پیش از وقت قانون کی توضیح کے ہم اونکی محراب
کے بیچ کا پتہر نکال لین اسمین ہمارا کچہہ فائدہ نہین ہے کہ ہم اون چیزونکو

ایک دم سے ڈہا دین بلکہ ہمکو خود ابہی اوس ظاہری حقارت غالب
آنا چاہیے جو حسب معمول ایک یوروپین کے دل مین اون سوسائیٹیون
اور طریقہ خیال کو دیکہکر پیدا ہوتی ہے جو اون سے مختلف ہوتی ہین
جو اوسکے تجربہ کے احاطہ کے اندر ہوتے ہین ہمکو یہ ہی چاہیے کہ ہم
نوجوان ہندوستانیون کے دل مین منہدم کرنیوالے جذبہ کو حد سے
زیادہ نہ بہردین ہمکو یہ یاد رکہنا چاہیے کہ انگریزاور نیز ہندوستانیونکا
بالفعل مقدم فرض یہ ہے کہ سوشیل سلسلہ قائم رہے ایم پیرلافٹ
صاحب اپنی کتاب خیالات نسبت تہذیب چین مین ایک کتاب سے
وہ عبارت نقل کرتے ہین جسمین ایک انگریزی پروٹسٹنٹ پادری نے
یہ تحریر کیا ہے کہ ملک چین مین اخلاقی متواتر زلزلون کا سلسلہ واقع
ہو رہا ہے اور وہ پادری صاحب یوروپ کو اس بات پر مبارکباد
دیتے ہین کہ اون خوفناک شورشون کی وجہ سے قدیم زمانہ کے توہمات
اور کٹرپن اور تعصبات بالکل منہدم ہو رہے ہین مسٹر میلن صاحب
فرماتے ہین کہ آندہی اور طوفان ہوا کو صاف کرتے ہین لیکن مسٹر
لافٹ رقم طراز ہین کہ اس عبارت کی مراد ایک ایسی سخت شورشون
کی حالت پر اظہار خوشی ہے جسکا نتیجہ کامل ابتری ہے اور ایسی
ہلچلون کی نسبت یہ کہنا کہ وہ شرائط و اسباب ترقی مین داخل ہین

عبارت سے خطرناک مشابہت رکھتا ہے گو مصنف کی یہ مراد نہو۔
طوفان زمین اور ہوا دونون کو صاف کرتے ہین اور زلزلے اپنی
کارروائی مین بہت امتیاز کو کام مین نہین لاتے بہر حال یہ یقینی
امر ہے کہ ہندوستانی آب و ہوا مین اخلاقی زلزلے اور طوفان ہماری
سلطنت کی استواری و قیام کو سخت دہکا دینگے اور کسی طور پر اونکی
ترقی دینے مین ہمارا فائدہ نہین ہے۔ لکچر مذکور الصدر مین مسٹر لافٹ
ترقی اور تہذیب کے اون غیر محدود خیالات کی نسبت بحث کرتے
ہین جنپر وہ لوگ انحصار کرتے ہین جو ایسی سوسائٹی کو ڈہا دینا چاہتے
ہین جسکو کہ وہ سمجھہ نہین سکتے یا سنکی کہ اصلی غرض بعض اوقات اس
زیادہ نہین ہوتی کہ مغرب کے ذریعہ سے مشرق مین کچھہ کار عظیم
کر دکھاوین۔ صاحب موصوف مثلاً ہندو بیواؤن کے نکاح ثانی پر
انگریزون کا اظہار خوشی قابل اعتراض سمجھتے ہین اونکی یہ راے ہے
کہ اس قدیم رسم کی خلاف ورزی کے جواز کے ذریعہ سے ہمکو اوس
رسم کے مقابل جنگ کرنا ہرگز ہمارا کام نتہا یہ ممکن ہے کہ مسٹر لافٹ
خود اس غلطی کے قریب قریب مرتکب ہوئے کہ وہ مشرق کو مغرب سے
جا نچتے ہین شاید اونکو یہ یاد نرہا کہ ہندوستان مین بہت سی لڑکیان
اوس عمر مین بیوہ ہو جاتی ہین جبکہ وہ یورپ مین بالکل بچہ متصور ہوتی ہین

(دائیون کے ہاتھ سے نہ نکلی ہوتی ہین) اس معاملہ مین ہماری مداخلت حق بجانب ہے اور اور بہت سی صورتون مین ہماری قانونی عدالتون کی کارروائی نے اون مراسم کو ہنسواری اور دائمی اجرا بخشا جو قدرتی طور پر نہایت لچکدار اور بدلنے والی تہین اور اس طرح اونکو حالات کے مناسب لازمی ترمیمات اور بوسیدہ صورتون کی مردار کھال پہینکنے سے روک دیا یہانتک کہ خاص قانون بنانے کی ضرورت ہوئی لیکن ایسے سوشل قواعد کے مسدود کرنے کے لیئے ہمارے قانون نافذ کرنے کے خلاف کچھہ حجت کیجا سکتی نہ ہے جن قواعد کو ہماری ذات سے تعلق نہین اور صریحًا اخلاق کے خلاف نہین ہین۔ اور اون اشخاص کے ساتھہ بیقرار ہونے کے برخلاف ہر ایک بات کہی جا سکتی ہے جو ایک مختلف سوشل بناوٹ سے علاقہ رکھنے کی وجہ سے اون اصولون کو فورًا ترک کردینے پر رضامند نہین ہوتے جنپر کہ اونکی سوسائٹی کا سانچہ ڈہلا ہوا ہوتا ہے۔ یہ بیقراری اوس بے انصافی کے ہمجنس ہے جسکے ساتھہ (جیسا کہ اکثر بیان کیا گیا ہے) ہم گذشتہ زمانے کی نسبت زیادہ کرنے کے حد سے زیادہ عادی ہوگئے ہین کیونکہ ہم یہ بہول جاتے ہین کہ تحریری حالات فی الواقع ہمکو بہت کم معلوم ہین نسبت اون امور کے جو ٹہیک ٹہیک پیشتر گذر چکے ہین اور اس سے بہی کم اس بات

کی تشریح کر سکتے ہین کہ چند صدیون کے پیشتر لوگ کیسا خیال کرتے اور عمل کرتے تھے اور فی الحقیقت یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے سے ملک کی حالت اور ترقی کے بغور معائنہ کا موقع نہایت قیمتی ہے کیونکہ ہم یہان خود اون چیزون کو سامنے دیکھہ سکتے ہین جو غیبت مین دیکھنے سے بمشکل ہماری سمجھہ مین آسکتی ہین ہم تاریخ کے وسیع راستہ مین گویا پیچھے لوٹتے ہین اور ہم اپنی آنکھون سے اون کیفیات کو دیکھکر جنکو کہ پرانی کتابون کے ذریعہ سے ناواقفیت اور تعصب کی دہوندلی روشنی مین ہمنے دیکھنے کی اکثر کوشش کی تہی اون گذشتہ زمانون کی نسبت زیادہ صاف خیالات اور ہمدردی حاصل کرتے ہین یعنی جس زمانہ مین کہ وہ انسان تھے جنکی کہ ہم اولاد ہین جنکے کہ جذبات ہمارے ہی سے تھے اور جو عقل مین بہی ہمسے کم نہ تھے تاہم وہ اعتقادات واثق ایسے رکھتے تھے جنکو کہ اونکی اولاد نفرت سے رد کرتی ہے اور وہ نیک نیتی سے اون فعلون کو کرتے تھے جنکا احوال ہم اب خوف اور حیرت کی نظر سے پڑہتے ہین۔

ہم انگریزون کو صرف اتنی بات ضرور ہے کہ امن قائم رکھین اور راستہ صاف کردین ہمارا اسوقت فرض یہ ہے کہ ہم اوس تغیر اور تبدل کے زمانے مین جسکے کہ اب آنے کی توقع ہے ہندوستان ہین بطور

پہرے والے کے کہڑے ہون جس طرح سے کہ ہم ایسٹ انڈیا کمپنی کے
زمانے مین جگنا تھہ کے تہوار کی حفاظت کے لیے سپاہیون کی کمپنی
مقرر کرتے تہے بلا دست اندازی کے جگنا تھہ کو خود اوس ذہنی
ترقی کے اوٹہتے ہوئے جوار بہاٹا پر چھوڑ دینا چاہیے جوکہ خود بجا یا
یقیناً گرلیگی اگر وہ صبر اور ثابت قدمی سے ترقی کرتی جاے یا شبہہ
یہ منفی طریقہ یہ دور کہڑا رہنا ایک غیر کامل حالت ہے جو تمام محفوظ نہین
ہے کیونکہ ایک نہایت مستند حکیم کی یہ راے ہے کہ کسی ایسے
پولٹیکل طریقہ کو استواری حاصل نہین ہوسکتی جو محض مادی اغراض اور
مقصود پر مبنی ہے ابہی ہندوستان مین مذہبی طوفانون کے خطہ سے
باہر ہمارا جہاز نہین نکلا اور گو روحانی حرارت کا جوش بتدریج کم
ہوتا جاتا ہوئے تاہم یہ ممکن ہے کہ جون جون متعدد معبود پرستی پہیلتی
جاے اور ایک مرکز کی طرف آتی جاے تون تون وہ مذہبی حرارت
اپنی قوتون کو اکٹہا کرے اور اونکو ترتیب دیوے اپنے لوگون مین جو
ایک مذہبی قاعدے کے لیے جان دینے کو آج ہی تیار ہین جیسے
کہ ہمارے باپ دادا اکثر تہے ایسے جذبون کے مخالف مادی
یعنی مادی خیالات بعض اوقات بہت کم کام آتے ہین بہرحال
ایک بار جبکا وعظ اور جسپر عملدرآمد ہندوستان مین ہم انگریز کرسکتے

ہین وہ اعلیٰ درجہ کی پولٹیکل اخلاق کی حدیث ہے جو ایشیائی حکمرانون
مین بالکل نئی چیز اور نئی روشنی ہے اور جو اسیوجہ سے ہمارے
انتظام کی سربرآوردہ علامت ہونی چاہیئے اور جسکے قائم رکھنے
مین ہمارے ارادہ کی نسبت غلط فہمی کا اندیشہ ممکن ہے - نیز ہمکو
اوس نیکنامی کے عارضی نقصان کو برداشت کرنا چاہیئے جو اوس
سربردست یکسان کارروائی سے جو کچھہ اوسکی قیمت ہو حاصل ہوتی ہے
جو صرف اسی طرح سے قائم رہ سکتی ہے کہ جو ایک دفعہ غلطی سرزد
ہوئی وہ قائم رکھی جاوے اور اوس غیر تربیت یافتہ عام رای کے
مقابلہ مین سر جہکایا جاوے جو اوسپر آفرین کریگی - ہم ہندوؤن کی مذہبی
ہدایت کسی طرح اپنے ذمہ نہین لے سکتے لیکن اسکے ساتھہ ہی پبلک
اخلاق کے امورات مین اون سے سبق لینے کو ہم تیار نہین ہین
کوئی خاص طریقہ عمل ہندوستان کے رئیسون یا رعایا کے خیالات
کے موافق ہو لیکن ہمارے گورنر اور خاص حکمران ہندوستان مین
سیکھنے کی غرض سے نہین جاتے بلکہ فرائض حکمرانی سکھلانے کو اور
نیم وحشی جماعتون کے دلون کو تلقین دینے جاتے ہین -

اخیر مین ہم یہ امید کرتے ہین کہ اوس فرقہ کے تمام فہمیدہ
اور دور اندیش ہندوستانی جنکو کہ ہم بڑے بڑے شہرون مین

پولیٹیکل معلومات اور سوشل آزادی مین عجلت سے تعلیم دے... ہیہمین
یہ سمجھین گے کہ بالفعل انگلستان کا خاص فرض ہندوستان مین یہ ہے
کہ وہ تمام اخلاقی اور عقلی پیمانہ کو امن چین کے ساتھہ اعلیٰ درجہ تک ترقی
کرنے کی نگرانی کرے۔ وہ لوگ جو اپنے ملک کے اخلاق کی تبدیلی
اور علم اور حق کے احاطہ کی توسیع کے شائق ہین ضرور دیکھینگے کہ انتظام
کے جزویات پر یا اون معاملات پر بھی جو کانسٹیٹیوشنل کہلاتے ہین
انگریزی گورنمنٹ سے تکرار کرنا بیش از وقت اور باعث بیبادی
ہے۔ گذشتہ صدی کے اخیر مین ہندوستان کے معاملات کی
خاص نازک حالت اور واقعات کی وجہ سے ایک نہایت ہی مضبوط
گورنمنٹ ویسے ہی اتفاقات کے اجتماع سے پیدا ہو گئی جیسے کہ
تمام سلطنتون کے قائم ہونے کی حاجت پر پیدا ہو جاتی ہین
زمانہ حال کی سلطنت کے یہ معنی ہین کہ ایک جماعت ایک نہایت
قوی رکن کے غیر متنازعہ فیہ اختیار و غلبہ کے ذریعہ سے ترتیب اور
امن قائم رکھے اور جس ملک مین قائم مقامون کی جماعتین (انگریزی
خیال کے موافق) نا ممکن ہین وہان ایک وسیع خطہ مین غیر متفق جماعتون
کی عام رائے کے اجتماع کا سب سے عمدہ آلہ ایسی ہی سلطنت ہے۔ وہ
قانون اور حکومت کی پوری پوری اصلاحون کا نہایت کارگر آلہ ہے

اور وہ نہایت قوی کل ہے جسکے ذریعہ سے ایک لا کلام اعلیٰ درجہ کی
قوم ایسے جرگون کا انتظام اور اونکو ہدایت کر سکتی ہے جو نوبست
یا چلتی ہوئی سوشل ترکیب سے محروم ہین۔ وہ توڑ دیتی ہے اون عداوتوں کو
کوتاہ دلی اور ایکدوسریکو خارج کرنیوالی اختلافات کو جنہون نے قدیم زمانہ کی تہذیب کی ترقی کو
روکا' اور جو ابتک ہندوستان کے پیرون مین مثل زنگ آلودہ بیڑیون
کے پڑی ہوئی ہین اگر کبھی شاہی طریقہ سلطنت کسی وقت اور ملک کے
لیئے مناسب اور ضروری تہا تو وہ ملک ہندوستان ہے جیساکہ
اوسے ہم آج کے دن دیکھتے ہین۔

تمام شد